

عقائد، نماز، وضو اور غسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

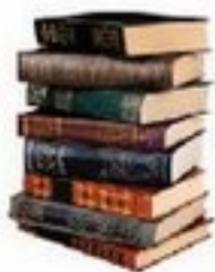


# قانون شریعت (تخریج شدہ)

مؤلف

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْعَلِيِّ

حضرت علامہ قاضی بشیر الدین احمد جونیوری



پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تخریج







عقائد، نماز، وضو اور غسل وغیرہ کے مسائل سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

# قانون شریعت

(نصابِ جامعۃ المدینہ (للبنین) کے مطابق نماز کے باب تک)

مؤلف

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي

خليفة اعلیٰ حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جوہپوری

پیشکش

مجلس المدینة العِلْمِيَّة (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیہم وعلیٰ آلہم وعلیٰ صحابہم باحسان یا حبیب اللہ

نام کتاب : قانون شریعت

مؤلف : حضرت علامہ قاضی شمس الدین احمد جوٹھوری علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تخریج)

پہلی بار : ذوالحجہ ۱۴۳۸ھ، ستمبر 2017ء تعداد: 20000 (بیس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

### مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

021-34250168 فون:	کراچی: فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی	01
042-37311679 فون:	لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ	02
041-2632625 فون:	سر دارآباد: فیصل آباد (ایٹن پور بازار)	03
05827-437212 فون:	میرپور کشمیر: فیضانِ مدینہ چوک شہیدان میرپور	04
022-2620123 فون:	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن	05
061-4511192 فون:	ملتان: نزد پتیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ	06
051-5553765 فون:	راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک اقبال روڈ	07
0244-4362145 فون:	نواب شاہ: چکر بازار نزد MCB بینک	08
071-5619195 فون:	سکھر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ	09
055-4225653 فون:	گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شیخوپورہ موڑ	10
053-3021911 فون:	گجرات: مکتبۃ المدینہ میلاد (نوبارہ چوک)	11

E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)

[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

## فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
31	تقدیر	13	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
31	بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟	17	پیش لفظ
32	نبی اور رسول	19	کچھ مُصنّف کے بارے میں
32	رسول کے معنی	22	تمہید از مُصنّف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
32	نبی کون ہوتا ہے؟	24	عقائد کا بیان
33	نبی کا چال چلن، شکل و صورت، حسب نسب	24	اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے عقیدے
33	معصوم کون ہے؟	24	خدا تعالیٰ کی توحید و کمالات
34	نبی کی طرف تَقْدِير کی نسبت کا حکم	25	ہدایت و گمراہی کس کی طرف سے ہے؟
34	ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم	25	خدا تعالیٰ کی تَنْزِيْہ
34	نبی کی عظمت	26	الفاظِ مُتَشَابِه کی تاویل
35	نبی کی حیات	26	کیا چیزیں حَادِث ہیں اور کیا قدیم؟
36	نبی کا علم	27	اللہ تعالیٰ کی خَالِقِيَّت، وُجُوبِ خُود کے معنی
37	انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کے رُتَبے	27	اللہ تعالیٰ کا علم و ارادہ
37	سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی	28	خدا تعالیٰ کی قدرت
38	ہمارے نبی کی خاص خاص فضیلتیں اور کمالات	28	خدا تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں
		29	خدا تعالیٰ کا اِسْتِثْنَاء
		29	اللہ تعالیٰ نے عالم کو کیوں پیدا کیا؟
		30	خدا کی ہر عیب سے پاکی

48	حُشْر کے کیا معنی ہیں؟	40	نبی کی کسی چیز کو ہلکا جاننے کا حکم
49	کن لوگوں کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟	40	معجزہ
49	قیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں	40	معجزہ اور کرامت کا فرق
52	دَجَال کا نکلنا	41	نبی کی انغزیش کا حکم
52	دَجَال کی صفت اور اس کے کرتب	41	اللہ تعالیٰ کی کتابیں
53	حضرت عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) کا آسمان سے اترنا	42	ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان
53	حضرت امام مہدی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کا ظاہر ہونا	43	جن کا بیان
54	یا جوج و ما جوج کا نکلنا	43	موت اور قبر کا بیان
55	دَابَّةُ الْأَرْضِ کا نکلنا	43	کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟
55	دَابَّةُ الْأَرْضِ کیا چیز ہے؟	43	موت کیا ہے؟
55	قیامت کن لوگوں پر آئے گی؟	44	مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟
55	قیامت کب آئے گی اور کس طرح آئے گی؟	44	کیا روح بھی مرتی ہے؟
55	قیامت کب آئے گی اور کس طرح آئے گی؟	45	روح کی موت اور بعض احوال
58	شَفَاعَتِ کی بعض صورتیں	46	قبر کا دباننا
58	کون کون لوگ شَفَاعَت کریں گے؟	46	متنکر تیکر کیسے ہیں کب آتے ہیں اور کیا سوال کرتے ہیں؟
60	میزان	47	قبر میں کس کس سے سوال نہیں ہوتا؟
60	میزان کیا ہے؟	48	عذاب و ثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟
60	صراط	48	بدن کے اصلی اجزا کیا کیا ہیں اور کہاں ہیں؟
60	صراط کیا ہے؟		

71	افضل خلیفہ کون ہے	61	حوضِ کوثر
71	صحابہ و اہل بیت	61	حوضِ کوثر کیا ہے؟
71	صحابی کس کو کہتے ہیں؟	61	مقامِ محمود
71	صحابی کی توہین کا حکم	61	مقامِ محمود کیا ہے؟
72	حضراتِ شیخین کی توہین کا حکم	61	لواءِ الحمد
72	حضرتِ معاویہ کو بُرا کہنے کا حکم	61	لواءِ الحمد کیا ہے؟
72	اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں	62	جنت کا بیان
73	أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صِدِّيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا	63	دوزخ کا بیان
	کو عیب لگانے والے کا حکم	65	ایمان و کفر کا بیان
73	حضرتِ امام حسین کو باغی کہنے والے کا حکم	65	ایمان کیا ہے؟
73	یزید کا حکم	65	گُفْر کیا ہے؟
73	اختلافاتِ صحابہ کا حکم	66	کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟
74	ولایت کا بیان	66	شُرک کے معنی
74	وَلِيُّ اللَّهِ كِي تَعْرِيف	67	کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم
75	اولیاءُ اللَّهِ كَالْعِلْمِ وَ الْقَدْرَتِ	68	اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم
77	پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟	68	بدعت کی تعریف
78	تقلید	69	امامت و خلافت کا بیان
78	إِمَامٌ مُّعَيَّنٌ كِي پِيْرِي	69	امامتِ کبریٰ کے شرائط
80	نماز	70	کب امام کی اطاعت فرض ہے؟
80	کس عمر میں بچہ کو نماز سکھائی جائے؟	70	خُلفائے راشدین
80	شرائطِ نماز	70	خِلافتِ راشدہ کی مدت

102	نجاستوں کا بیان	82	نماز کی پہلی شرط یعنی طہارت کا بیان
102	نجاست غلیظہ کے احکام	82	وضو کا طریقہ
102	نجاست خفیفہ کے احکام	84	وضو کے فرائض
103	نجاست غلیظہ و خفیفہ کا فرق کب معتبر ہے؟	85	وضو کے مکروہات
103	نجاست غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟	86	وضو توڑنے والی چیزیں
104	کون کون سی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟	88	غُسل کا طریقہ
106	جوٹھے اور پسینہ کا بیان	89	غُسل میں کتنی باتیں فرض ہیں
106	کس کس کا جوٹھا پاک ہے	90	کن باتوں سے غُسل فرض ہوتا ہے؟
107	کافر کے جوٹھے کا حکم	91	بے غُسل کیا کام کر سکتا ہے اور کیا نہیں؟
107	کن جانوروں کا جوٹھا نجس ہے؟	92	کس پانی سے وضو اور غُسل جائز ہے؟
108	مشکوٰۃ و مکروہ جوٹھے کے بعض احکام	92	بہتے ہوئے پانی کی تعریف اور احکام
109	جو حکم جوٹھے کا ہے وہی لعاب اور پسینہ کا	92	بڑے حوض اور درہ درہ کی تعریف اور احکام
109	تیمم کا بیان	93	ماء مستعمل کو کام میں لانے کا حیلہ
113	تیمم کا طریقہ، تیمم کی نیت	94	پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا حکم
113	تیمم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟	94	کنویں کا بیان
115	کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں؟	95	کن باتوں سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے
116	تیمم توڑنے والی چیزیں	95	کب کتنا پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہو جائے
117	خُف یعنی موزے پر مسح کا بیان	100	کنویں سے کل پانی نکالنے کا مطلب
118	مَسْحِ موزہ کا طریقہ	100	جس کنویں کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں اس کے
119	مَسْحِ موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟		پاک کرنے کا طریقہ

132	لوہے تانبے چینی وغیرہ کے برتن اور	120	حیض کا بیان
	سامان پاک کرنے کا طریقہ	120	حیض کی تعریف
132	آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ	120	حیض کی مدت
133	کھال پاک کرنے کا طریقہ	121	حیض آنے کی عمر
134	شہد پاک کرنے کا طریقہ	122	حیض کے رنگ
134	تیل، گھی پاک کرنے کا طریقہ	122	نفاس کا بیان
134	درخت اور دیوار اور جڑی اینٹ کیسے	122	نفاس کی تعریف اور مدت
	پاک ہوتی ہے؟	123	حیض و نفاس کے احکام
135	استنجہ کا بیان	125	استحاضہ کا بیان
135	استنجہ کے آداب	125	استحاضہ کی تعریف اور حکم
135	استنجہ کا طریقہ	126	معذور کا بیان
135	استنجہ سے پہلے کی دعا	126	معذور کی تعریف
136	استنجہ کے بعد کی دعا	128	نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ
136	طہارت خانہ میں داخل ہونے کی دعا	128	پانی کے سوا دوسری پاک کرنے والی چیزیں
137	طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا	129	موٹی نجاست پاک کرنے کا طریقہ
138	گرمی جاڑے کے استنجہ کا فرق	129	نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بو
138	استبراء کا حکم		رہ جائے اس کا حکم
138	استبراء کی تعریف	130	پتلی نجاست پاک کرنے کا طریقہ
138	استبراء کا طریقہ	130	نچوڑنے کی حد
139	پانی اور مٹی کے علاوہ کن چیزوں سے	131	جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے
	استنجاء جائز ہے		پاک کرنے کا طریقہ

148	مستحب اوقات	139	وُضُو کے بچے ہوئے پانی کا حکم
151	مکروہ اوقات	139	طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم
151	طلوع سے کیا مراد ہے		نماز کی دوسری شرط یعنی ستر عورت کا بیان
152	نِصْفُ النَّهَارِ اور ضُحُوٰی کُبْرٰی کا بیان	140	
153	کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے؟	140	کتنا ستر فرض ہے؟
155	آذان کا بیان	141	مرد میں اعضائے عورت نو ہیں
155	آذان کا ثواب	142	عورت کے اعضائے عورت کا شمار
156	آذان کا طریقہ	143	محرم اور غیر محرم کی تعریف
156	آذان کے الفاظ	143	کون لوگ محرم ہیں اور کون غیر محرم؟
156	آذان کی جگہ	144	نماز کی تیسری شرط یعنی وقت کا بیان
156	آذان کے بعد کی دعا	144	فجر کا وقت
157	کن نمازوں کے لیے آذان کہی جائے؟	144	صحیح صادق کس کو کہتے ہیں
157	آذان کا حکم	145	ظہر کا وقت
157	آذان کب کہی جائے؟	146	سایہ اصلی کی تعریف
158	آذان کا وقت	146	دوپہر ڈھلنے کی پہچان
158	کن نمازوں میں آذان نہیں؟	146	جمعہ کا وقت
158	عورت کی آذان کا حکم	146	عصر کا وقت
158	بچے، اندھے بے وُضُو کی آذان کا حکم	147	مغرب کا وقت
159	آذان کون کہے؟	147	شفق کس کو کہتے ہیں؟
159	آذان کے درمیان بات کرنے کا حکم	148	عشاء کا وقت
160	آذان کا جواب	148	وِشْر کا وقت

174	کن باتوں کے چُھٹنے سے سجدہ سہو نہیں ہوتا؟	160	آذان ہوتے وقت تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں
177	سجدہ تلاوت	161	اقامت کا بیان
177	سجدہ تلاوت کیا ہے	162	اقامت کا جواب
177	سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ	163	نماز کی چوتھی شرط یعنی استقبالِ قبلہ کا بیان
178	سجدہ تلاوت کے شرائط	163	کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہو سکتی ہے؟
181	مجلس بدلنے کی صورتیں	164	اگر قبلہ نہ معلوم ہو تو کیا کرے؟
182	قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان	165	نماز کی پانچویں شرط یعنی نیت کا بیان
182	قرأت میں کتنی آواز ہونی چاہیے؟	165	نماز کی نیت
183	کون کون سی سورتیں طویل مُفَصَّل ہیں اور کون سی قصار مُفَصَّل	166	نماز کی چھٹی شرط یعنی تکبیر تحریمہ کا بیان
185	درمیان سے سورۃ چھوڑنے کا حکم	166	تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں؟
185	قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان	166	نماز کا طریقہ
186	جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے	171	فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم
186	نماز کے باہر قرآن پڑھنے کا بیان	171	فرائض نماز
189	قرآن شریف کے آداب	172	واجبات نماز
190	جماعت کا بیان	174	سجدہ سہو کا بیان
190	کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے	174	سجدہ سہو کا طریقہ
191	جماعتِ ثانیہ کا حکم	174	سجدہ سہو کب واجب ہے؟
192	کن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے		

208	غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم	192	اکیلا مقتدی کہاں کھڑا ہو
209	کُفَّار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم	193	صف کے مسائل
209	الٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم	193	امام کون ہو سکتا ہے؟
209	تصویر کے احکام	194	بد مذہب کے پیچھے نماز کا حکم
211	مکروہ تنزیہی کس کو کہتے ہیں؟	195	فاسق کی اقیداء کا حکم
211	ننگے سر نماز پڑھنے کے احکام	196	مُسَبُّوق کی تعریف
213	مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے	197	کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے
213	نمازی کے آگے آگ کا حکم	199	جماعت قائم کرنے کا طریقہ
214	نماز کے لیے دوڑنے کا حکم	201	نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان
214	نماز توڑنے کا عذر	202	عمل کثیر و قلیل کی تعریف
214	مصیبت زدہ کے لیے نماز توڑنا	203	نماز میں سانپ بچھو مارنے کی صورت
215	نقصان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا	205	سُتْرہ کے معنی
215	احکام مسجد	205	سُتْرہ کن چیزوں کا ہو سکتا ہے
215	مسجد میں جاتے وقت کی دعاء	205	نمازی آگے سے گزرنے والے کو کس طرح روکے؟
215	مسجد سے نکلنے وقت کی دعاء	206	نماز کے مکروہات کا بیان
216	قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کے احکام	206	نماز میں کپڑا الٹکانے کا حکم
216	مسجد کی چھت کے آداب	207	نماز میں انگلی چٹکانے کا حکم
216	مسجد کو راستہ بنانے کے احکام	207	مکروہ تحریمی کس کو کہتے ہیں؟
216	مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے احکام	207	کسر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

222	سُنَّتِ مُؤَكَّدَہ اور غیر مُؤَكَّدَہ کی تعریف اور احکام	217	مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے احکام
223	کون کون سی نمازیں سُنَّتِ مُؤَكَّدَہ ہیں؟	217	مسجد میں کوئی گندگی میل وغیرہ ڈالنے کے احکام
223	سُنَّتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل	217	مسجد میں ناپاک تیل جلانا منع ہے
224	کب نفل جائز ہے؟	217	مسجد میں ناپاک گارا لگانا منع ہے
224	کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟	217	مسجد میں وضو کب کر سکتا ہے؟
224	صَلوٰۃُ الْاَوَّابِین	217	مسجد میں جو کوڑا وغیرہ نکلے اسے کیا کرے
226	سُنَّتِ و نفل کہاں پڑھنا بہتر ہے؟	218	مسجد میں کب پیڑ لگانے کی اجازت ہے
226	تہجد کی نماز	218	مسجد میں حُجرہ کب اور کس لیے بنوایا جاسکتا ہے
226	اشراق کی نماز	218	مسجد میں سوال اور مسائل کو دینے کا حکم
227	چاشت کی نماز	218	بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے
227	استخارہ کی نماز	218	مسجد میں بات کرنا منع ہے
227	استخارہ کی دعاء	219	مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت
228	کب استخارہ کیا جائے؟	219	وثر کی نماز
228	نماز حاجت	220	دعائے قنوت اور اس کے احکام
230	تراویح کی نماز کا بیان	222	وثر کی نماز کب جماعت سے ہو سکتی ہے؟
233	بیمار کی نماز	222	سُنَّتوں اور نفلوں کا بیان
233	بیمار کب نماز چھوڑ سکتا ہے؟		
235	قضاء نماز کا بیان		
235	قضا کی تعریف		
236	قضا کا وقت		

252	کیا شہر میں جُوعہ کئی جگہ ہو سکتا ہے؟	237	کس نماز کی قضا معاف ہے؟
252	جُوعہ کون قائم کر سکتا ہے؟	237	قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا
253	جُوعہ کا وقت		بیان
254	جُوعہ کا خطبہ	240	بالغ ہونے کی عمر
254	خطبہ کس کو کہتے ہیں؟	240	نماز کا فذیہ
254	خطبہ میں کیا چیزیں سنت ہیں؟	242	مسافر کی نماز کا بیان
256	جمعہ کی جماعت	244	مسافر کے احکام
257	جمعہ واجب ہونے کی شرطیں	244	قصر کے معنی
260	خطبہ کے کچھ اور مسائل	244	سُنّتوں کی قصر نہیں
261	جمعہ کے علاوہ دیگر خطبوں کا حکم	245	نیتِ اقامت کی شرطیں
261	سُعی کب واجب ہے؟	246	وِطْنِ اصلی کی تعریف
263	عیدین کا بیان	247	عورت کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت
263	عید کے دن کیا باتیں مستحب ہیں؟		نہیں
263	کس چیز کی اور کیسی انگلی جازز ہے؟	248	سوار یوں پر نماز پڑھنے کا بیان
264	نماز عید کا طریقہ	249	کن عذروں سے سواری پر نماز ہو سکتی
266	عید اور بقر عید کی نماز کا وقت اور مدت		ہے؟
267	تکبیر تشریح کیا ہے؟	249	چلتی گاڑی پر نماز کا حکم
268	تکبیر تشریح کس پر واجب ہے اور کب	250	کشتی یا جہاز پر نماز کے احکام
	واجب ہے؟	251	جُوعہ کا بیان
270	گہن کی نماز	251	شرائط جُوعہ
270	خوف و مصیبت کے وقت نماز مستحب ہے	251	مضر و فوائے مضر کا کیا مقصد ہے؟

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”اے رب مجھے علم نافع عطا فرما“ کے اکیس حروف کی نسبت سے اس  
کتاب کو پڑھنے کی ”21 نیتیں“

فرمان مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔“

(جامع صغیر للسيوطی، ص ۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)

دومدنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تَعُوذُ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ

پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی

رضا کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿6﴾ حتی الامکان اس کا با وضو اور

﴿7﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیث مبارکہ کی زیارت کروں

گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّ وَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں

”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ

سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ”فَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۰۱﴾

(پ ۱۴، النحل: ۴۳) ترجمہ کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ پر عمل

کرتے ہوئے علما سے رُجوع کروں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے

صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿14﴾ کتاب مکمل پڑھنے کے لیے بہ نیت حصولِ علم دین روزانہ کم از کم چار صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿15﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عَزَّوَجَلَّ (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا ﴿16﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿17﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادُوا تَحَابُّوا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (مؤطا امام مالک، ۴۰۷/۲، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا ﴿18﴾ جن کو دوں گا حَسْبُ الْاِمْرَانِ اَنْ يَّمْلِكُوا بِهِنَّ يَوْمَئِذٍ اَنْ يَكُوْنُوْنَ مِنْ اُولٰٓئِیْنَ اَلَّذِیْنَ اَنْزَلْنَا عَلٰی رُسُلِنَا مِنْ قَبْلِیْ اَنْ یَّحْمِلُوْا ثِقَلًا عَلٰی اَرْسَالِنَا ﴿19﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری اُمت کو ایصالِ ثواب کروں گا ﴿20﴾ ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ﴿21﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمْ الْعَالِیَہِ کَاسِنَتُوں بھرا بیان ”نیت کا پھل“ اور نیتوں سے متعلق آپ کا مرتب کردہ رسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ طلب فرمائیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا

ابو بلال، محمد الیاس عطار قادری رضوی، ضیائی ڈاٹ برکاتہم العالیہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کَثْرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ﴿2﴾ شعبہ درسی کتب

﴿3﴾ شعبہ اصلاحی کتب ﴿4﴾ شعبہ تراجم کتب

﴿5﴾ شعبہ تفتیش کتب ﴿6﴾ شعبہ تخریج (1)

- ①..... تادم تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اہل بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیر اہلسنت (12) فیضانِ مدنی مذاکرہ (13) فیضانِ اولیا و علماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) عربی تراجم۔

(مجلس المدينة العلمية)

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجدِّدِ دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ زحمة الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بَشْتُمُول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
 مَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پیش لفظ

قانون شریعت، خلیفہ اعلیٰ حضرت علامہ قاضی ابوالمعالی شمس الدین احمد جوہنپوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كى تالیف ہے، یہ دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ (المدینین) کے نصاب میں شامل ہے۔ مجلس جامعات المدینہ کے مشورے سے مجلس ”المدينة العلمية“ نے اس پر کام کیا ہے اور درج ذیل خصوصیات سے مؤثرین کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

✽ اس علمی و فقہی ذخیرے کو مفید سے مفید تر بنانے کے لیے متعدد مطبوعہ نسخوں کو سامنے رکھ کر تقابل کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں چند قدیم مطبوعے حاصل کئے گئے اور کم و بیش 32 سال قبل شائع ہونے والے ایک قدیم نسخے سے بھرپور استفادہ کیا گیا نیز مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت کو بھی پیش نظر رکھا گیا ہے تاکہ شرعی اغلاط سے مبرا اور بہتر نسخہ دستیاب ہو۔ ✽ مسائل کی تخریج نہیں کی گئی کیونکہ اس سے قبل پوری بہار شریعت پر با تفصیل تخریج، تحقیق، تسہیل و حواشی وغیرہ کا کام ہو چکا ہے اور چونکہ قانون شریعت کو بہار شریعت کی تلخیص کہا جاتا ہے لہذا تخریج اور تفصیل کے لیے بہار شریعت کی طرف رجوع کیا جائے، ہاں مصنف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے (عربی، اردو اور فارسی میں) جو حواشی تحریر فرمائے ہیں ان کی تخریج، تطبیق اور تصحیح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ ✽ جن مسائل کی توضیح، ترجیح و تصحیح کی ضرورت تھی وہاں حاشیہ میں اس سے متعلق تفصیل بیان کی گئی ہے، ✽ جن حواشی کے آخر میں ”۱۲ ھنہ“ لکھا ہے وہ مصنف کی طرف سے ہیں، نیز جہاں مصنف نے حوالہ لکھا ہے وہاں اسی سے متصل بین القوسین علمیہ کی طرف سے تخریج شامل کی گئی ہے اور اس کا رسم الخط (FontStyle) جدار رکھا گیا ہے۔ ✽ مطبوعہ نسخوں میں مصنف کے حواشی کے آخر میں کہیں ”۱۲ ھنہ“ کہیں ”۱۲“

کہیں ”منہ“ اور بعض مقامات پر کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔ علمیہ کی طرف سے ان تمام مقامات پر ”۱۲ منہ“ لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور جہاں ”۱۲ منہ“ یا ”۱۲“ یا ”منہ“ لکھنے سے رہ گیا تھا وہاں چھوٹے ہوئے لفظ کو بین القوسین لکھا گیا ہے۔ ﴿ہر مسئلہ نئی سطر سے شروع کیا گیا ہے اور باب کے تحت ہر مسئلہ پر نمبر لکھا گیا ہے جس سے مسئلہ تلاشنے میں بہت آسانی ہوگی۔﴾ غیر معروف اور مشکل الفاظ کے معانی اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں تسہیل کا التزام کیا گیا ہے اور جا بجا الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔ ﴿جہاں درود پاک اور عَزَّوَجَلَّ بین القوسین لکھا ہے وہ ”المدینة العلمیة“ کی طرف سے ہے۔﴾ جن دعاؤں اور عربی عبارات کا ترجمہ مؤلف دَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے نہیں لکھا، حاشیہ میں ان کا ترجمہ لکھ دیا گیا ہے۔ ﴿جن کتب سے تخریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست ”ماخذ و مراجع“ کے نام سے بنائی گئی ہے۔﴾ علامات ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انورٹڈ کاما (Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔ ﴿دومرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔﴾

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور علمائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰهُ السَّلَام بِالْخُصُوصِ شیخ طریقت، امیر اہلسنت مُدَّةُہُ اللّٰهُ عَلَیْہِ کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں انہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔ قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوضُہُم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مطلع فرمائیے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدینة العلمیة“ اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## علامہ قاضی شمس الدین احمد جونپوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

خليفة اعلیٰ حضرت، شمس العلماء، حضرت علامہ قاضی ابوالمعالی شمس الدین احمد جعفری رضوی جونپوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کی ولادت باسعادت ۲۸ ذی الحجۃ ۱۳۲۲ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۰۵ء محلہ میر مست جونپور (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ نے ایک مذہبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ابتدائی تعلیم و تربیت جد امجد اور نانا جان نے کی۔ بچپن ہی سے ذہانت و فطانت کے حامل تھے مزید ان دونوں بزرگوں کی شفقتوں اور پداری محبتوں سے بھرپور تربیت نے آپ کو گونا گوں صفات کا مظہر اور اخلاق حمیدہ کا خوگر بنا دیا اور حصول علم کا ذوق و شوق اُجاگر کر دیا، چنانچہ طلب علم کی پیاس بجھانے کے لیے آپ نے متعدد بزرگوں کی بارگاہ میں حاضری کا شرف پایا جن میں صدر الأفاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَتُهُمَا اللهُ الْقَوِی جیسی جلیل القدر ہستیاں سرفہرست ہیں۔ مزید امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان اور آپ کے شہزادوں حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَتُهُمُ اللهُ الْخَنَّان کے فیوضات سے بھی مستفیض ہوئے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد جامعہ نعیمیہ مراد آباد شریف لائے اور درس نظامی کی متعدد کتب کا درس لیا۔ پھر صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا شہرہ سن کر تشنگی علم کی تسکین کے لیے اجیر شریف پہنچے اور دارالعلوم مُعَیْنِیہ عُثْمَانِیہ میں داخلہ لیا جہاں صدر الشریعہ اور دیگر اساتذہ سے علوم و فنون حاصل کرنے میں مصروف رہے۔ ۱۳۵۲ھ میں جب صدر الشریعہ دارالعلوم

منظرِ اسلام بریلی شریف آگئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ اسی سال آپ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے فارغ التحصیل ہوئے۔

دس سال کی عمر میں آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور بعد میں خلافت سے بھی نوازے گئے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رَحِمَهُمَا اللهُ الْخَنَّان نے بھی خلافت عطا فرمائی۔

تدریس کا آغاز آپ نے دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف سے کیا۔ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں بھی تدریس فرمائی۔ مدرسہ منظرِ حق ٹانڈہ، مدرسہ حنفیہ جوینپور اور جامعہ رضویہ جمیدیہ بنارس میں آپ صَدْرُ الْمَدْرِسِین رہے۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ مَعْقولات و منقولات میں ماہر اور فقہ پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ ہرفن میں سیر حاصل گفتگو فرماتے اور معلومات کا دریا بہاتے، کلام کے تجزیہ پر عبور رکھتے تھے اور جب تک اس کے دلائل اور مقدمات کو پرکھ نہ لیتے قبول نہ فرماتے۔ نقد و تنقید کا ملکہ بھی حاصل تھا بر ملا تنقید فرماتے اور غلطیوں کی نشاندہی کرتے لیکن اندازِ تعمیر ہوتا جس میں کہیں کہیں مزاح بھی پایا جاتا۔ اس تنقیدی صلاحیت کے باوجود آپ کی نگاہ میں ایک ایسی شخصیت تھی جنہیں آپ تنقید سے الگ تھلگ جانتے اور وہ ذات تھی فاضل بریلوی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی، آپ ان کے بارے میں فرمایا کرتے:

”میں اعلیٰ حضرت کو آنکھ بند کر کے جانتا ہوں اس لیے کہ انہوں نے جو مسائل کی تحقیق و تنقیح کی بالکل صحیح اور مناسب کی، اس میں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔“

اسی طرح صدر الشریعہ سے بھی بڑی عقیدت تھی اور آپ کے بارے میں فرماتے:

”میرے مخدوم حضور صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كُوجْمَلَهُ عِلْمٌ وَفُنُونٌ مُتَدَاوِلَةٌ فِي كَافِي دَرَكٍ تَهَا (یعنی کمال مہارت تھی) بِالْخُصُوصِ مَعْقُولَاتٍ پڑھاتے وقت معقولات کو پانی پانی کر دیتے تھے، یہ الگ بات ہے کہ قدرت کی فیاضیوں نے انہیں علم فقہ کا امین و وارث بنا دیا، لوگ دارالافتاء میں فتوے کی مشق کرتے کرتے زندگی تمام کر دیتے ہیں، تاہم اس منصب کو نہیں پہنچ پاتے ہیں جو صدر الشریعہ کو قدرت کا عطیہ تھا۔“

آپ کی تصانیف میں ”قانون شریعت“ جو بہار شریعت کا خلاصہ ہے بہت مشہور اور خاص و عام میں مقبول و معروف ہے۔ فن منطق میں ”قواعد النظر فی مجافی الفکر“ اور علم نحو میں ”قواعد الاعراب“ بھی آپ کے وفور علم پر دلالت کرتی ہیں نیز دورانِ مطالعہ تا عمر جو اہم باتیں اور عبارتیں آپ نے اپنی بیاض (نوٹ بک) میں تحریر فرمائیں وہ بھی کسکولِ جعفری کے نام سے علوم و معارف کا خزانہ ہیں۔

آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے یکم محرم الحرام ۱۴۰۱ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۸۰ء میں وصال فرمایا، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا مزار مبارک شیراز ہند جون پور (یو. پی. ہند) کے علاقے شیخ پور میں دربارِ حضرت مخدوم سید قطب الدین بینا دل رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ قلندر جون پوری کے قریب ہے۔<sup>(۱)</sup>

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

① ..... مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، ص ۴۳۴، تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ص ۱۹۸، تذکرہ علمائے اہلسنت

## تمہید

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ رَأَوْفٍ رَحِيمٍ.

چونکہ انسان کا کمال اور اس کی سعادت ایمان و عمل کی صحت پر موقوف ہے اور یہ بغیر علم دین ناممکن ہے، اس لیے ہر شخص جو اپنی زندگی کو صالح و کامیاب بنانا چاہتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کرے۔ علم دین کی چار قسمیں ہیں۔

پہلی قسم میں وہ مسائل ہیں جن کا تعلق ایمان اور عقیدہ سے ہے (جیسے توحید، رسالت، نبوت، جنت، دوزخ، حشر، ثواب، عذاب وغیرہ)۔

دوسری قسم میں وہ باتیں ہیں جن کا تعلق عبادتِ بدنی و مالی سے ہے (جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ)۔

تیسری قسم میں وہ چیزیں ہیں جن کا تعلق معاملات و معاشرت سے ہے (جیسے خرید و فروخت، نکاح، طلاق، عتاق، جہاد، حکومت، سیاست وغیرہ)۔

چوتھی قسم میں وہ امور ہیں جن کا تعلق اخلاق و عادات، جذبات و ملکات سے ہے (جیسے شجاعت، سخاوت، صبر، شکر وغیرہ)۔

خیال تو یہ تھا کہ چاروں قسمیں ایک ساتھ شائع ہوتیں، لیکن کتاب اندازے سے کافی زیادہ ضخیم ہو گئی ہے، اس لیے دو حصے کر دیئے، یہ حصہ اوّل آپ کے سامنے ہے، اس میں عقائد، نماز، روزہ، زکوٰۃ، قربانی و عقیقہ تک کے تمام مسائل بیان کیے گئے ہیں، دوسرے حصہ میں حج، نکاح، طلاق، خرید و فروخت، حَظَر و اِبَاحَة وغیرہ کے مسائل ہیں۔

**تنبیہ:** اس کتاب ”قانون شریعت“ میں اختلافاتِ اولہ سے اصلاً تعرض نہ ہوگا کہ شانِ مختصرات کے خلاف ہے اور مُبتدئیوں و کم علموں کے لیے باعثِ تحجیر و اشکال بھی۔ نیز اس کتاب میں صرف بہت ضروری ضروری، کثرت سے پیش آنے والے مسائل کو بیان کیا گیا ہے اور ہر مسئلہ کا ماخذِ حنفی دینیات کی نہایت معتبر و مستند کتابیں ہیں، جیسا کہ حوالوں سے ظاہر ہے۔ جہاں تک ہو سکا ہے پیرایہ بیان و زبان کو بہت سہل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس کوشش میں فصاحتِ زبان کی بھی پرواہ نہیں کی گئی۔ رب تبارک و تعالیٰ اس سعی کو لَوْجِبِ الْکَرِیْمِ قبول فرمائے۔ آمین

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ  
تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ .

الفقیہ ابوالمعالی احمد المعروف

شمسُ الدِّینِ الجعفری الرضوی الجونپوری

## بُرے خاتمے کے تین اسباب

حضرت سیدنا ابو بکر و رَاقِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّوَّاقِ فرماتے ہیں: بندوں پر ظلم کرنا اکثر سَلْبِ اِيْمَانِ کا سبب بن جاتا ہے۔ حضرت سیدنا ابوالقاسم حکیم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سے کسی نے پوچھا: کوئی ایسا گناہ بھی ہے جو بندے کو ایمان سے محروم کر دیتا ہے؟ فرمایا: بربادی ایمان کے تین اسباب ہیں:

﴿۱﴾ ایمان کی نعت پر شکر نہ کرنا۔ ﴿۲﴾ ایمان ضائع ہونے کا خوف نہ رکھنا۔

﴿۳﴾ مسلمان پر ظلم کرنا۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۲۰۴، دارالکتاب العربی بیروت)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## ہمکے کامیاب

### اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے عقیدے

#### عقیدہ ۱ خدا تعالیٰ کی توحید و کمالات

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ایک ہے، پاک، بے مثل، بے عیب ہے۔ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے، کوئی کسی بات میں نہ اُس کا شریک، نہ برابر، نہ اس سے بڑھ کر، وہ مع اپنی صفات کمالیہ کے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہیبتیگی صرف اُسی کی ذات و صفات کے لیے ہے، اس کے سوا جو کچھ ہے پہلے نہ تھا، جب اُس نے پیدا کیا تو ہوا۔ وہ اپنے آپ ہے اُس کو کسی نے پیدا نہیں کیا، نہ وہ کسی کا باپ، نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کے کوئی بی بی، نہ رشتہ دار، سب سے بے نیاز، وہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج، روزی دینا، مارنا، جلانا اُسی کے اختیار میں ہے، وہ سب کا مالک، جو چاہے کرے۔ اُس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا، بغیر اُس کے چاہے ذرہ نہیں بل سکتا، وہ ہر کھلی، چھپی، ہونی، ان ہونی کو جانتا ہے، کوئی چیز اُس کے علم سے باہر نہیں، دنیا جہاں سارے عالم کی ہر چیز اُس کی پیدا کی ہوئی ہے سب اُس کے بندے ہیں، وہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم کرنے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے، اس کی پکڑ نہایت سخت جس سے بغیر اس کے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت، ذلت اُسی کے اختیار میں ہے، جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل

کرے، مال و دولت اُسی کے قبضہ میں ہے جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے۔

## ہدایت و گمراہی کس کی طرف سے ہے؟

ہدایت و گمراہی اُسی کی طرف سے ہے، جسے چاہے ایمان نصیب ہو، جسے چاہے کُفر میں مبتلا ہو، وہ جو کرتا ہے حکمت ہے، انصاف ہے، مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا۔ کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا، اُس کا ہر کام حکمت ہے، بندہ کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے، اس کی نعمتیں اس کے احسان بے انتہا ہیں، وہی اس لائق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے، اُس کے سوا دوسرا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

## عقیدہ ۲ خدا تعالیٰ کی تنزیہ

اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے پاک ہے۔ یعنی نہ وہ جسم ہے، نہ اس میں وہ باتیں پائی جاتی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ یہ اُس کے حق میں مُحال ہیں۔ لہذا وہ زمان و مکان، طرف و جہت، شکل و صورت، وزن و مقدار، زیادہ و نقصان، حُلُول (1) و اتحاد، تَوَالِد و تَنَاسُل، حرکت و انتقال، تغیر و تبدل و غیر ہا جملہ اوصاف و احوال جسم سے مُنَزَّہ و بَرِّی ہے اور قرآن و حدیث میں جو بعض الفاظ ایسے آئے ہیں مثلاً یَدٌ (2)، وَجْہٌ (3)، رِجْلٌ (4)، ضَحْکٌ (5) وغیر ہا جن کا ظاہر جسمیت پر دلالت کرتا ہے اُن کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بد مذہبی ہے۔

①..... زیادہ و نقصان: یعنی بیشی و کمی۔ حُلُول: یعنی دو چیزوں کا مل کر ایک ہو جانا۔ مُحال: جو کبھی کسی طرح

نہ ہو سکے۔ (۱۲ منہ)

②..... یَدٌ: ہاتھ ③..... وَجْہٌ: چہرہ ④..... رِجْلٌ: ٹانگ ⑤..... ضَحْکٌ: ہنسنا

## الفاظِ متشابہ کی تاویل

اس قسم کے الفاظ میں تاویل کی جاتی ہے کیوں کہ اُن کا ظاہر مراد نہیں کہ اُس کے حق میں محال ہے۔ مثلاً یَد کی تاویل قدرت سے اور وَجْہَہ کی ذات سے، استواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے لیکن بہتر و اسلم یہ ہے کہ بلا ضرورت تاویل بھی نہ کی جائے۔<sup>(۱)</sup> بلکہ حق ہونے کا یقین رکھے اور مراد کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سپرد کرے کہ وہی جانے اپنی مراد، ہمارا تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) و رسول (صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قول پر ایمان ہے کہ استواء حق ہے، یہ حق ہے اور اُس کا استواء مخلوق کا سا استواء نہیں، اس کا یہ مخلوق کا سا یہ نہیں، اس کا کلام، دیکھنا، سنا مخلوق کا سا نہیں۔

**عقیدہ ۳** اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات نہ مخلوق ہیں نہ مقدر۔

**عقیدہ ۴** کیا چیزیں حادث ہیں اور کیا قدیم؟

ذات و صفاتِ الہی کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں سب حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔

**عقیدہ ۵** صفاتِ الہی کو مخلوق کہنا یا حادث بتانا گمراہی و بددینی ہے۔

**عقیدہ ۶** جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے علاوہ کسی اور چیز کو قدیم مانے یا عالم

کے حادث ہونے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

①..... قولہ: تاویل نہ کی جائی۔ قال فی شرح المواقف: فالحق التوقف مع القطع بانہ لیس کاستواء

الاجسام. (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثامن: فی انہ تعالیٰ صفة، ۸/ ۱۲۵) اقول: و هذا

مذہب السلف و فیہ السلامة و السد ۱۲. ۵۱ منہ غفرلہ

عقیدہ ۷ جس طرح اللہ تعالیٰ عالم اور عالم کی ہر چیز کا خالق ہے اسی طرح ہمارے اعمال و افعال کا بھی وہی خالق ہے۔<sup>(۱)</sup>

## اللہ تعالیٰ کی خالقیت، وُجوب خود کے معنی

اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے<sup>(۲)</sup> یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم محال۔

## عقیدہ ۸ اللہ تعالیٰ کا علم و ارادہ

کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے علم سے باہر نہیں، موجود ہو یا معدوم، ممکن ہو یا محال، کلی ہو یا جزئی سب کو ازل میں جانتا تھا اور اب جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، چیزیں بدلتی ہیں لیکن اس

①..... قولہ: ہمارے افعال کا بھی وہی خالق ہے۔ اقول: وفي "النسفية وشرحها": واللہ تعالیٰ خالق الافعال العباد من الكفر والایمان والطاعة والعصیان لا كما زعمت المعتزلة ان العبد خالق لافعاله. (شرح العقائد النسفية، اللہ تعالیٰ خالق لافعال العباد، ص ۱۹۸) فی المواقف و شرحه للسید: ان افعال العباد الاختيارية واقعة بقدرة اللہ تعالیٰ وحدها وليس لقدرتهم تاثير فيها بل اللہ سبحانه اجرى عادته بان يوجد فی العبد قدرة واختيارا فاذا لم يكن هناك مانع اوجد فيه فعله المقدر مقارنة لها فيكون فعل العبد مخلوقا للہ ابداعا واحداثا ومكسوبا للعبد والمراد بكسبه اياه مقارنة لقدرته و ارادته من غير ان يكون هناك منه تاثير او مدخل فی وجوده سوى كونه محلا له و هذا مذهب الشيخ ابي الحسن الاشعري. (شرح المواقف، المرصد السادس فی افعاله تعالیٰ، المقصد الاول، ۱۶۳/۸) مر ۵ مر ۶ منه سلمه

②..... ای الذات الواجب الوجود الذى يكون وجوده من ذاته بمعنى ان ذاته علة تامة مستقلة فی وجوده ولا يحتاج فی وجوده الى شىء غير ذاته ای منفصلة عن ذاته املا لا فی ذاته ولا فی صفاته الحقيقية مطلقاً فالمقتضى لوجوده نفس ذاته. ۱۲ منه سلمه

کا علم نہیں بدلتا۔ دلوں کے خطروں اور وسوسوں کی اُس کو خبر ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔

**عقیدہ ۹** اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، مگر اچھے پر خوش ہوتا ہے اور بُرے پر ناراض۔

**عقیدہ ۱۰** خدا تعالیٰ کی قدرت

اللہ تعالیٰ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اُس کی قدرت سے باہر نہیں اور محال تحت قدرت نہیں، <sup>(۱)</sup> محال پر قدرت ماننا اُلُوہیت کا انکار کرنا ہے۔

**عقیدہ ۱۱** خیر و شر، کفر و ایمان، اطاعت و عصیان اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی تقدیر و تخلیق سے ہے۔

**عقیدہ ۱۲** حقیقہً روزی پہنچانے والا وہی ہے فرشتہ وغیرہ وسیلہ اور واسطہ ہیں۔

**عقیدہ ۱۳** اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں

اللہ تعالیٰ کے ذمہ کچھ واجب نہیں، نہ ثواب دینا نہ عذاب کرنا، نہ وہ کام کرنا جو بندہ

①..... شرح فقہ اکبر میں ہے: لان المحال لا يدخل تحت القدرة. (شرح الفقہ الاکبر، القول فی القدر،

ص ۸۷) اور شرح مقاصد میں ہے: لا شیء من الواجب الممتنع بمقدور. (شرح المقاصد،

المقصد الثالث فی الاعراض، ۲ / ۴۸) اور شرح مواقف میں ہے: لانها ای: (القدرة) تختص

بالممکنات دون الواجبات والممتنعات. (شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الثالث،

۸ / ۸) یعنی قدرت الہی کا تعلق صرف ممکنات سے ہے محال قدرت میں نہیں اور عیوب رب محال، جو

یبسی مانے وہ خدا کو کیا جانے ۱۲ منہ۔ قدیم: یعنی جو ہمیشہ سے ہو، حادث: یعنی جو پہلے نہ تھا پھر پیدا کیا

گیا، محال: جو نہ ہو سکتا ہو، ممکن: جو ہو سکتا ہو۔ (۱۲ منہ)

کے حق میں مفید ہو،<sup>(۱)</sup> اس لیے کہ وہ مالک علی الاطلاق ہے جو چاہے کرے، حکم دے تو فضل، عذاب کرے تو عدل، ہاں اس کی یہ مہربانی کہ وہی حکم دیتا ہے جو بندہ کر سکے، ضرور مسلمانوں کو اپنے فضل سے جنت دے گا اور کافروں کو اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔ اس لیے کہ اُس نے وعدہ فرمایا ہے کہ کُفر کے سوا جس گناہ کو چاہے معاف کر دے گا اور اس کے وعدے و وعید بدلتے نہیں، اس لیے عذاب و ثواب ضرور ہوگا۔

### عقیدہ ۱۳ ﴿ خدا تعالیٰ کا استغناء ﴾

اللہ تعالیٰ عالم سے بے پروا ہے اس کو کوئی نفع و نقصان نہیں پہنچتا، نہ کوئی پہنچا سکتا ہے۔ وہ جو کچھ کرتا ہے اس میں اس کا اپنا فائدہ یا غرض نہیں، دنیا کو پیدا کرنے میں نہ کوئی اس کا فائدہ اور نہ پیدا کرنے میں نہ کوئی نقصان۔

## ﴿ اللہ تعالیٰ نے عالم کو کیوں پیدا کیا؟ ﴾

اپنا فضل و عدل، قدرت و کمال ظاہر کرنے کے لیے مخلوق کو پیدا کیا۔

عقیدہ ۱۵ ﴿ اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں بہت حکمتیں ہیں ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے یہ اُس کی حکمت ہے کہ دنیا میں ایک چیز کو دوسری چیز کا سبب ٹھہرایا۔ آگ کو گرمی پہنچانے کا سبب، پانی کو سردی پہنچانے کا سبب بنایا، آنکھ کو دیکھنے کے لیے کان کو سننے کے لیے بنایا اگر

①..... قال: فی شرح المواقف: فان المطیع لا یتحق بطاعته ثوابا و العاصی لا یتحق بمعصيته عقابا اذ قد ثبت انه لا یجب لاحد علی اللہ حق. ج ۸ (شرح المواقف، المرصد الثانی، المقصد الخامس، ۳۳۲/۸) وقال العلامة النسفی: وما هو الاصلح للعبد فلیس ذالک بواجب علی اللہ تعالیٰ. ۱۲ منہ (شرح العقائد النسفیة، وما هو الاصلح للعبد للعباد، ص ۲۳۳)

وہ چاہے تو آگ سردی، پانی گرمی دے اور آنکھ سنے، کان دیکھے۔

## عقیدہ ۱۶ خدا کی ہر عیب سے پاک

خدا کے لیے ہر عیب و نقصٌ محال ہے جیسے جھوٹ، <sup>(۱)</sup> جہل، بھول، ظلم، بے حیائی وغیرہ تمام بُرائیاں خدا کے لیے محال ہیں اور جو یہ مانے کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے لیکن بولتا نہیں تو گویا وہ مانتا ہے کہ خدا عیبی تو ہے لیکن اپنا عیب چھپائے رہتا ہے، پھر ایک جھوٹ ہی پر کیا ختم سب برائیوں کا یہی حال ہو جائے گا کہ اس میں ہیں تو لیکن کرتا نہیں جیسے ظلم، چوری، فناء، توالد و تناسل وغیرہ با عیوب کثیرہ عَدیدہ۔ تَعَالَى اللَّهُ عَنِ ذَالِكَ عُلُوًّا كَبِيرًا۔ <sup>(۲)</sup>

خدا کے لیے کسی نقصٌ و عیب کو ممکن جاننا خدا کو عیبی ماننا ہے بلکہ خدا ہی کا انکار کرنا ہے، اللہ تعالیٰ ایسے گندے عقیدے سے ہر آدمی کو بچائے رکھے۔

①..... شرح مقاصد میں ہے: الکذب محال باجماع العلماء لان الکذب نقص باتفاق العقلاء

وهو على الله تعالى محال یعنی اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ محال ہے اس پر سب علماء کا اتفاق ہے،

اس لیے کہ جھوٹ عیب ہے ہر عقلمند کے نزدیک اور ہر عیب اللہ کے لیے محال ہے۔ (شرح المقاصد،

المقصد الخامس، فصل فی الصفات الوجودیة، ۱۱۶/۳ ملقطاً) اور شرح عقائد جلالی میں ہے: الکذب

نقص علیه محال ولا يكون من الممكنات ولا تشمله القدرة. (الدوانی علی العقائد العنصریة،

۱۹۵/۲) یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب خدا کے لیے محال ہے لہذا جھوٹ خدا کے لیے ممکن نہیں ہے اور

نذیر قدرت۔ اب یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ اگر خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا

کہ ایسے کو خدا مانا جس میں یہ عیب ہے حالانکہ خدا عیبی نہیں تو خدا ہی کو نہیں پہچانا بلکہ اپنے گڑھے ہوئے

عیبی معبود کو خدا مانا۔ ۱۲ مہ سلمہ

②..... اللہ تعالیٰ ان تمام سے بہت بلند ہے۔

## تقدیر

اللہ تعالیٰ کے علم میں، جو کچھ عالم میں ہونے والا تھا اور جو کچھ بندے کرنے والے تھے اس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی جان کر لکھ لیا۔ کسی کی قسمت میں بھلائی لکھی اور کسی کی قسمت میں بُرائی لکھی، اس لکھ دینے نے بندہ کو مجبور نہیں کر دیا کہ جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا وہ بندہ کو مجبوراً کرنا پڑتا ہے بلکہ بندہ جیسا کرنے والا تھا ویسا ہی اُس نے لکھ دیا، کسی آدمی کی قسمت میں بُرائی لکھی تو اس لیے کہ یہ آدمی بُرائی کرنے والا تھا اگر یہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو اُس کی قسمت میں بھلائی ہی لکھتا، اللہ تعالیٰ کے علم نے یا اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

**مسئلہ ۱** تقدیر کے مسئلہ میں غور و بحث منع ہے، بس اتنا سمجھ لینا چاہیے کہ آدمی پتھر کی طرح بالکل مجبور نہیں ہے کہ اُس کا ارادہ کچھ ہو ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے چاہے نہ کرے، اسی اختیار کی بناء پر نیکی بدی کی نسبت بندے کی طرف ہے اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہے۔

**مسئلہ ۲** بُرے کام کی نسبت کس کی طرف کی جائے؟

بُرا کام کر کے یہ نہ کہنا چاہیے بے ادبی ہے کہ ”خدا نے چاہا تو ہوا، تقدیر میں تھا کیا“ بلکہ حکم یہ ہے کہ اچھے کام کو کہے کہ خدا کی طرف سے ہو اور بُرے کام کو اپنے نفس کی شرارت شامت جانے۔

## نبی اور رسول

جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفوں کا جاننا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی جاننا لازمی ہے کہ نبی میں کیا کیا باتیں ہونی چاہئیں اور کیا کیا نہ ہونا چاہیے تاکہ آدمی کفر سے بچا رہے۔

### رسول کے معنی

رسول کے معنی ہیں خدا کے یہاں سے بندوں کے پاس خدا کا پیغام لانے والا۔

### نبی کون ہوتا ہے؟

نبی وہ آدمی ہے جس کے پاس وحی یعنی خدا کا پیغام آیا لوگوں کو خدا کا راستہ بتانے کے لیے، خواہ یہ پیغام نبی کے پاس فرشتے لے کر آیا ہو یا خود نبی کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے اس کا علم ہوا ہو، کئی نبی اور کئی فرشتے رسول ہیں، نبی سب مرد تھے نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت نبی ہوئی۔ عبادت، ریاضت کے ذریعے سے آدمی نبی نہیں ہوتا محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہوتا ہے اس میں آدمی کی کوشش نہیں چلتی البتہ نبی اللہ تعالیٰ اُسی کو بناتا ہے جس کو اس لائق پیدا کرتا ہے جو نبی ہونے سے پہلے ہی تمام بُری باتوں سے دور رہتا ہے اور اچھی باتوں سے سنور چکتا ہے، نبی میں کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگ نفرت کرتے ہوں۔

## نبی کا چال چلن، شکل و صورت حسب و نسب

نبی کا چال چلن، شکل و صورت، حسب و نسب، طور طریقہ، بات چیت سب اچھے اور بے عیب ہوتے ہیں، نبی کی عقل کامل ہوتی ہے، نبی سب آدمیوں سے زیادہ عقل مند ہوتا ہے، بڑے سے بڑے حکیم فلسفی کی عقل نبی کی عقل کے لاکھوں حصے تک بھی نہیں پہنچتی۔ جو یہ مانے کہ کوئی شخص اپنی کوشش سے نبی ہو سکتا ہے وہ کافر ہے اور جو یہ سمجھے کہ نبی کی نبوت چھینی جاسکتی ہے وہ بھی کافر ہے۔

## معصوم کون ہے؟

نبی اور فرشتہ معصوم ہوتا ہے یعنی کوئی گناہ اس سے نہیں ہو سکتا، نبی اور فرشتہ کے علاوہ کسی امام اور ولی کو معصوم ماننا گمراہی اور بد مذہبی ہے اگرچہ اماموں اور بڑے بڑے ولیوں سے بھی گناہ نہیں ہوتا لیکن کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو شرعاً محال بھی نہیں، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا پیغام پہنچانے میں نبی سے بھول چوک نہیں ہو سکتی محال ہے۔

## نبی کی طرف تَقِيَّة کی نسبت کا حکم

جو یہ کہے کہ کچھ احکام تَقِيَّة یعنی لوگوں کے ڈر سے یا کسی اور وجہ سے نہیں پہنچائے وہ کافر ہے۔ انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) تمام مخلوق سے افضل ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں سے بھی افضل ہیں جو رسول ہیں۔

## ولی کو نبی سے افضل ماننے کا حکم

ولی کتنے ہی بڑے مرتبے والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا، جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ کافر ہے۔<sup>(۱)</sup>

### عقیدہ ۱۴ نبی کی عظمت

نبی کی تعظیم فرضِ عین بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے، کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفر ہے۔<sup>(۲)</sup> (شفا و ہند یہ وغیرہ) سارے نبی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی وجاہت و عزت والے ہیں، اُن کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) چوہڑے<sup>(۳)</sup> چھار<sup>(۴)</sup> کی مثل کہنا کھلی گستاخی ہے اور کلمہ کُفر ہے۔

①..... قال التفتازانی رحمہ اللہ تعالیٰ: فما نقل عن بعض الکرامیۃ من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلال. شرح العقائد. (۱۲ منہ)

(شرح عقائد النسفیة، لا ینبغ الولی درجۃ الانبیاء، ص ۳۴۳)

②..... فتاویٰ قاضی خان میں ہے: لو عاب الرجل النبی فی شیء کان کافرا. (فتاویٰ قاضی خان، کتاب السیر، باب ما یکون اسلاما من الکافر... الخ، ۲/ ۶۶۴) یعنی جو شخص نبی کو کسی طرح کا عیب لگائے وہ کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: لو قال لشعرہ عَلَیْہِ السَّلَام شعیر یکفر. (فتاویٰ الہندیۃ، کتاب السیر، الباب التاسع، ۲/ ۶۶۳) یعنی اگر نبی عَلَیْہِ السَّلَام کے بال کو 'بلو'، تصغیر کے صیغہ سے کہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (۱۲ منہ)

③..... بھنگی

④..... مکینہ، نیچ ذات کا، وضع قطع یا اخلاق کا خراب، ذلیل و خوار۔ (اردو لغت، 7/ 566)

## نبی کی حیات

انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا وعدہ پورا ہونے کے لیے ایک آن کو انہیں موت آئی ہے پھر زندہ ہو گئے، اُن کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بڑھ کر ہے۔<sup>(۱)</sup>

①..... حضرت شیخ عبدالحق (رحمة اللہ علیہ) اپنی کتاب تکمیل الایمان میں لکھتے ہیں:

مقام نبوت و رسالت بعد از موت ثابت است و خود انبیاء را موت نبود و ایشان حی و باقی اند و موت بہمان است کہ یکبار چشیدہ اند بعد از ان ارواح را بہ ابدان ایشان اعادہ کنند و حقیقت حیات بخشنند چنانچہ در دنیا بودند کامل تر از حیات شہدا کہ آن معنوی است۔ (تکمیل الایمان، صدور کبائر از انبیاء جائز نیست، ص ۱۲۲)

یعنی کمال نبوت و رسالت مرنے کے بعد بھی ثابت رہتا ہے اور خود نبی لوگ مرتے نہیں وہ لوگ زندہ اور باقی ہیں ان کے لیے موت بس اتنی ہے کہ ایک بار چکھا اور پھر اس کے بعد ان کی روئیں ان کے بدن میں واپس کر دی گئیں اور ان کو وہی اصل زندگی دے دی گئی جیسی کہ دنیا میں تھی یہ ان کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مراقی الفلاح میں ہے: ومما هو مقرر عند المحققین انه صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق ممتع بجمیع الملاذ والعبادات غیر انه حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات . (نور الایضاح مع مراقی الفلاح، کتاب الحج، فصل فی زیارة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم، ص ۳۸۰). اقول: اور بہت حدیثوں میں آیا کہ نبی زندہ رہتا ہے اور روزی پاتا ہے انبیاء کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق . (ابن ماجہ وغیرہ) (۱۲۴ منہ) (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

## عقیدہ ۱۸

### نبی کا علم

اللہ تعالیٰ نے انبیاء عَلَیْهِمُ السَّلَام کو غیب کی باتیں بتائیں، زمین و آسمان کا ہر ذرہ ذرہ ہر نبی کی نظر کے سامنے ہے۔ یہ علم غیب اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے دیئے سے ہے لہذا یہ علم عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے بلکہ خود اسے حاصل ہے لہذا ذاتی ہوا، اب جب کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے علم اور رسول کے علم کا فرق معلوم ہو گیا تو ظاہر ہو گیا کہ نبی و رسول کے لیے خدا کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں بلکہ ایمان ہے جیسا کہ آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے۔<sup>(۱)</sup>

عقیدہ ۱۹ ﴿کَوْنِیْ اُمَّتِیْ زُهْدًا وَتَقْوٰی﴾<sup>(۲)</sup> اطاعت و عبادت میں نبی سے نہیں بڑھ سکتا، انبیاء (عَلِیْهِمُ السَّلَام) سوتے جاگتے ہر وقت یادِ الہی میں لگے رہتے ہیں۔

۱..... قرآن شریف میں ہے: فَلَا يَظْهَرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ�ۥٓ اَحَدًا ۗ ﴿۱۸﴾ اَلَا مِّنْ اٰمْرًا تَقْضٰی مِنْ سَرَّاسُوْلٍ ﴿۲۷﴾ (سورۃ الجن، تحت الآیۃ: ۱۸، ۲۶/۱۴۰) اور فرمایا: وَمَا هُوَ عَلٰی الْغَيْبِ بِصٰنِنٍ ﴿۲۴﴾ (پ ۳۰، التکویر: ۲۴) یعنی یہ رسول غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما هو کائن الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ جلیان من امر اللہ تعالیٰ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبین من قبلہ۔ (طبرانی و نعیم ابن حماد ابو نعیم) (حلیۃ الاولیاء، حدیر بن کبریہ، ۶/۱۰۷، حدیث: ۷۹۷۹) یعنی دنیا مجھ پر روشنی کی گئی جیسا کہ مجھ سے پہلے اور نبیوں پر روشنی کی گئی تو دنیا کی طرف اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اس کی طرح دیکھتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی۔ (۱۲ منہ)

۲..... زہد و تقویٰ: نیکی و پرہیزگاری۔ (۱۲ منہ)

**عقیدہ ۲۰** انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کی تعداد مقرر کرنی ناجائز ہے، ان کی پوری تعداد کا صحیح علم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کو ہے۔

## انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کے رُتَبے

### سب سے پہلا انسان اور سب سے پہلا نبی

حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام سب سے پہلے انسان ہیں، اُن سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا، سب آدمی اُنہیں کی اولاد ہیں، یہی سب سے پہلے نبی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اپنا خلیفہ بنایا، تمام چیزوں اور اُن کے نام کا علم دیا، فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم عَلَیْهِ السَّلَام کو سجدہ کرو، سب نے سجدہ کیا، سوا شیطان کے اُس نے انکار کیا، اور ہمیشہ کے لیے ملعون و مَرُودُود ہوا، حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام سے لے کر ہمارے نبی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تک بہت نبی آئے۔ حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ (عَلَيْهِمُ السَّلَام) اور اُن کے علاوہ ہزاروں، یہ چاروں نبی بھی تھے اور رسول بھی، سب سے آخری نبی اور رسول ساری مخلوق سے افضل سب کے پیشوا حبیب خدا ہمارے آقا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوا، نہ ہوگا۔ جو شخص ہمارے نبی کے بعد یا آپ کے زمانہ میں کسی اور کو نبی مانے یا نبوت ملنی جائز جانے وہ کافر ہے۔<sup>(۱)</sup>

①..... چاہے تائیدی نبی مانے چاہے ظلی چاہے نبوت بالذات مانے چاہے بالعرض چاہے اس زمین میں یا کسی اور زمین میں بہر حال کافر ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کسی طرح کا کوئی نبی نہ ہوا ہے نہ ہوگا جو اس کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں کیونکہ اس سے آیہ: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۰)

## ہمارے نبی کی خاص خاص فضیلتیں اور کمالات

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمارے حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو تمام جہان سے پہلے اپنے نور کی تجلی سے پیدا کیا۔ انبیاء، فرشتے، زمین، آسمان، عرش، کرسی تمام جہان کو حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے نور کی جھلک سے بنایا، اللہ یا اللہ کا برابر والا ہونے کے سوا جتنے کمال جتنی خوبیاں ہیں سب اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو دے دیں، تمام جہان میں کوئی کسی خوبی میں حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے برابر نہیں ہو سکتا، حضور افضل الخلق اور اللہ تعالیٰ کے نائبِ مطلق ہیں، حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) تمام انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کے نبی ہیں اور ہر شخص پر آپ کی پیروی لازم ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کُنجیاں حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو بخش دیں، دنیا اور دین کی سب نعمتوں کا دینے والا خدا ہے اور بانٹنے والے حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ہیں۔<sup>(۱)</sup>

بالقراء تین اور حدیث: لا نبی بعدی (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل، ۶۱۷/۲، حدیث: ۳۴۵۵) اور اجماع کا انکار ہو جاتا ہے۔ اقول: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ بِالْفَتْحِ الْحَاجِبِ الْمَانِعِ عَنْ دُخُولِ الْغَيْرِ فِي قَصْرِ النَّبُوَّةِ كَخَاتَمِ السَّجْلِ الْمَانِعِ عَنْ دُخُولِ عِبَارَةِ أُخْرَى فِيهِ وَبِالْكَسْرِ الْآخِرِ الْمَتَمِّمِ لَيْسَ بَعْدَهُ أَوْ مَعَهُ غَيْرُهُ وَالْآيَةُ وَالْحَدِيثُ كِلَاهِمَا عَلَى الْإِطْلَاقِ فَتَجْرِيَانِ عَلَى إِطْلَاقِهِمَا كَمَا هُوَ مَبِينٌ وَمَبْرَهَنٌ فِي الْأَصُولِ وَيَكُونُ الْمُرَادُ النَّبِيَّ مُطْلَقًا سِوَاءَ كَانِ أَصْلِيًّا وَظَلْمِيًّا أَوْ شَرِيكًا أَوْ مُوَيْدًا وَ سِوَاءَ كَانِ فِي زَمَانِهِ أَوْ بَعْدَ زَمَانِهِ فِي أَرْضِهِ أَوْ غَيْرِ أَرْضِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (۱۲) مِنْهُ سَلِمَهُ

..... حدیثوں میں آیا: انما انا قاسم واللہ يعطی یعنی اللہ دینے والا اور میں بانٹنے والا۔ (بخاری و مسلم وغیرہ)

(۱۲) (بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۴۲/۱، حدیث: ۷۱)

اللہ تعالیٰ نے آپ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو معراج عطا فرمائی یعنی عرش پر بلایا اپنا دیدار آنکھوں سے دکھایا۔<sup>(۱)</sup> اپنا کلام سنایا جنت دوزخ عرش کرسی وغیرہ تمام چیزوں کی سیر کرائی، یہ سب کچھ رات کے تھوڑے سے وقت میں ہوا، قیامت کے دن آپ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ہی سب سے پہلے شفاعت کریں گے یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے یہاں لوگوں کی سفارش کریں گے گناہ معاف کرائیں گے درجے بلند کرائیں گے اس کے علاوہ اور بہت سے خصائص ہیں جن کے ذکر کی اس مختصر میں گنجائش نہیں۔

①..... شرح عقائد میں لکھا ہے کہ حضور عَلَيْهِ السَّلَام کو معراج جسمانی جاگتے میں ہوئی صرف روحانی معراج کا قائل ہونا بدعت و گمراہی ہے مسجد حرام سے بیت المقدس تک تشریف لے جانا تو قطعی ہے قرآن سے ثابت ہے لہذا مطلقاً معراج کا انکار کفر ہے اور زمین سے آسمان تک اور اس کے آگے احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا انکار بدعت و گمراہی ہے۔ (شرح عقائد النسفية، والمعراج لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في اليقظة، ص ۳۱۰) حضرت شیخ محمد ث دہلوی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) نے فرمایا: کہ حق آنست کہ وی صلی اللہ علیہ وسلم پروردگار خود را بچشم سردید جمہور صحابہ بر این اند یعنی معراج میں حضور نے اللہ تعالیٰ کو انہیں آنکھوں سے دیکھا جمہور صحابہ کا یہی مذہب ہے۔ (تکمیل الایمان، پنج تن فاضل ترین رسل اند، ص ۱۲۹) مرقاة شرح مشکوٰۃ میں ہے: والحق الذي عليه اكثر الناس ومعظم السلف وعامة المتأخرين من الفقهاء والمحدثين والمتكلمين انه اسرى بجسده الشريف ۱۲ منه (مرقاة المفاتيح، كتاب الفضائل، باب المعراج، ۱۰/ ۱۵۱) ایکم مثلی تم میں میری مثل کون؟ (بخاری، کتاب الصوم، باب التنکیل لمن اکثر الوصال، ۱۰/ ۶۴۶، حدیث: ۱۹۶۵) عینان تنامان ولا ینام قلبی آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی باللیل فی رمضان وغیرہ، ۱/ ۳۸۹، حدیث: ۱۱۴۷) کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیان حضور ہر وقت یاد الہی میں رہتے۔ (بخاری وغیرہ) (۱۲ منہ) (بخاری، کتاب الاذان، باب هل يتبع المؤذن فاه... الخ، ۱/ ۲۲۹)

## عقیدہ ۲۱: نبی کی کسی چیز کو ہلکا جاننے کا حکم

حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی قول و فعل و عمل و حالت کو جو حقارت کی نظر سے دیکھے کافر ہے۔<sup>(۱)</sup> (قاضی خان و شفاء قاضی عیاض وغیرہ)

## معجزہ

### معجزہ و کرامت کا فرق

وہ عجیب و غریب کام جو عادتاً ناممکن ہو جسے نبی اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرے اور اس سے منکرین عاجز ہو جائیں وہ معجزہ ہے جیسے مردہ کو زندہ کرنا، انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا ایسی عجیب و غریب بات اگر ولی سے ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں اور نڈر، بدکاریا کافر سے ہو تو اس کو استدراج کہتے ہیں۔ معجزہ کو دیکھ کر نبی کی سچائی کا یقین ہوتا ہے کہ جس کے ہاتھ پر قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوں جس کے مقابل سب

①..... قال الامام الفقيه قاضى خان رضى الله تعالى عنه: لو عاب الرجل النبى فى شىء كان

كافراً. ۱۲. (منہ) (فضاوی قاضی خان، کتاب السیر، باب ما یكون اسلاماً من الكافر... الخ، ۲/ ۴۶۴) و قال القاضى عیاض رحمه الله فى "الشفاء": ان جميع من سب النبى صلى الله عليه وسلم او عابه او الحق به نقصاً فى نفسه او نسبه او دينه او خصله من خصاله او عرض به او شبهه بشىء على طريق السب له او الازراء عليه او التصغير لشانه او الغض منه والعيب له فهو ساب له والحكم فيه حكم الساب. (جلد ۲) یعنی جو شخص نبی کا کسی بات میں کسی طرح عیب نکالے وہ کافر ہے۔ (۱۲ منہ) (الشفاء، الباب الاول فى بيان ما هو فى حقه صلى الله تعالى عليه وسلم... الخ، ۲/ ۲۱۴)

لوگ عاجز و حیران ہوں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا، اللہ تعالیٰ جھوٹے کو معجزہ ہرگز نہیں عطا فرماتا ورنہ سچے اور جھوٹے میں فرق نہ رہے۔

### مسئلہ ضروریہ

### نبی کی لغزش کا حکم

انبیاء علیہم السلام سے جو لغزشیں<sup>(۱)</sup> ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کُشائی کی کیا مجال اللہ تعالیٰ ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر<sup>(۲)</sup> فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کے لیے جس قدر چاہیں تو اضع کریں، دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا، یعنی نبی کی بھول چوک کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے جو کلمہ کسی نبی کو کہا یا نبی نے اعساری عاجزی کے طور پر اپنے کو کہا کسی امتی کو نبی کے حق میں ایسے کلمات کہنا ناجائز و حرام ہے۔<sup>(۳)</sup>

## اللہ تعالیٰ کی کتابیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر اپنا کلام پاک اتارا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات اُتری، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور نبیوں پر دوسری کتابیں اُتریں ان نبیوں کی امتوں نے ان کتابوں کو گھٹا بڑھا دیا اور اللہ (عز و جل) کے احکام کو بدل ڈالا، تب اللہ (عز و جل) نے ہمارے آقا مُحَمَّد رَسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

①..... لغزش: بھول، چوک (۱۲ منہ)

②..... تعبیر: بیان (۱۲ منہ)

③..... جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دعا میں کہا کہ اے میرے رب ہم نے اپنے نفس پر ظلم کیا تو اور کوئی یہ نہیں کہہ سکتا آدم نے معاذ اللہ ظلم کیا۔ ۱۲ (منہ)

پر قرآن پاک اُتارا، قرآن ایسی بے مثل کتاب ہے کہ ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا چاہے تمام جہان مل کر کوشش کریں ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ قرآن میں سارے علم ہیں اور ہر چیز کا روشن بیان ہے ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک ویسا ہے جیسا اُترا اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں آ سکتا جو شخص کہے کہ قرآن پاک میں کسی نے کچھ گھٹایا بڑھا دیا، اصلی قرآن امام غائب کے پاس ہے، وہ کافر ہے۔ یہی اصل قرآن ہے اسی قرآن پر ایمان لانا ہر شخص کے لیے لازم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا، نہ کوئی اللہ (عزَّوَجَلَّ) کی کتاب۔ جو اس کے خلاف مانے وہ مومن نہیں۔

## ملائکہ یعنی فرشتوں کا بیان

فرشتے نُوری جسم کی مخلوق ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں انسان کی ہو یا کوئی اور، فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر اس لیے کہ معصوم ہیں ہر قسم کے گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے پاک ہیں، اللہ تعالیٰ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کیے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالنے پر مقرر ہے کوئی پانی برسانے پر کوئی ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر کوئی نامہ اعمال لکھنے پر کوئی کسی کام پر کوئی کسی کام پر، فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اُن کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے کسی فرشتہ کی ذرا سی بے ادبی بھی کفر ہے۔ (عالمگیری وغیرہ) بعض لوگ اپنے دشمن کو یا سختی کرنے والے کو ملکہ الموت کہتے ہیں ایسا کہنا ناجائز ہے، قریب کفر ہے فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔

## جن کا بیان

جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں، ان میں بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ شریر بدکار جن کو شیطان کہتے ہیں، یہ آدمی کی طرح عقل اور روح اور جسم والے ہوتے ہیں کھاتے پیتے جیتے مرتے اور اولاد والے ہوتے ہیں، ان میں کافر، مومن، سنی، بد مذہب ہر طرح کے ہوتے ہیں ان میں بدکاروں کی تعداد بہ نسبت آدمی کے زیادہ ہے جن کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ جن اور شیطان، بدی کی قوت کا نام ہے کفر ہے۔

## موت اور قبر کا بیان

### کس وقت ایمان لانا بے کار ہے؟

ہر شخص کی عمر مقرر ہے، نہ اُس سے گھٹ سکتی ہے نہ بڑھ سکتی ہے جب زندگی کا وقت پورا ہو جاتا ہے تو حضرت عزرائیل علیہ السلام روح نکالنے کے لیے آتے ہیں، اُس وقت مرنے والے کو دائیں بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں، مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور کافر کے پاس عذاب کے۔ اس وقت کافر کو بھی اسلام کے سچے ہونے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اُس وقت کا ایمان معتبر نہیں کیونکہ ایمان تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) رسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کی بتائی ہوئی باتوں پر بے دیکھے یقین کرنے کا نام ہے اور اب تو فرشتوں کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے اس لیے ایسے ایمان لانے سے مسلمان نہ ہوگا، مسلمان کی روح آسانی سے نکالی جاتی ہے اور اس کو رحمت کے فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں اور کافر کی روح بڑی سختی سے نکالی جاتی ہے اور اس

کو عذاب کے فرشتے بڑی ذلت سے لے جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر پیدا نہیں ہوتی بلکہ قیامت آنے تک عالم برزخ<sup>(۱)</sup> میں رہتی ہے۔ یہ خیال کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے چاہے آدمی کا بدن ہو یا جانور کا یا پیڑ یا پودے میں یہ غلط ہے اس کا ماننا کفر ہے اسی کو آواگون اور تاسخ کہتے ہیں۔

## موت کیا ہے؟

موت یہ ہے کہ روح بدن سے نکل جائے لیکن نکل کر روح مٹ نہیں جاتی بلکہ عالم برزخ میں رہتی ہے۔

①..... برزخ، دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد سے قیامت آنے تک تمام انسانوں اور جنوں کو حشِبِ عرابتِ اس میں رہنا ہوتا ہے، یہ عالم اس دنیا سے بہت بڑا ہے، دنیا کے ساتھ برزخ کو وہی نسبت ہے جو ماں کے پیٹ کے ساتھ دنیا کو، برزخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔ ۱۲ (تکمیل الایمان و بہار شریعت وغیرہ) (تکمیل الایمان، بحث عذاب قبر، ص ۷۱، بہار شریعت، حصہ ۱، ۹۸)۔ حضرت امام غزالی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) فرماتے ہیں: بل الذی تشهد له طرق الاعتبار وتنطق به الآيات والاخبار ان الموت معناه تغير حال فقط وان الروح باقية بعد مفارقة الجسد اما معذبة واما منعمة ومعنى مفارقتها للجسد انقطاع تصرفها عن الجسد بخروج الجسد عن طاعتها الخ (احیاء جلد چہارم) (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب السابع، ۵ / ۲۴۷) یعنی دلیل عقلی اور آیتیں اور حدیثیں اس پر گواہ و ناطق ہیں کہ موت کے معنی ہیں صرف حالت کا بدل جانا اور روح باقی رہتی ہے، بدن سے الگ ہونے کے بعد خواہ عذاب میں رہے یا نعمت میں اور مفارقت بدن کے معنی ہیں اس کے کُصْرُف کا انقطاع کہ بدن میں اس کی طاعت کی قابلیت نہ رہی، نیز یہی امام اپنے رسالہ لدنیہ میں فرماتے ہیں: وهذا الروح لا يموت بموت البدن یعنی یہ روح بدن کے مرنے سے مرتی نہیں۔ ۱۲ (مجموعۃ رسائل الامام الغزالی،

الرسالة اللدنية، ص ۲۲۶)

## مرنے کے بعد روح کہاں رہتی ہے؟

ایمان و عمل کے اعتبار سے ہر ایک روح کے لیے الگ جگہ مقرر ہے قیامت آنے تک وہیں رہے گی، کسی کی جگہ عرش کے نیچے ہے اور کسی کی اعلیٰ علیین<sup>(۱)</sup> میں اور کسی کی زم زم شریف، کسی کی جگہ اُس کی قبر پر ہے اور کافروں کی روح قید رہتی ہے، کسی کی چاہِ برہوت<sup>(۲)</sup> میں، کسی کی سَجِّین<sup>(۳)</sup> میں، کسی کی اس کی مرگھٹ<sup>(۴)</sup> یا قبر پر۔

## کیا روح بھی مرتی ہے؟

بہر حال روح مرتی یا مٹی نہیں بلکہ باقی رہتی ہے اور جس حال میں بھی ہو اور جہاں کہیں بھی ہو اپنے بدن سے ایک طرح کا لاڈ رکھتی ہے، بدن کی تکلیف سے اُسے بھی تکلیف ہوتی ہے اور بدن کے آرام سے آرام پاتی ہے جو کوئی قبر پر آئے اُسے دیکھتی پہچانتی ہے اس کی بات سنتی ہے اور مسلمان کی نسبت تو حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب مسلمان مرجاتا ہے تو اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) لکھتے ہیں ”روح را قرب و بُعد مکانی یکساں است“ یعنی روح کے لیے کوئی جگہ دور یا نزدیک نہیں بلکہ سب جگہ برابر ہے۔

## رُوح کی موت اور بعض احوال

جو یہ مانے کہ مرنے کے بعد روح مٹ جاتی ہے، وہ بد مذہب ہے۔ مردہ کلام بھی

- ①..... جنت کے نہایت بلند و بالا مکانات
- ②..... یمن میں واقع ایک کنواں
- ③..... جہنم کی ایک وادی
- ④..... جہاں ہندو مُردے جلاتے ہیں۔

کرتا ہے اس کی بولی عوام جن اور انسانوں کے سوا حیوانات وغیرہ سنتے بھی ہیں۔

## قبر کا دبانا

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے مومن کو اس طرح کہ جیسے ماں بچے کو اور کافر کو اس طرح کہ ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں جب لوگ دفن کر کے لوٹتے ہیں مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

## منکر نکیر کیسے ہیں، کب آتے ہیں اور کیا سوال کرتے ہیں؟

اس وقت مُنْكَرْ نَكِيرْ دو فرشتے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں اُن کی شکل بہت ڈراؤنی ہوتی ہے، ان کا بدن کالا آنکھیں نیلی اور کالی بہت بڑی بڑی جن سے آگ کی طرح لپٹ نکلتی ہے، ان کے ڈراؤنے بال سر سے پاؤں تک ان کے دانت بڑے بڑے ہیں جن سے زمین چیرتے ہوئے آتے ہیں مُردے کو جھنجھوڑتے ہیں اور جھڑک کر اٹھاتے ہیں اور بہت سختی کے ساتھ بڑی کڑی آواز سے یہ تین سوال کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ مَنْ رَبُّكَ یعنی تیرا رب کون ہے؟

﴿۲﴾ مَا دِينُكَ تیرا دین کیا ہے؟

﴿۳﴾ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا یہ جواب دے گا: رَبِّيَ اللَّهُ مِيرَ ابِ اللَّهِ ہے اور دوسرے کا دینی الاسلام میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب یہ دے گا: هُوَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) یہ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کے رسول ہیں۔ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ)

کی طرف سے اُن پر رحمت نازل ہو اور سلام۔ اب آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اور جنت کا کپڑا پہناؤ اور جنت کا دروازہ کھول دو، اب جنت کی ٹھنڈی ہو اور خوشبو آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک قبر چوڑی چمکیلی کر دی جائے گی اور فرشتے کہیں گے سو جیسے دولہا سوتا ہے یہ نیک پرہیزگار مسلمانوں کے لیے ہوگا، گنہگاروں کو اُن کے گناہ کے لائق عذاب بھی ہوگا ایک زمانہ تک، پھر بزرگوں کی شفاعت سے یا ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے یا محض اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی مہربانی سے یہ عذاب اُٹھ جائے گا اور پھر چین ہی چین ہوگا اور اگر مردہ کافر ہے تو سوال کا جواب نہ دے سکے گا اور کہے گا: هَا هَا لَا اَذْرِيْ افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں، اب ایک پکارنے والا آسمان سے پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور آگ کا کپڑا پہناؤ اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو، اس کی گرمی اور لپٹ پنچے گی اور عذاب دینے کے لیے دو فرشتے مقرر ہوں گے جو بڑے بڑے ہتھوڑے سے مارتے رہیں گے اور سانپ بچھو بھی کاٹتے رہیں گے اور قیامت تک طرح طرح کے عذاب ہوتے رہیں گے۔

### تنبیہ قبر میں کس کس سے سوال نہیں ہوتا؟

حضرات انبیاء علیہم السلام سے نہ قبر میں سوال ہو، نہ انہیں قبر دبائے اور سوال تو بعض اُمتیوں سے بھی نہ ہوگا جیسے جمعہ<sup>(۱)</sup> اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔ قبر میں آرام و تکلیف کا ہونا حق ہے۔

①..... تکمیل میں شیخ فرماتے ہیں: واضح آنست کہ انبیاء را سوال نبود (تکمیل الایمان، انبیاء را سوال نبود، ص ۷۳) اور فرماتے ہیں: و آنکہ روز جمعہ یا شب وے مردہ و آنکہ ہر شب سورہ ملک خواند۔ ۱۲ (منہ) (تکمیل الایمان، در سوال اطفال مومنین اختلاف است، ص ۷۳)

## عذاب و ثواب انسان کی کس چیز پر ہوتا ہے؟

اور یہ عذاب و ثواب بدن اور روح دونوں پر ہے۔

## بدن کے اصلی اجزاء کیا ہیں اور کہاں ہیں؟

بدن اگر چہ گل جائے، جل جائے، خاک میں مل جائے مگر اس کے اصلی اجزاء قیامت تک باقی رہیں گے انہیں پر عذاب و ثواب ہوگا اور انہیں پر قیامت کے دن پھر بدن بن کر تیار ہوگا، یہ اجزاء ریڑھ کی ہڈی میں کچھ ایسے باریک بہت ہی چھوٹے چھوٹے ہیں جو کسی خوردبین سے بھی نہیں دیکھے جاسکتے نہ انہیں آگ جلا سکتی ہے، نہ زمین گلا سکتی ہے، یہی بدن کے بیج ہیں انہیں اجزاء کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ بدن کے اور حصوں کو جمع کر دے گا جو راکھ یا مٹی ہو کر ادھر ادھر پھیل گئے اور پھر وہی پہلا جسم بن جائے گا اور روح اسی جسم میں آ کر قیامت کے میدان میں آئے گی، اسی کا نام حشر ہے اب اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا قیامت کے دن روحمیں اپنے پہلے ہی بدن میں لوٹائی جائیں گی نہ دوسرے میں، کیونکہ اصل اجزاء کا باقی رہنا اور زائد میں تغیر و تبدل ہونا چیز کو بدل نہیں دیتا بلکہ اس قسم کی تبدیلیوں کے بعد بھی وہ پہلی چیز وہی رہتی ہے، دیکھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کتنا بڑا ہوتا ہے اور کیسا ہوتا ہے اور جوان ہونے تک اس میں کتنی تبدیلیاں ہوتی ہیں، مگر ہر زمانہ اور ہر حال میں رہتا وہی ہے دوسرا نہیں ہو جاتا وہ خود بھی یقین رکھتا ہے کہ دس پانچ برس پہلے بھی میں ہی تھا اور اب بھی میں ہوں اور یہ ہمیشہ اور ہر عمر میں ہر شخص سمجھتا ہے، اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی۔ مُردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا غرض

کہیں ہو اس سے وہیں سوال ہوگا اور وہیں عذاب پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا اس سے شیر کے پیٹ میں سوال ہوگا اور عذاب ثواب بھی وہیں ہوگا قبر کے عذاب و ثواب کا مُنکر گمراہ ہے۔

## کن لوگوں کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی؟

**مسئلہ** نبی، ولی، عالم دین، شہید، حافظ قرآن جو قرآن پر عمل بھی کرتا ہو اور جو منصبِ محبت پر فائز ہے، وہ جسم جس نے کبھی گناہ نہ کیا اور وہ جو ہر وقت درود شریف پڑھتا ہے ان کے بدن کو مٹی نہیں کھا سکتی، جو شخص انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو یہ کہے کہ ”مر کے مٹی میں مل گئے“ وہ گمراہ بد دین، خبیث، مُرتکب توہین ہے۔<sup>(۱)</sup>

## قیامت آنے کا حال اور اس کی نشانیاں

ایک دن تمام دنیا انسان حیوان جن فرشتے زمین آسمان اور جو کچھ ان میں ہے سب فنا ہو جائیں گے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا، اسی کو قیامت آنا کہتے ہیں۔ قیامت آنے سے پہلے کچھ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی، جن میں سے تھوڑی سی ہم یہاں لکھتے ہیں۔

①..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ”سلوک اقرب السبل“ میں لکھتے ہیں: باجندین اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علماء امت است بک کس را دریں مسئلہ خلافہ نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی۔ (۱۲۴ منہ)

﴿۱﴾ خُف یعنی تین جگہ آدمی زمین میں دھنس جائیں گے، پُورب<sup>(۱)</sup> میں پچھم<sup>(۲)</sup> میں اور عَرَب میں۔

﴿۲﴾ علم دین اُٹھ جائے گا، یعنی علماء اُٹھالیے جائیں گے۔

﴿۳﴾ جہالت کی کثرت ہوگی۔

﴿۴﴾ شراب اور زنا کی زیادتی ہوگی اور اس بے حیائی کے ساتھ کہ جیسے گدھے جوڑا کھاتے ہیں۔<sup>(۳)</sup>

﴿۵﴾ مرد کم ہوں گے عورتیں زیادہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

﴿۶﴾ مال کی زیادتی ہوگی۔

﴿۷﴾ عَرَب میں کھیتی اور باغ اور نہریں ہو جائیں گی، نہر فُرَات<sup>(۴)</sup> اپنے خزانے کھول دے گی اور وہ سونے کے پہاڑ ہوں گے۔

﴿۸﴾ مرد اپنی عورت کے کہنے میں ہوگا، ماں باپ کی نہ سنے گا، دوستوں سے میل جول رہے گا اور ماں باپ سے جدائی۔

﴿۹﴾ گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔

﴿۱۰﴾ اگلوں پر لوگ لعنت کریں گے اُن کو بُرا کہیں گے۔

﴿۱۱﴾ بدکار اور نا اہل سردار بنائے جائیں گے۔

﴿۱۲﴾ ذلیل لوگ جن کے تن کو کپڑا نہ ملتا تھا وہ بڑے بڑے محلوں پر اترائیں گے۔

②..... مغرب

④..... عراق میں واقع ایک نہر

①..... مشرق

③..... جُفئی کرتے ہیں۔

﴿۱۳﴾ مسجد میں لوگ چلائیں گے۔

﴿۱۴﴾ اسلام پر قائم رہنا اتنا کٹھن ہوگا جیسے مٹھی میں انگار لینا یہاں تک کہ آدمی قبرستان میں جا کر تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا۔

﴿۱۵﴾ وقت میں برکت نہ ہوگی یہاں تک کہ سال مثل مہینہ کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہوگئی یعنی وقت بہت جلد جلد گزرے گا۔

﴿۱۶﴾ درندے، جانور آدمی سے بات کریں گے کوڑے کی نوک جوتے کا تسمہ بولے گا، جو کچھ گھر میں ہو بتائے گا، بلکہ آدمی کی ران اُسے خبر دے گی۔

﴿۱۷﴾ سورج پچھم<sup>(۱)</sup> سے نکلے گا اس نشانی کے ظاہر ہوتے ہی توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، اُس وقت میں اسلام لانا قبول نہ ہوگا۔

﴿۱۸﴾ علاوہ بڑے دجال کے تیس دجال اور ہوں گے جو سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت ختم ہو چکی، ہمارے نبی محمد رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ان دجالوں میں بہت سے گزر چکے جیسے مُسْلِمَةُ كَذَّابٌ، طَلْحَةُ بْنُ خُوَيْلِدٍ، أَسْوَدُ عَنَسِيٍّ، سَبَّاحٌ، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ اور جو باقی ہیں ضرور ہوں گے۔

①..... سورج کا پچھم سے نکلنا اس کی کیفیت یہ ہے کہ قیامت کے قریب حسب دستور سورج دربار الہی میں سجدہ کر کے پورب سے نکلنے کی اجازت مانگے گا اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جاتے سورج پچھم سے نکلے گا اور آدھے آسمان تک آ کر لوٹ جائے گا اور پچھم میں ڈوبے گا اس کے بعد روزانہ پہلے کی طرح پورب سے نکلا کرے گا یعنی صرف ایک بار پچھم سے نکلے گا۔ ۱۲ (منہ)

## دَجَّال کا نکلنا

### دَجَّال کی صفت اور اس کے کرتب

دَجَّال کا نا ہوگا اس کی ایک آنکھ ہوگی اور خدائی کا دعویٰ کرے گا، اس کے ماتھے پر ”ک ف ر“ لکھا ہوگا، یعنی کافر جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو دکھائی نہ دے گا، یہ بہت تیزی سے سیر کرے گا، چالیس دن میں حرمین شریفین<sup>(۱)</sup> کے سوا تمام رُوئے زمین کا گشت کرے گا،<sup>(۲)</sup> اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینہ بھر کے برابر ہوگا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا، ایک باغ اور ایک آگ اس کے ساتھ ہوگی جس کا نام جنت دوزخ رکھے گا جہاں جائے گا اُن کو ساتھ لیے ہوگا، اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی۔ لوگوں سے کہے گا کہ ہم کو خدا مانو جو اُسے خدا کہے گا اُسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار کرے گا اُسے اپنے جہنم میں پھینک دے گا، مُردے چلائے گا، پانی برسائے گا، زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اُگائے گی۔ ویرانے میں جائے گا تو وہاں کے دینے شہد کی مکھیوں کی طرح دَل کے دَل اس کے ساتھ ہو جائیں گے، اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا اور حقیقت میں یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے واقع میں کچھ نہ ہوگا اسی لیے اس کے وہاں سے جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ رہے گا، جب حرمین شریفین میں جانا چاہے گا فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے، دَجَّال کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی۔

①..... حرمین شریفین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو کہتے ہیں۔ (۱۲ منہ)

②..... یعنی ساری زمین پر پھرے گا۔ ۱۲ (منہ)

## حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا آسمان سے اترنا

جب دَجَال ساری دنیا میں پھر پھرا کر ملک شام کو جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام دمشق کی جامع مسجد کے پوربی مینار<sup>(۱)</sup> پر آسمان سے اتریں گے، یہ صُحُح کا وقت ہوگا فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو چکی ہوگی، حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو امامت کا حکم دیں گے، حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نماز پڑھائیں گے۔ دَجَال ملعون حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا، جیسے پانی سے نمک گھلتا ہے اور آپ کی سانس کی خوشبو وہاں تک جائے گی جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے، دَجَال بھاگے گا آپ اُس کا پیچھا کریں گے اور اس کی پیٹھ میں نیزہ ماریں گے اس سے وہ واصلِ جہنم ہوگا پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے جتنے یہودی عیسائی بچے رہے ہوں گے وہ آپ پر ایمان لائیں گے، اس وقت تمام جہان میں دین ایک دین اسلام ہوگا اور مذہب ایک مذہب اہل سنت کا۔ بچے سانپ سے کھلیں گے شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے، آپ نکاح کریں گے اولاد بھی ہوگی چالیس برس رہیں گے اور بعد وفات روضہ انور میں دفن ہوں گے۔

## حضرت امام مہدی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کا ظاہر ہونا

حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ آپ حضور عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی اولاد میں حسنٰ سید ہوں گے، آپ امام و مجتہد ہوں گے قیامت کے قریب جب تمام دنیا میں کُفْر پھیل جائے گا اور

①..... مشرقی مینار

اسلام صرف حَرَمِینِ شَرِیفِین ہی میں رہ جائے گا اولیاء اور ابدال<sup>(۱)</sup> سب وہیں ہجرت کر جائیں گے، رمضان شریف کا مہینہ ہوگا ابدال کعبہ شریف کا طواف کر رہے ہوں گے حضرت امام مہدی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) بھی وہاں موجود ہوں گے اولیاء انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت لینے کو عرض کریں گے وہ انکار کریں گے غیب سے آواز آئے گی ”هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِي فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوهُ.“ یہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ تمام لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب کو اپنے ساتھ لے کر ملک شام آ جائیں گے۔

## یاجوج و ماجوج کا نکلنا

یہ ایک قوم ہے یافث بن نوح عَلَيْهِ السَّلَام کی اولاد سے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہ زمین میں فساد کرتے تھے بہار کے موسم میں نکلتے تھے ہری چیزیں سب کھا جاتے، سوکھی چیزوں کو لاد کر لے جاتے آدمیوں کو کھا لیتے جنگلی جانوروں، سانپوں بچھوؤں تک کو چٹ کر جاتے، حضرت دُؤَالْقَرْنِین عَلَيْهِ السَّلَام نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کا آنا روک دیا جب دَجَّال قاتل کر کے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے حکم سے حضرت عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) مسلمانوں کو کوہ طور<sup>(۲)</sup> پر لے جائیں گے تب دیوار توڑ کر یہ یاجوج ماجوج نکلیں گے اور زمین میں بڑا فساد مچائیں گے، لوٹ مار قتل وغیرہ کریں گے پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام کی دعا سے انہیں ہلاک و برباد کرے گا۔

①..... اولیاء کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا ایک طبقہ، اہل تصوف کے نزدیک اولیاء اللہ کا وہ گروہ جس کے سپرد

دُنیا کا انتظام ہے۔ (فیروز اللغات، ص ۵۲) ②..... ملک شام میں واقع ایک پہاڑ

## دَابَّةُ الْأَرْضِ كَانُكُنَّا

### دَابَّةُ الْأَرْضِ كَمَا حِزْرٌ هِيَ؟

یہ ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کہ کوہِ صفا سے نکلے گا تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت<sup>(۱)</sup> سے کلام کرے گا اس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کا عصا<sup>(۲)</sup> اور حضرت سلیمان (عَلِیْهِ السَّلَام) کی انگوٹھی ہوگی، عصا سے مسلمان کے ماتھے پر ایک چمکدار نشان لگائے گا اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر ایک کالا دھبہ، اس وقت تمام مسلم و کافر علانیہ ظاہر ہوں گے یعنی کھلم کھلا پہچانے جائیں گے، یہ نشانی کبھی نہ بدلے گی جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا۔

### قیامت کن لوگوں پر آئے گی؟

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی وفات کے بعد جب قیامت آنے کو چالیس برس رہ جائیں گے تب ایک ٹھنڈی خوشبودار ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی جس کا اثر یہ ہوگا کہ مسلمان کی روح نکل جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے، انہی کافروں پر قیامت آئے گی، یہ چند نشانیاں بیان کی گئیں ان میں سے بعض ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔

### قیامت کب آئے گی اور کس طرح آئے گی؟

جب نشانیاں پوری ہو جائیں گی اور مسلمانوں کی بغلوں سے وہ خوشبودار ہوا گزرے

①..... یعنی بہت اچھی، صحیح اور صاف عربی بولے گا۔ ۱۲ منہ

②..... عصا: یعنی لاٹھی۔ (۱۲ منہ)

گی جس سے تمام مسلمانوں کی وفات<sup>(۱)</sup> ہو جائے گی تو اس کے بعد پھر چالیس برس کا زمانہ ایسے گزرے گا جس میں کسی کے اولاد نہ ہوگی، یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہوگا اور دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کہنے والا کوئی نہ ہوگا، کوئی اپنی دیوار لپیٹتا ہوگا کوئی کھانا کھاتا ہوگا، غرض سب اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ یکا یک اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام صُور پھونکیں گے پہلے اس کی آواز ہلکی ہوگی اور بعد میں دھیرے دھیرے بہت کڑی<sup>(۲)</sup> ہو جائے گی، لوگ کان لگا کر اس کی آواز سنیں گے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے پھر آسمان زمین دریا پہاڑ یہاں تک کہ خود صُور اور اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے اس وقت سوا اللہ واحد حقیقی کے کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کو زندہ کرے گا اور صُور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی تمام اولین و آخرین<sup>(۳)</sup>، فرشتے انسان جن حیوانات سب موجود ہو جائیں گے لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے، اُن کا اعمال نامہ اُن کے ہاتھ میں دیا جائے گا اور حشر کے میدان میں لائے جائیں گے، یہاں حساب و جزاء<sup>(۴)</sup> کے انتظار میں کھڑے ہوں گے، زمین تانبے کی ہوگی، سورج نہایت تیزی پر سر سے بہت قریب ہوگا، گرمی کی سختی سے بھیجے کھولتے ہوں گے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی بعضوں کی منہ سے باہر نکل آئیں گی پسینہ بہت آئے گا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے منہ تک جس کا جیسا عمل ہوگا ویسی ہی تکلیف ہوگی پھر پسینہ بھی نہایت بد بودار ہوگا، اسی حالت میں

①..... وفات: موت۔ (۱۲ منہ)

②..... تیز

③..... اولین: اگلے، آخرین: پچھلے۔ (۱۲ منہ)

④..... جزاء: بدلہ (۱۲ منہ)

بہت دیر ہو جائے گی، پچاس ہزار برس کا تو وہ دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے چھٹکارا دلانے اور جلد فیصلہ ہو۔ سب لوگ مشورہ کر کے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جانے کو کہیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجیں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے آقا و مولیٰ رحمت عالم سردار انبیاء محمد مصطفیٰ علیہ التَّحِيَّةِ وَالتَّوَّابِ کے پاس بھیجیں گے، جب لوگ ہمارے حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سے فریاد کریں گے اور شفاعت کی درخواست لائیں گے تو حضور فرمائیں گے کہ میں اس کے لیے تیار ہوں یہ فرما کر بارگاہِ الہی میں سجدہ کریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد علیہ السلام سر اٹھاؤ کہو سنا جائے گا مانگو پاؤ گے شفاعت کرو قبول کی جائے گی، اب حساب شروع ہوگا، میزانِ عمل<sup>(۲)</sup> میں اعمال تو لے جائیں گے اپنے ہی ہاتھ پاؤں بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہی دیں گے، زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا نہ کوئی یار ہوگا نہ مددگار، نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا نہ بیٹا باپ کے، اعمال پوچھے جارہے ہیں زندگی بھر کا سب کیا ہوا سامنے ہے نہ گناہ سے انکار کر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں، اس بے کسی کے وقت میں دستگیر<sup>(۳)</sup> بے کساں حضور پر نور محبوبِ خدا محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کام آئیں گے اور اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔

①..... جلد فیصلہ ہو: یعنی حساب ہو جائے اور جنت یا دوزخ جو ملنی ہو مل جائے۔ ۱۲ (منہ)

②..... میزانِ عمل: نیکی بدی تو لے کی ترازو۔ (۱۲ منہ) ③..... دستگیر: مددگار۔ (۱۲ منہ)

## شَفَاعَت کی بعض صورتیں

حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی شَفَاعَت کئی طرح کی ہوگی، بہت سے لوگ آپ کی شَفَاعَت سے بے حساب جنت میں داخل ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے لائق ہوں گے حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی سفارش سے دوزخ سے بچ جائیں گے اور گنہگار مسلمان دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی شَفَاعَت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے جنتیوں کی شَفَاعَت کر کے ان کے درجے بلند کرائیں گے۔

## کون کون سے لوگ شَفَاعَت کریں گے؟

حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے علاوہ باقی انبیاء، صحابہ، علماء، اولیاء، شہداء، حُفَاظ، حجاج، بھی شَفَاعَت کریں گے لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لیے پانی لا کر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شَفَاعَت کے لیے کہے گا اور وہ اس کی شَفَاعَت کریں گے <sup>(۱)</sup> یہ قیامت کا دن جو پچاس ہزار برس کا دن ہوگا جس کی مصیبتیں بے شمار

①..... حدیث شریف میں ہے کہ دوزخیوں کی صف کے پاس سے ایک جنتی گزرے گا اسے دیکھ کر ایک دوزخی کہے گا اے صاحب کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں وہ ہوں جس نے آپ کو ایک بار پانی پلایا تھا اور کوئی دوزخی کہے گا کہ میں نے آپ کو وضو کے لیے پانی دیا تھا تو وہ جنتی اس کی شَفَاعَت کر کے اس دوزخی کو جنت میں داخل کرائے گا۔ (رواہ ابن ماجہ) (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الصدقة، ۴ / ۱۹۶، حدیث: ۳۶۸۵) اس حدیث کی شرح میں شیخ عبدالحق دہلوی نے لمعات میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ گنہگاروں بدکاروں نے اگر دینداروں پر ہیزگاروں کی مدد و خدمت کی ہوگی تو آخرت میں اس

و ناقابل برداشت ہوں گی، یہ دن انبیاء و اولیاء اور صالحین<sup>(۱)</sup> کے لیے اتنا ہلکا کر دیا جائے گا کہ معلوم ہوگا کہ اس میں اتنا وقت لگا جتنا ایک وقت کی فرض نماز میں لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ بعضوں کے لیے تو پلک جھپکنے میں سارا دن طے ہو جائے گا۔ سب سے بڑی نعمت جو مسلمانوں کو اس دن ملے گی وہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔

یہاں تک تو حشر کے مختصر حالات بیان کیے گئے اب اس کے بعد آدمی کو ہمیشگی کے گھر جانا ہے کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس کے عیش و آسائش کی کوئی انتہا نہیں اُس کو جنت کہتے ہیں کسی کو تکلیف کے گھر میں جانا ہوگا جس کی تکلیف کی کوئی حد نہیں اُسے جہنم اور دوزخ کہتے ہیں، جنت دوزخ حق ہیں اُن کا انکار کرنے والا کافر ہے جنت دوزخ بن چکی ہیں اور اب موجود ہیں، یہ نہیں کہ قیامت کے دن بنائی جائیں گی، قیامت حشر حساب ثواب عذاب جنت دوزخ سب کے وہی معنی ہیں جو مسلمانوں میں مشہور ہیں لہذا جو آدمی ان چیزوں کو تو حق کہے مگر انکے معنی کچھ اور کہے مثلاً یہ کہے کہ ثواب کے معنی اپنی نیکیوں کو دیکھ کر خوش ہونا اور عذاب کے معنی اپنے بُرے عمل کو دیکھ کر رنج کرنا یا حشر فقط روحوں کا ہوگا بدن کا نہیں تو ایسا آدمی حقیقت میں ان چیزوں کا مُنکر ہے اور وہ کافر ہے، قیامت بے شک ضرور قائم ہوگی،

کا نتیجہ پائیں گے اور ان کی سفارش کی مدد سے جنت میں جائیں گے۔ (اشعة اللمعات، کتاب الفتن، باب الحوض والشفاعة، ۴/ ۴۲۹) دیکھئے کہ پانی پلانا و ضرورانا بھی کام آئے گا، اتنا تعلق بھی فائدہ پہنچائے گا تو رشتہ دوستی محبت عقیدت کیوں نہ کام آئے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اپنی امت میں سب سے پہلے جن لوگوں کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہوں گے پھر درجہ بدرجہ اور قرابت داروں کی۔ (صواعق محرقہ و کلمہ علیا وغیرہ) (الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر، الفصل الاول، ص ۱۶۰)

حفاظ: قرآن کے حافظ لوگ۔ حجاج۔ حاجی لوگ۔ (۱۲ منہ)

..... 1 صالحین: نیک لوگ۔ (۱۲ منہ)

اس کا انکار کرنے والا کافر ہے۔

حشر روح اور جسم دونوں کا ہوگا جو کہے صرف روحیں اٹھیں گی جسم زندہ نہ ہوں گے وہ بھی کافر ہے، دنیا میں جو روح جس بدن میں تھی اُس روح کا حشر اُسی بدن میں ہوگا ایسا نہیں کہ کوئی نیا بدن پیدا کر کے اُس میں روح ڈالی جائے گی بدن کے اجزا اگرچہ مرنے کے بعد ادھر ادھر ہو گئے اور جانوروں کی خوراک ہو گئے مگر اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع کر کے قیامت کے دن اٹھائے گا حساب حق ہے اعمال کا حساب ہوگا حساب کا منکر کافر ہے۔

### میزان کیا ہے؟

میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہوگی اس کے دو پلے ہوں گے اس پر لوگوں کے اچھے بُرے عمل تولے جائیں گے نیکی کے پلے کے بھاری ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اوپر اٹھے بخلاف دنیا کی ترازو کے۔

### صراط کیا ہے؟

صراط حق ہے، یہ ایک پل ہے جو جہنم کے اوپر ہوگا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے، جنت کا یہی راستہ ہے سب کو اُس پر چلنا ہوگا کافر نہ چل سکے گا اور جہنم میں گر جائے گا، مسلمان پار ہو جائیں گے بعض تو اتنی جلدی جیسے بجلی چمکے ابھی ادھر تھے ابھی ادھر پہنچ گئے، بعض تیز ہوا کی طرح، بعض تیز گھوڑے کی طرح بعض دھیرے دھیرے، بعض

گرتے پڑتے کانپتے لنگڑاتے جتنا اچھا عمل ہوگا اتنی ہی جلدی پار ہوگا۔

## حوضِ کوثر کیا ہے؟

حوضِ کوثر جو ہمارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیا گیا ہے حق ہے اس کی لمبائی ایک مہینہ کا راستہ ہے اور اتنی ہی چوڑائی ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں ان پر موتی کے قبے (۱) بنے ہوئے ہیں، اس کی تہ مشک کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، جو اس کا پانی ایک بار پئے گا کبھی پیاسا نہ ہوگا اس پر پانی پینے کے برتن ستاروں سے بھی گنتی میں زیادہ، اس میں جنت سے دو نالے گرتے ہیں، ایک سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا۔

## مقام محمود

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مقام محمود دے گا، جہاں اگلے پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے۔ (بڑائی بیان کریں گے)

## لِوَاءِ الْحَمْدِ کیا ہے؟

یہ ایک جھنڈا ہے جو ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قیامت کے دن ملے گا، جس کے نیچے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر قیامت تک جتنے مسلمان ہوئے نبی ولی سب ہی جمع ہوں گے۔

## جنت کا بیان

جنت ایک بہت بڑا اچھا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے بنایا ہے، اس کی دیوار سونے چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہے، زمین زعفران اور عنبر کی ہے، کنکریوں کی جگہ موتی اور جواہرات ہیں، اس میں جنتیوں کے رہنے کے لیے نہایت خوبصورت ہیرے جواہرات اور موتی کے بڑے بڑے محل اور خیمے ہیں، جنت میں سو درجے ہیں ہر درجے کی چوڑائی اتنی ہے جتنی زمین سے آسمان تک، دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑا ستر<sup>70</sup> برس میں پہنچے، جنت میں ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی کے خواب و خیال میں بھی نہیں آتیں۔ طرح طرح کے پھل میوے دودھ شراب<sup>(1)</sup> اور اچھے اچھے کھانے بڑھیا بڑھیا کپڑے جو دنیا میں کبھی کسی کو نصیب نہ ہوئے وہ جنتیوں کو دیئے جائیں گے، خدمت میں ہزاروں صاف ستھرے غلام<sup>(2)</sup> اور صحبت کے لیے سینکڑوں حوریں ملیں گی جو اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر کوئی ان میں سے دنیا کی طرف جھانکے تو اس کی چمک اور خوبصورتی سے ساری دنیا کے لوگ بے ہوش ہو جائیں، بہشت میں نہ نیند آئے گی نہ بیماری نہ کوئی ڈر ہوگا نہ کبھی موت آئے گی نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف ہوگی بلکہ ہر طرح کا آرام ہوگا اور ہر خواہش پوری ہوگی اور سب سے بڑھ کر نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔<sup>(3)</sup>

①..... جنت کی شراب میں نہ بو ہوگی نہ نشہ۔ (منہ)

②..... کم سن غلام

③..... اللہ تعالیٰ کو دنیا کی زندگی میں آنکھ سے دیکھنا رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے لیے خاص ہے اور آخرت میں ہر سنی مسلمان دیکھے گا، ربادل سے دیکھنا یا خواب میں دیکھنا تو دوسرے انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام بلکہ اولیاء کو بھی حاصل ہے کہ شرح عقائد کی کتابوں میں ہے کہ آیتوں حدیثوں اور اجماع امت سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ثابت ہے آنکھ سے دیکھنے کا انکار معتزلہ وغیرہ گمراہ فرقوں کا عقیدہ ہے۔ اہل سنت

## دوزخ

یہ بھی ایک گھر ہے اس میں گھپ اندھیری اور تیز کالی آگ ہے جس میں روشنی کا نام نہیں یہ بدکاروں اور کافر کے رہنے کے لیے بنایا گیا ہے کافر اس میں ہمیشہ قید رکھے جائیں گے اس کی آگ دم بدم<sup>(۱)</sup> بڑھتی رہے گی جہنم کی آگ اتنی تیز ہے کہ سوئی کے ناکے<sup>(۲)</sup> برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مرجائیں اگر جہنم کا کوئی داروغہ دنیا میں آجائے تو اس کی ڈراؤنی صورت دیکھ کر تمام لوگوں کی جان نکل جائے کوئی زندہ نہ بچے، جہنمیوں کو طرح طرح کا عذاب دیا جائے گا، بڑے بڑے سانپ بچھو کاٹیں گے، بھاری بھاری ہتھوڑوں سے سر کچلا جائے گا، بھوک پیاس بہت لگے گی تیل کے تچھٹ کے ایسا کھولتا پانی اور پیپ پینے کو، کانٹے دار زہریلا پھل کھانے کو ملے گا جب اس پھل کو کھائیں گے تو یہ گلے میں رُک جائے گا اس کے اُتارنے کو پانی مانگیں گے وہی کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا، اس کے پینے سے آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہہ جائیں گے، پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اسی پانی پر تونس<sup>(۳)</sup> کے مارے ہوئے اونٹ کی طرح گریں گے، کفار جب عذاب سے عاجز آ کر موت کی تمنا کریں گے اور موت بھی نہ آئے گی تو آپس میں مشورہ کر کے جہنم کے داروغہ حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام کو پکار کر کہیں گے اب اپنے رب سے ہمارا قصہ تمام کرادو حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد کہیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو اس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے تب پھر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کو اس

کے نزدیک قیامت میں اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھنا اتفاقاً مسئلہ ہے۔ (شرح فقہ اکبر، رؤیۃ اللہ

فی الآخرة، ص ۱۴۸، شرح المقاصد، المقصد الخامس فی الالہیات، الفصل الرابع، ۳/ ۱۳۴) ۱۲ منہ

۱..... ہر گھڑی

۲..... سوئی کے سوراخ

۳..... سخت پیاس

کے رحمت کے ناموں سے پکاریں گی وہ ہزار برس تک جو اب نہ دے گا اس کے بعد فرمائے گا ”دور ہو جہنم میں پڑے رہو مجھ سے بات نہ کرو۔“ اس وقت کفار ہر قسم کی خیر سے ناامید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلا کر روئیں گے پہلے آنسو نکلے گا جب آنسو ختم ہو جائے گا تو خون روئیں گے روتے روتے گالوں میں خندقوں کی طرح گڑھے پڑ جائیں گے رونے کا خون اور پیپ اتنا ہوگا کہ اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں، جنہیوں کی شکل ایسی بُری ہوگی کہ اگر کوئی جہنمی دنیا میں اس صورت میں لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بد صورتی اور بد بو کی وجہ سے مر جائیں، آخر میں کافروں کے لیے یہ ہوگا کہ ہر کافر کو اس کے قد کے برابر صندوق میں بند کر دیں گے پھر آگ بھڑکائیں گے اور آگ کا قفل (۱) لگائیں گے پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے بیچ میں آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی قفل لگا دیا جائے گا پھر اسی طرح اس صندوق کو ایک اور صندوق میں رکھ کر آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اُس کے لیے عذاب ہی رہے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا، جب سب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی لوگ رہیں گے جنہیں ہمیشہ وہاں رہنا ہے، اس وقت جنت اور دوزخ کے بیچ میں موت مینڈھے کی شکل میں (۲) لا کر کھڑی کی جائے گی پھر ایک پکارنے والا جنت والوں کو پکارے گا وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ ایسا نہ یہاں سے نکلنے کا حکم ہو پھر جنہیوں کو پکارے گا وہ خوش ہو کر جھانکیں گے شاید اس مصیبت سے چھٹکارے کا حکم ہو پھر اُن سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو سب کہیں گے ہاں یہ موت ہے، پھر وہ دُخ کر دی جائے گی اور

۲..... دُنے کی شکل میں

۱..... آگ کا تالا

کہے گا اے جنت والو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اور اے دوزخیو! ہمیشگی ہے اب مرنا نہیں اس وقت جنتیوں کی خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم کے اوپر غم۔

نَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ وَالْ دُنْيَا وَالْآخِرَةِ.

## ایمان و کفر کا بیان

### ایمان کیا ہے؟

ایمان یہ ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ورسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی بتائی ہوئی تمام باتوں کا یقین کرے اور دل سے سچ جانے۔

### کفر کیا ہے؟

اگر کسی ایسی ایک بات کا بھی انکار ہے جس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم ہے کہ یہ اسلام کی بات ہے تو یہ کفر ہے۔ جیسے قیامت، فرشتے، جنت، دوزخ، حساب کونہ ماننا یا نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کو فرض نہ جاننا۔ قرآن کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا کلام نہ سمجھنا۔ کعبہ قرآن یا کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنی یا کسی سنت کو ہلکا بتانا، شریعت کے حکم کا مذاق اڑانا اور ایسی ہی اسلام کی کسی معلوم و مشہور بات کا انکار کرنا یا اُس میں شک کرنا یقیناً کفر ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ایمان و اعتقاد کے ساتھ اقرار بھی ضروری ہے، جب تک کوئی مجبوری نہ ہو مثلاً منہ سے بولی نہیں نکلتی یا زبان سے کہنے میں جان جاتی ہے یا کوئی عضو کاٹا جاتا ہے تو اُس وقت زبان سے اقرار کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف زبان سے خلاف اسلام بات بھی جان بچانے کے لیے کہہ سکتا ہے لیکن نہ کہنا ہی اچھا ہے اور ثواب ہے۔ اس کے سوا جب کبھی زبان سے کلمہ

کفر نکالے گا کافر سمجھا جائے گا، اگرچہ یہ کہے کہ خالی زبان سے کہا دل سے نہیں، اسی طرح وہ باتیں جو کفر کی نشانی ہیں جب اُن کو کرے گا کافر سمجھا جائے گا جیسے جینیو<sup>(۱)</sup> ڈالنا، چُڈیا رکھنا، صلیب لٹکانا۔

## کتنی بات سے آدمی مسلمان ہوتا ہے؟

مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ صرف دین اسلام ہی کو سچا مذہب مانے اور کسی ضروری دینی کام نہ ہو اور ضروریات دین سے کسی ضروری دینی کے خلاف عقیدہ نہ رکھتا ہو، اگرچہ تمام ضروریات دین کا اس کو علم نہ ہو لہذا بالکل لٹھ گنوار جاہل جو اسلام اور پیغمبر اسلام (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو حق مانے اور اسلامی عقیدوں کے خلاف کوئی عقیدہ نہ رکھے، چاہے کلمہ بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو وہ مسلمان ہے مومن ہے کافر نہیں، البتہ نماز روزہ حج وغیرہ اعمال کے ترک سے گنہگار ہوگا لیکن مومن رہے گا اس لیے کہ اعمال ایمان میں داخل نہیں۔

**عقیدہ ۲۲** جو چیز بے شبہ حرام ہو، اُس کو حلال جاننا اور جو یقیناً حلال ہو اس کو حرام جاننا کفر ہے جب کہ یہ حرام و حلال ہونا معلوم و مشہور ہو یا یہ شخص اُس کو جاننا ہو۔

## شُرک (۲) کے معنی

شُرک کے معنی ہیں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو خدا جاننا یا عبادت کے لائق سمجھنا اور

①..... ایک مخصوص دھاگہ جسے کفار مقدس جان کر گلے اور بغل میں باندھتے ہیں۔

②..... قال العلامة التفتازانی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ): الاشرک هو اثبات الشریک فی الالوهیة

بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس وواستحقاق العبادۃ کما لعبدة الاصنام. شرح

عقائد نسفی. (۱۲ منہ) (شرح العقائد النسفیة، ص ۲۰۱)

یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے اس کے سوا کیسا ہی سخت کفر کیوں نہ ہو حقیقتاً شرک نہیں، کسی کافر کی مغفرت نہ ہوگی، کفر کے سوا سب گناہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہیں جسے چاہے بخش دے۔

**عقیدہ ۲۳** کبیرہ گناہ کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہوتا بلکہ مسلمان ہی رہتا ہے اگر بلا تو بہ کیے مر جائے تو بھی اس کو جنت ملے گی، گناہ کی سزا بھگت کر یا معافی پا کر اور یہ معافی اللہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے دے یا حضور علیہ السلام کی شفاعت سے۔

### مسئلہ ۱ کافر کے لیے دعائے مغفرت کا حکم

جو کسی مرے ہوئے کافر کے لئے مغفرت کی دعا کرے یا کسی کافر مُرتد<sup>(۱)</sup> کو مرحوم یا مغفور یا بہشتی<sup>(۲)</sup> کہے یا کسی ہندو مردہ کو بیکٹھہ باشی<sup>(۳)</sup> کہے وہ خود کافر ہے۔

**عقیدہ ۲۴** مسلمان کو مسلمان جاننا اور کافر کو کافر جاننا ضروری ہے البتہ کسی خاص آدمی کے کافر ہونے کا یا مسلمان ہونے کا یقین اُس وقت تک نہیں کیا جاسکتا جب تک کہ شرعی دلیل سے خاتمہ کا حال معلوم نہ ہو جائے کہ کفر پر مرایا اسلام پر مرا لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جس نے یقیناً کفر کیا ہو اُس کے کافر ہونے میں شک کیا جائے اس لیے کہ یقینی کافر کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے اس لیے کہ شریعت کا حکم ظاہر کے لحاظ سے ہوتا ہے البتہ قیامت میں فیصلہ حقیقت کے اعتبار سے ہوگا۔ اس کو یوں سمجھو کہ کوئی کافر یہودی نصرانی ہندو مر گیا تو یہ یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ کُفر پر مرّا مگر ہم کو اللہ ورسول کا حکم یہی ہے کہ اُسے کافر

①..... وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یوہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا، مُصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۱۶۳/۲۰۹)

③..... جنت میں رہنے والا

②..... جنتی

ہی جانیں اور کافر ہی کا سا برتاؤ اس کے ساتھ کریں، جس طرح جو ظاہراً مسلمان ہے اور اس کا کوئی قول و فعل اسلام کے خلاف نہیں ہے، تو فرض ہے کہ ہم اُسے مسلمان ہی سمجھیں، اگرچہ ہمیں اس کے خاتمہ کا بھی حال معلوم نہیں۔

**عقیدہ ۲۵** کفر و اسلام کے سوا کوئی تیسرا درجہ نہیں۔ آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر، ایسا نہیں کہ نہ کافر ہو نہ مسلمان بلکہ ایک ضرور ہو گا۔

**عقیدہ ۲۶** مسلمان ہمیشہ جنت میں رہیں گے کبھی نکالے نہ جائیں گے اور کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کبھی نہ نکالے جائیں گے۔

**مسئلہ ۲** اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کسی اور کو سجدہ تَعَبُّدِی (۱) کفر ہے اور سجدہ تَعْظِیْمِی حرام ہے۔ (۲)

### بدعت کی تعریف (۳)

جو بات رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے اور یہ دو قسم کی

۱..... یعنی عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا۔

۲..... اذا سجد لانسان سجدة تحية لا كفر . (عالمگیری) اگر کسی آدمی کو سجدہ تعظیمی کیا تو کافر نہیں

ہوا۔ (۱۲ منہ) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب السیر، الباب السابع فی احکام المرتدین، ۲/ ۲۷۹)

۳..... قال النووی (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي): البدعة في الشرع احداث مالم يكن في عهد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. (تهذيب الاسماء واللغات، حرف الباء، ۳/ ۲۰) وقال البيضاوی (رَحْمَةُ

اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) في تفسيره: البدعة اختراع الشيء لا عن شيء. (تفسير البيضاوی، سورة

البقرة، تحت الآية: ۱۱۷، ۱/ ۳۹۰) وقال الغزالی (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي): البدعة المذمومة

ما يرغم السنة. (احياء علوم الدين، كتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثاني، ۱/ ۳۶۷) ۱۲ منہ

ہے، ایک: بدعتِ حسنہ، دوسری: بدعتِ سیئہ۔ بدعتِ حسنہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مُزاحم<sup>(۱)</sup> نہ ہو، جیسے مسجدیں پکی بنوانا، قرآن شریف سنہرے لفظوں سے لکھنا، زبان سے نیت کرنا، علم کلام، علم صرف، علم نحو، علم ریاضی، خصوصاً علم ہیئت و ہندسہ پڑھنا پڑھانا، آج کل کے مدرسے، وعظ کے جلسے، سند و ستار وغیرہ سیکڑوں ایسی چیزیں ہیں جو حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے زمانہ میں نہ تھیں، وہ سب بدعتِ حسنہ ہیں، ایسی کہ بعض واجب تک ہیں جیسے تراویح<sup>(۲)</sup> کی نسبت حضرت عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا ارشاد نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ يَهَيِّجُهَا بَدْعَتٌ ہے۔ بدعتِ سیئہ قبیحہ وہ ہے جو کسی سنت کے مخالف و مُزاحم ہو اور یہ مکروہ یا حرام ہے۔

## امامت و خلافت کا بیان

امامت دو قسم کی ہے، ایک: امامتِ صغریٰ، دوسری: امامتِ کبریٰ۔ امامتِ صغریٰ نماز کی امامت ہے جس کا حال نماز کے بیان میں آئے گا۔

## امامتِ کبریٰ کی شرائط

امامتِ کبریٰ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نیابتِ مُطْلَقَہ ہے یعنی حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام دینی دنیوی کاموں میں شریعت کے موافق عام تصرف کرنے کا اختیار اور غیرِ مَخْصِيَّت میں تمام جہان کے مسلمانوں سے اطاعت کرانے کا حق، اس امامت کے لیے مسلمان آزاد، مرد، عاقل، بالغ، قرشی، قادر ہونا<sup>(۳)</sup> شرط ہے۔ ہاشمی علوی معصوم ہونا

①..... یعنی سنت کے خلاف اور سنت پر عمل سے روکنے والی۔

②..... یعنی باجماعت تراویح

③..... قادر کے یہ معنی ہیں کہ شرعی فیصلہ اور حدود کو جاری کر سکے ظالم سے مظلوم کا حق دلانے کی اور مسلمانوں کی جان و مال ملک و املاک کی حفاظت کی طاقت ہو۔ ۱۲ منہ سلمہ

شرط نہیں، نہ یہ شرط کہ اپنے زمانہ میں سب سے افضل ہو۔

## مسئلہ ۱: کب امام کی اطاعت فرض ہے؟

امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے، جبکہ امام کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو کہ شریعت کے خلاف حکم میں کسی کی اطاعت نہیں۔

مسئلہ ۲: امام ایسا شخص بنایا جائے جو بہادر سیاستدان اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ ۳: عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں۔

مسئلہ ۴: امام بتلائے فسق<sup>(۱)</sup> ہونے سے معزول نہیں ہو جاتا۔

## خلفائے راشدین

رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ کے خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ہیں، پھر حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، پھر حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، پھر حضرت مولیٰ علی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، پھر حضرت حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ان حضرات کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں اس لیے کہ ان صاحبوں نے حضور کی سچی نیابت کا پورا حق ادا کیا۔

## عقیدہ ۲۷: خلافت راشدہ کی مدت

منہاج<sup>(۲)</sup> نبوت پر خلافت حقہ راشدہ تیس سال رہی، یعنی سیدنا امام حسن (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کے چھ مہینے پر ختم ہو گئی، پھر امیر المومنین عمر ابن عبدالعزیز (رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کی خلافت

②..... منہاج: طور طریقہ۔ (۱۲ منہ)

①..... فسق: گناہ۔ (۱۲ منہ)

راشدہ ہوئی اور اخیر زمانہ میں حضرت امام مہدی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی ہوگی، حضرت امیر معاویہ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) اَوَّلِ مَلُوكِ اِسْلَامِ ہیں۔ (تکمیل الایمان و کمال ابن ہمام)

## عقیدہ ۲۸: افضل خلیفہ کون ہے؟

انبیاء و مرسلین (عَلَيْهِمُ السَّلَام) کے بعد تمام مخلوقاتِ الہی جن و انس و ملک سے افضل صدیق اکبر ہیں پھر عمر فاروقِ اعظم پھر عثمانِ غنی پھر مولیٰ علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔ جو شخص مولا علی (كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ الْكَرِيم) کو صدیق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ یا فاروق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے افضل بتائے وہ گمراہ بد مذہب ہے۔

## صحابہ و اہل بیت

### صحابی کس مسلمان کو کہتے ہیں؟

صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے دربار (خدمت) میں حاضری دی اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا، سب صحابی اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل و ثقہ ہیں، جب کسی صحابی کا ذکر ہو تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔<sup>(۱)</sup>

## عقیدہ ۲۹: صحابی کی توہین کا حکم

کسی صحابی کے ساتھ بد عقیدگی گمراہی و بد مذہبی ہے، حضرت امیر معاویہ، حضرت عمر و بن عاص، حضرت وحشی (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) وغیرہ کسی صحابی کی شان میں بے ادبی تبرّأ ہے

۱..... قال الامام الهمام قدوة علماء الاسلام نجم الملة والدين عمر النسفي (عليه رحمة الله القوي): ويكف عن ذكر الصحابة الا بخير. ۱۲ (منه). (شرح العقائد النسفية، ص ۳۳۷)

اور اس کا قائل رافضی۔

## حضرات شیخین<sup>(۱)</sup> کی توہین کا حکم

حضرات شیخین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) کی توہین بلکہ اُن کی خلافت سے انکار ہی فقہاء کے نزدیک کفر ہے۔

## حضرت معاویہ کو بُرا کہنے والے کا حکم

**عقیدہ ۳۰** کوئی ولی کتنے ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رُتبه کو نہیں پہنچتا، حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے حضرت امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی جنگ خطائے اجتہادی ہے جو گناہ نہیں اس لیے حضرت معاویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو ظالم، باغی سرکش یا کوئی بُرا کلمہ کہنا حرام و ناجائز بلکہ تبرا<sup>(۲)</sup> و رِفْض ہے۔

## اہل بیت میں کون لوگ داخل ہیں؟

اہل بیت یعنی رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی بیویاں اور اولاد۔ صحابہ کی طرح ان کے بھی بہت فضائل آیات و احادیث میں آئے صحابہ و اہل بیت کی محبت رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی محبت ہے۔

①..... شیخین سے مراد حضرت ابو بکر و عمر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) ہیں۔ ۱۲ (منہ)

②..... قال العلامة التفتازانی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ): فسبهم والطعن فيهم ان كان مما يخالف الادلة القطعية فكفر ككذب عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا والا فبدعة وفسق. (شرح عقائد)

۱۲ (منہ) (شرح العقائد النسفية، ص ۳۳۷)

**عقیدہ ۳۱** اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ صِدِّيقَةُ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا) کو عیب لگانے والے کا حکم

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صِدِّيقَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کو اِفْک کی تہمت لگانے والا قطعاً یقیناً کافر مُرْتَد ہے۔ (شرح عقائد و تکمیل و ہندیہ وغیرہ)

**عقیدہ ۳۲** حضراتِ حَسَنَيْنِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) اعلیٰ درجہ کے شہداء میں سے ہیں ان میں سے کسی کی شہادت کا مُنْکَر گمراہ بد دین ہے۔

**عقیدہ ۳۳** حضرت امام حُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو باغی کہنے والے کا حکم

جو حضرت امام حُسَيْنِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) کو باغی کہے یا یزید کو حق پر بتائے وہ مرد و خارجی مستحق جہنم ہے۔

## یزید کا حکم

یزید کے ناحق ہونے میں کیا شبہ ہے البتہ یزید کو کافر نہ کہیں اور نہ مسلمان کہیں بلکہ سکوت کریں۔

**عقیدہ ۳۴** اِخْتِلَافَاتِ صِحَابِهِ كَالْحَكْمِ

جو صحابہ و اہل بیت سے محبت نہ رکھے وہ گمراہ و بد مذہب ہے۔

**مسئلہ** صحابہ کرام رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ میں آپس میں جو واقعات ہوئے ان میں پڑنا حرام و سخت حرام ہے ان کی لغزشات پر گرفت کرنا یا ان کی وجہ سے اُن پر طعن یا اُن سے بد اعتقاد یا ناجائز

واللہ (عَزَّوَجَلَّ) ورسول (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے خلاف ہے۔ (1)

## ولایت کا بیان

### ولی کی تعریف

ولی وہ مومن صالح ہے جس کو معرفت و قرب الہی کا ایک خاص درجہ ملا ہے، اکثر شریعت کے مطابق ریاضت و عبادت کرنے کے بعد ولایت کا درجہ ملتا ہے اور کبھی ابتداءً بلا ریاضت

①..... قرآن و حدیث میں صحابیوں کی بہت فضیلت آئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو خیر امت کا لقب دیا اور فرمایا کہ ہم ان سے راضی اور وہ ہم سے راضی ہیں۔ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (پ ۴، آل عمران: ۱۱۰) وَالسَّيْقُونِ إِلَّا وَكُلُونِ مِنَ الْمُهْجَرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُمْ۔ (پارہ ۱۱، رکوع ۲)۔ (التوبة: ۱۰۰)۔ حضور (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) فرماتے ہیں: لا تسبوا اصحابی فلو ان احد کم ان انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصفہ یعنی میرے اصحاب کو برا نہ کہو (خدا کے یہاں ان کی اتنی مقبولیت ہے) کہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کرے تو ان کے آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا۔ (بخاری، کتاب فضائل الصحابة، باب قول النبی لو کنت متخذًا خلیلاً، ۵۲۲/۲، حدیث: ۳۶۷۳) اور فرمایا: اللّٰهُ اللّٰهُ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضاً بعدی فمن احبہم فحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللّٰهُ ومن اذی اللّٰهُ یوشک ان یأخذہ یعنی اللّٰہ سے ڈرو اللّٰہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا کہ جو انہیں دوست رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے دوست رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ میرے ساتھ بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے بلا شک اللّٰہ کو ایذا دی اور جس نے اللّٰہ تعالیٰ کو ایذا دی قریب ہے کہ اللّٰہ اسے پکڑے گا۔ (۱۲ منہ)

(ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸)

و مجاہدہ کے بھی مل جاتا ہے، تمام اولیاء میں سب سے بڑا درجہ حضرات خلفائے اربعہ<sup>(۱)</sup> (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا ہے، اولیاء ہر زمانہ میں ہوتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے لیکن اُن کا پہچانا آسان نہیں۔ حضرات اولیاء کو اللہ تعالیٰ نے بڑی طاقت دی ہے جو اُن سے مدد مانگے ہزاروں کوس کی دوری سے اس کی مدد فرماتے ہیں۔

## اولیاء اللہ کا علم و قدرت

ان کا علم نہایت وسیع ہوتا ہے حتیٰ کہ بعضوں کو ماکان و ما یكون<sup>(۲)</sup> و لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں،<sup>(۳)</sup>

۱..... مومن: مسلمان صحیح العقیدہ۔ صالح: پرہیزگار، نیک۔ معرفت: علم، پہچان۔ قرب: نزدیکی، مقبولیت۔  
خلفائے اربعہ: چاروں خلیفہ یعنی حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ عنہم۔  
(۱۲ منہ)

۲..... وسیع: پھیلا ہوا۔ ماکان و ما یكون: جو کچھ ہوا اور جو کچھ ہوگا۔ (۱۲ منہ)

۳..... حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اپنی کتاب ”تکمیل الایمان“ میں تحریر فرماتے ہیں: مشائخ صوفیہ قدس اسرار ہم گویند کہ تصرف بعضے اولیا در عالم برزخ دائم و باقی است و توسط و استمداد بارواح مقدسہ ایشان ثابت و موثر یعنی اولیاء انتقال کے بعد بھی تصرف کرتے ہیں ان کو وسیلہ بنانا اور ان سے مدد مانگنا ثابت و موثر ہے۔ (تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص ۲۳) امام علامہ تفتازانی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے ”شرح مقاصد“ میں اہلسنت کے نزدیک علم و ادراک موتی کی تحقیق کر کے فرمایا: وهذا ینفع بزیارة الابوار والاستعانة بنفوس الاخیار یعنی اس لیے اولیاء کی قبروں کی زیارت اور بزرگوں کی روحوں سے مدد مانگنا نفع دیتا ہے۔ (شرح المقاصد، المقصد الرابع فی الجواهر، المبحث الرابع، ۲/ ۴۸۰) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر کہ استمداد کردہ میثود بوی در حیات استمداد کردہ

مرنے کے بعد ان کے کمالات اور قوتیں<sup>(۱)</sup> اور بڑھ جاتی ہیں اُن کے مزار کی حاضری فیض سعادت اور برکت کا سبب ہے، اُن کو ایصالِ ثواب امر مستحب اور باعثِ برکت ہے، اولیاءِ کرام کا عرس<sup>(۲)</sup>

میشود بوجہ بعد از وفات یعنی جس سے زندگی میں مدد مانگ سکتے ہیں اس سے مرنے کے بعد بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ) اشعة اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، ۱/۶۲) نیز انہیں امام غزالی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) نے اپنے رسالہ لدنیہ میں لکھا ہے کہ قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ما من عبد الا ولقلبه عينان" واما عينان يدرک بهما الغيب فاذا اراد الله تعالى بعد خيرا ففتح عيني قلبه ليري ما هو غائب عن بصره وهذا الروح لا يموت لموت البدن. یعنی جب اللہ تعالیٰ بندے کے دل کی آنکھیں کھول دیتا ہے تو وہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے اور یہ روح بدن کے مرنے سے مرنی نہیں۔ ۱۳۔

(مجموعۃ رسائل الامام الغزالی، الرسالة اللدنیة، ص ۲۶۶)

۱..... یہی شیخ دہلوی (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي) اسی ”تکمیل الایمان“ میں لکھتے ہیں: اولیاء را ابدان مکتسبہ مثالیہ نیز بود کہ بدان ظہور نمایند و امداد و ارشاد طالبان کنند و منکران را دلیل و برهان برانکار آن نیست یکے از مشائخ گفته است کہ چہار کس از اولیاء را دیدم کہ در قبر خود تصرف می کنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از آن جملہ شیخ معروف کرخی و شیخ عبدالقادر جیلانی و دیگر را از اولیاء نیز شمرده یعنی اولیاء اپنے ابدان مثالیہ میں ظاہر ہو کر طالبین کی تعلیم و امداد فرماتے ہیں اور منکروں کے پاس اس کے انکار کی کوئی دلیل نہیں، ایک شیخ نے فرمایا کہ چار بزرگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں بھی اسی طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح کہ زندگی میں یا اس سے بڑھ کر اور جملہ ان کے حضرت معروف کرخی، حضرت غوث اعظم اور دو اور ولیوں کو بتایا۔ (۱۲ منہ) (تکمیل الایمان، دراستمداد قبور، ص ۱۲۳)

۲..... شاہ ولی اللہ صاحب (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کی ”انفاس العارفين“ اور شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) کی ”تحفہ ثنائی عشریہ“ کی عبارتوں سے ظاہر ہے کہ اولیاء کو اپنے مزار میں لوگوں کے حالات کی اطلاع ہوتی ہے اور مزار پر آنے والے کو جس بات کی چاہیں خبر دیتے ہیں اور حضرت علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور آپ کی اولاد کو تمام امت مثل اپنے پیرومرشد کے مانتی ہے اور امور کو نیکو بنیہ کو ان سے وابستہ جانتی

یعنی ہر سال وصال<sup>(۱)</sup> کے دن قرآن خوانی فاتحہ، وعظ ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے اور ثواب کا کام ہے، رہے ناجائز کام جیسے ناچ رنگ کھیل تماشہ تو وہ ہر حالت میں مذموم<sup>(۲)</sup> اور مزار طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔

## پیر میں کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟

چونکہ اولیاء کے سلسلے میں داخل ہونا ان کا مرید و معتقد ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا ذریعہ ہے اسی لیے بیعت سے پہلے پیر میں یہ چار باتیں ضرور دیکھ لیں:

﴿۱﴾ سنی صحیح العقیدہ ہو، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

ہے اور فاتحہ اور درود و صدقات و نذران کے نام کی تمام امت میں رائج و معمول ہے جیسا کہ تمام اولیاء کے ساتھ یہی معاملہ ہے کہ فاتحہ، نذر، عرس و مجلس تمام امت کرتی ہے۔ (تحد) (تحفہ اثنا عشریہ، باب ہفتم در امامت، ص ۲۱۴) نیز یہی شاہ عبدالعزیز صاحب (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اپنی تفسیر پارہ عم صفحہ ۱۴۰ میں لکھتے ہیں: بعضے از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بہ جہت کمال و وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمی گردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنہا مے نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در آن وقت ہم مترنم باین مقالات است۔ ع ”و من آیم بحان گرتو آئی بہ تن“ (تفسیر عزیزی، پارہ عم، ص ۱۱۳) احادیث صحاح میں وارد کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال کے سرے پر شہدائے احد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی زیارت کو تشریف لے جاتے تھے۔ ۱۴ منہ

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارة القبور، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۶۷۴۵)

①..... بزرگوں کے مرنے کے دن کو وصال کا دن یا انتقال کا دن کہتے ہیں۔ (۱۲ منہ)

②..... مذموم: بُرا (۱۲ منہ)

﴿۲﴾ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مسائل کتابوں سے نکال لے، نہیں تو حرام حلال، جائز و ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا۔

﴿۳﴾ فاسق مُعلن<sup>(۱)</sup> نہ ہو کہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے۔

﴿۴﴾ اس کا سلسلہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تک مُتَّصِل ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ پہنچے گا۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ العُفُوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

## تقلید

تقلید، یعنی دین کے چاروں اماموں میں سے کسی ایک کے طریقہ پر احکامِ شرعیہ بجالانا مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ یا امام مالک یا امام شافعی یا امام حنبل (رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام) کے طور پر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ادا کرنا کسی ایک امام کی پیروی واجب ہے اسی کو تقلیدِ شخصی کہتے ہیں۔

## متنبیہ

ان اماموں نے اپنی طرف سے کوئی مسئلہ گڑھا نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کا مطلب صاف صاف بیان کیا ہے جو عام آدمیوں بلکہ عام عالموں کی سمجھ میں بھی نہیں آ سکتا تھا، لہذا ان اماموں کی پیروی دراصل قرآن و حدیث کی پیروی ہے۔

﴿مسئلہ﴾ جو شخص ایک امام کی پیروی کرتا ہے وہ دوسرے اماموں کی پیروی نہیں کر سکتا، مثلاً یہ نہیں ہو سکتا کہ کچھ مسئلوں میں ایک امام کی پیروی کرے اور کچھ مسئلوں پر دوسرے کی بلکہ

①..... فاسق مُعلن: وہ شخص ہے جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہے۔ (۱۲ منہ)

تمام مسائل میں ایک مُعَيَّن امام کی پیروی واجب ہے اور یہ بھی جائز نہیں کہ حنفی شافعی ہو جائے یا شافعی حنفی ہو جائے بلکہ جو آج تک جس امام کا مُقَلِّد رہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے اور اب تمام علماء کا اتفاق ہے کہ چاروں اماموں کے علاوہ کسی اور امام و مجتہد کی تقلید جائز نہیں۔<sup>(۱)</sup>

هٰهُنَا قَدْ تَمَّتِ الْعُقَايِدُ السُّنَّةِ السُّنِّيَّةِ بِفَضْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
وَيَتْلُوَاهَا كِتَابُ الصَّلَاةِ

①..... شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ) اپنی کتاب ”الانصاف“ میں لکھتے ہیں:

”بعد المأتین ظهر بينهم التماذهب للمجتهدین با عیانهم... الخ“ یعنی دو صدی ہجری کے بعد خاص ایک مجتہد کی پیروی مسلمانوں میں رائج ہوئی اور کم کوئی شخص تھا جو امام مُعَيَّن کی پیروی نہ کرتا ہو اور یہی واجب ہے اس زمانہ میں۔

طحاویہ حاشیہ در مختار میں ہے: ”هذه الفرقة الناحية قد اجتمعت اليوم في مذاهب اربعة و هم الحنفيون و المالكيون و الشافعيون و الحنبليون رَحْمَهُمُ اللهُ تَعَالَى و من كان خارجا عن هذه الاربعة في هذا الزمان فهو من اهل البدعة و النار“ یعنی اب اہل سنت کا گروہ انہیں چاروں کی پیروی میں منحصر ہو گیا ہے جو ان چار سے باہر ہے وہ بدعتی جہنمی ہے۔

(حاشیة الطحطاوی علی الدر، کتاب الذبائح، ۴/ ۱۵۳)

امام شعرانی نے میزان شریعت کبریٰ میں امام غزالی و امام الحرمین وغیرہ آئمہ (رَحْمَهُمُ اللهُ السَّلَام) کا قول یوں نقل کیا ہے: ”وقالوا لتلامذتهم يجب عليكم التقليد بمذهب امامكم ولا عذر لكم عند الله تعالى في العدول عنه“ یعنی ان سب اماموں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ تم پر خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا واجب ہے، اگر ان کے مذہب کو چھوڑا تو خدا کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔ ۲۔ امنہ

سلمه . (الميزان الكبرى الشعرانية، ۱/ ۵۳)

## نماز

ایمان اور عقیدہ صحیح کرنے کے بعد سب فرضوں سے بڑا فرض نماز ہے قرآن و حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی جو نماز کو فرض نہ مانے یا ہلکا جانے وہ کافر ہے اور جو نہ پڑھے بڑا گنہگار آخرت میں جہنم میں ڈالا جائے گا، بادشاہ اسلام اس کو قید کر دے۔

### مسئلہ کس عمر میں بچہ کو نماز سکھائی جائے؟

بچہ جب سات برس کا ہو جائے تو اُس سے نماز پڑھنا بتایا جائے اور جب دس برس کا ہو تو مار کر پڑھوائی جائے۔ قبل اس کے کہ ہم نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیں ان چھ باتوں کو بتاتے ہیں جن کے بغیر نماز شروع نہیں ہو سکتی ان چھ باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

## شرائط نماز

- ۱﴿ طہارت
- ۲﴿ سترِ عورت
- ۳﴿ وقت
- ۴﴿ استقبالِ قبلہ
- ۵﴿ نیت
- ۶﴿ تکبیرِ تحریمہ

### پہلی شرط یعنی طہارت

اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازی کے بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پر کوئی نجاست جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، شراب، گوبر، لید، مرغی کی بیٹ وغیرہ نہ لگی ہو اور نمازی بے غسل بے وضو بھی نہ ہو۔

## دوسری شرطِ سترِ عورت

یعنی مرد کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک ڈھکا ہو، گھٹنے گھلے نہ رہیں اور عورت کا تمام بدن ڈھکا ہو سوائے منہ اور ہتھیلی کے اور ٹخنوں تک پیر کے اور ٹخنے بھی ڈھکے رہیں۔

## تیسری شرطِ وقت

یعنی جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے وہ نماز اسی وقت پڑھی جائے، جیسے فجر کی نماز صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھی جائے اور ظہر کی سورج ڈھلنے کے بعد سے ہر چیز کے سایہ کے دُگنے ہونے تک علاوہ اس کے سایہ اصلی کے اور عصر کی سایہ کے دوگنا ہونے کے بعد سے سورج ڈوبنے تک اور مغرب کی سورج ڈوبنے کے بعد سے سفیدیِ غائب ہونے تک اور عشاء کی سفیدیِ غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق شروع ہونے سے پہلے تک۔

## چوتھی شرطِ استقبالِ قبلہ

یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

## پانچویں شرطِ نیت

یعنی جس وقت کی جو نماز فرض یا واجب یا سنت یا نفل یا قضا پڑھنا ہو دل میں اس کا پکا ارادہ کرنا کہ یہ نماز پڑھ رہا ہوں۔

## چھٹی شرطِ تکبیرِ تحریمہ

یعنی اللہ اکبر کہنا، یہ آخری شرط ہے کہ اس کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی اب اگر کسی

سے بولایا کچھ کھایا یا پیا کوئی کام خلاف نماز کے کیا تو نماز ٹوٹ جائے گی۔  
 پہلی پانچ شرطوں کا تکبیر تحریمہ سے پہلے اور ختم نماز تک موجود رہنا ضروری ہے ورنہ  
 نماز نہ ہوگی۔

## نماز کی پہلی شرط یعنی

### طہارت کا بیان

#### وضو کا طریقہ

جب وضو کرنا ہو تو دل میں وضو کرنے کا ارادہ کر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر مسواک کرے داہنے ہاتھ سے، پھر تین بار کُلی کرے خوب اچھی طرح کہ حلق تک دانتوں کی جڑ زبان کے نیچے پانی پہنچے اگر دانت یا تالو میں کوئی چیز چپکی یا اٹکی ہو تو چھڑائے پھر داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھائے کہ اندر ناک کی ہڈی تک پانی پہنچے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کریں اس کی چھوٹی انگلی ناک کے اندر ڈال کر، پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر تین بار منہ دھوئے اس طرح کہ بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی تک اور داہنی کنپٹی سے بائیں تک کوئی جگہ چھوٹنے نہ پائے اور داڑھی ہو تو اُسے بھی دھوئے اور اس میں خلال<sup>(۱)</sup> بھی کرے۔ لیکن احرام باندھے ہو تو خلال نہ کرے، پھر کہنیوں تک کہنیوں سمیت کچھ اوپر تک دونوں ہاتھ تین تین بار دھوئے پھر ایک

①..... داڑھی کا خلال اس طرح پر ہوتا ہے کہ انگلیوں کو حلق کی طرف سے ڈاڑھی میں ڈالے اور باہر کو

ٹکا لے۔ (۱۲ منہ)

بارِ مَسْحِ کرے، اس طرح پر کہ دونوں ہاتھ تڑ کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھبیسوں انگلیوں کے پیٹ کی جڑ ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف گدی تک لے جائے اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھے اور دونوں ہتھیلیاں سر سے نہ لگنے پائیں اور اب گدی سے ہاتھ واپس ماتھے کی طرف لائے یوں کہ دونوں گدیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آجائیں، اب کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کان کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مَسْحِ کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مَسْحِ کرے لیکن ہاتھ گلے پر نہ جانے پائے کہ گلے کا مَسْحِ مکروہ ہے، پھر داہنا پیر انگلیوں کی طرف سے ٹخنے تک دھوئے ٹخنے سمیت کچھ اوپر تک پھر اسی طرح بائیں پاؤں دھوئے، ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال<sup>(۱)</sup> بھی کرے۔ اب وضو ختم ہوا اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ .<sup>(۲)</sup>

اور بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر تھوڑا سا پی لے کہ بیماریوں کی شفا ہے اور آسمان کی طرف منہ کر کے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

①..... دونوں پیر کا خلال صرف بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے کرے اس طرح کے داہنے پاؤں میں چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ ۱۲ منہ

②..... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مجھے کثرت سے توبہ کرنے والوں میں بنا دے اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں شامل کر دے۔

أَسْتَغْفِرُكَ وَآتُوبُ إِلَيْكَ. (۱)

اور کلمہ شہادت اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے اور بہتر کہ ہر عضو دھوتے وقت بِسْمِ اللّٰہ اور دُرود شریف پڑھے اور کلمہ شہادت بھی پڑھے۔ یہ وضو کا طریقہ جو اوپر بیان ہوا اس میں کچھ باتیں فرض ہیں کہ جن کے چھوٹنے سے وضو نہ ہوگا اور کچھ باتیں سنت ہیں کہ جن کے قصداً چھوڑنے کی عادت قابلِ سزا اور کچھ باتیں مستحب ہیں کہ ان کے چھوٹنے سے ثواب کم ہو جاتا ہے۔

## فرائض وضو

وضو میں چار باتیں فرض ہیں:

- ۱ ﴿منہ کا دھونا یعنی ماتھے کی جڑ جہاں سے بال جمتے ہیں، وہاں سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ کی کھال کے ہر حصہ پر ایک بار پانی بہنا۔
- ۲ ﴿کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ کا ایک بار دُھلنا۔
- ۳ ﴿چوتھائی سر کا مسح یعنی چوتھائی سر پر بھیجے ہاتھ کا پھیرنا یا کسی صورت سے کم از کم اتنی جگہ کا تر ہو جانا۔
- ۴ ﴿دونوں پاؤں کا گٹوں سمیت ایک بار دُھلنا۔ یہ چار باتیں وضو میں فرض ہیں اور ان کے سوا جو کچھ طریقہ وضو میں بیان کی گئیں وہ سب یا سنت یا مستحب ہیں اور وضو کی سنتیں اور مستحبات بہت ہیں جو ان سب کو جاننا چاہے وہ ”بہار شریعت“ اور ”فتاویٰ رضویہ“ وغیرہ مطبوعات دیکھے۔

①..... تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تیرے ہی لیے تمام خوبیاں ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف تو بہ کرتا ہوں۔

**مسئلہ ۱** کسی عضو کے دھل جانے کا یہ مطلب ہے کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہ جائے، بھیک جانے یا تیل کی طرح پانی چپڑ لینے سے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے سے دھونا نہیں ہوتا، اس طرح دھونے سے وضو یا غسل نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۲** اونٹھ<sup>(۱)</sup>، ناخن، آنکھ، کے اوپر نیچے کی کھال، بال، پلک، برونی زیوروں<sup>(۲)</sup> کے نیچے کی کھال، حتیٰ کہ کیل، نتھ کا سوراخ، داڑھی مونچھ کے بالوں کے نیچے کی کھال کی کوئی جگہ یا ان چاروں عضو کی کوئی جگہ بال کی نوک برابر بھی اگر دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۳** وضو نہ ہو تو نماز اور سجدہ تلاوت اور قرآن شریف کے چھونے کے لیے وضو فرض ہے اور طواف کے لیے واجب ہے۔

## وضو کے مکروہات

یعنی وہ باتیں جو وضو میں نہ ہونی چاہئیں:

- ۱ ﴿ عورت کے غسل یا وضو کے بچے پانی سے وضو کرنا
- ۲ ﴿ نجس جگہ وضو کا پانی گرانا
- ۳ ﴿ مسجد کے اندر وضو کرنا
- ۴ ﴿ وضو کے پانی کے قطرے وضو کے برتن میں ٹپکانا
- ۵ ﴿ قبلہ کی طرف کُلی کا پانی یا ناک یا کھکھار یا تھوک ڈالنا
- ۶ ﴿ بے ضرورت دنیا کی باتیں کرنا
- ۷ ﴿ زیادہ پانی خرچ کرنا

۱..... ہونٹ ۲..... بیرونی زیور جیسے لنگن، چھلے، انگوٹھی وغیرہ

﴿۸﴾ اتنا کم پانی خرچ کرنا کہ سنتیں ادا نہ ہوں

﴿۹﴾ ایک ہاتھ سے منہ دھونا

﴿۱۰﴾ منہ پر پانی مارنا

﴿۱۱﴾ وضو کے قطروں کو کپڑے یا مسجد میں ٹپکنے دینا

﴿۱۲﴾ وضو کی کسی سنت کو چھوڑ دینا

## نَوَاقِضُ وَضُوعِیْنِ وَضُوتُوْرُنِ وَالِیْ حِیْزِیْنَ

﴿۱﴾ پاخانہ ﴿۲﴾ پیشاب ﴿۳﴾ پیچھے سے ہوا کا نکلنا ﴿۴﴾ کیڑا اور ﴿۵﴾ پتھری کا آگے یا پیچھے کے مقام سے نکلنا ﴿۶﴾ وَدِیٰ ﴿۱﴾ اور ﴿۷﴾ مَذِیٰ ﴿۲﴾ اور ﴿۸﴾ مَنِّیٰ کا نکلنا ﴿۹﴾ خون اور پیپ اور زرد پانی کا نکل کر بہنا ﴿۱۰﴾ کھانے یا پانی یا پت یا جے خون کی منہ بھرتے ﴿۳﴾ ﴿۱۱﴾ جُنُونٌ ﴿۴﴾ ﴿۱۲﴾ غشی، بے ہوشی ﴿۵﴾ ﴿۱۳﴾ اتنا نشہ کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں، علاوہ نمازِ جنازہ کے کسی نماز میں ﴿۱۴﴾ تہقہہ ﴿۶﴾ ﴿۱۵﴾ نیند ﴿۷﴾ ﴿۱۶﴾ مُبَاشَرَتِ فَاحِشَةٍ (یعنی مرد اپنے آلہ کو تندی کی حالت میں عورت کی شرمگاہ یا کسی مرد کی شرمگاہ سے ملائے یا عورت عورت

①..... وَدِیٰ: وہ سفید رطوبت جو پیشاب کے ساتھ نکلتی ہے۔ (۱۲ منہ)

②..... مَذِیٰ: وہ سفید رطوبت جو شہوت کی حالت میں انزال سے پہلے نکلتی ہے۔ (۱۲ منہ)

③..... پتلے خون کی تھوڑی سی قے بھی وضو توڑ دے گی۔ (۱۲ منہ)

④..... جُنُونٌ: یعنی پاگل ہو جانا۔ (۱۲ منہ)

⑤..... بے ہوشی: خواہ نشہ کھانے سے ہو یا بیماری سے۔ (۱۲ منہ)

⑥..... تہقہہ: یعنی اتنی زور سے ہنسا کہ آس پاس والے سن لیں اس سے نماز اور وضو دونوں جاتے رہیں گے۔ (۱۲ منہ)

⑦..... نیند: پوری طرح سو جانا، لہذا اوگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وضو نہیں جائے گا۔ (۱۲ منہ)

آپس میں ملائیں اور کپڑا وغیرہ بیچ میں نہ ہو) ان سب چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

**مسئلہ ۱۲** دکھتی ہوئی آنکھ سے جو پانی یا کیچڑ بہتا ہے، اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ نجس بھی ہے جس جگہ لگ جائے اس کا پاک کرنا ضروری ہے۔

**مسئلہ ۱۵** نماز میں اتنی آواز سے ہنسنا کہ خود اس نے سنا پاس والوں نے نہ سنا تو وضو نہ ٹوٹا، البتہ نماز ٹوٹ گئی۔

**مسئلہ ۱۶** اگر مسکرایا یعنی دانت نکلے اور آواز بالکل نہ نکلی تو اس سے نہ وضو جائے نہ نماز۔

**مسئلہ ۱۷** جو رطوبت آدمی کے بدن سے نکلے اور وضو نہ توڑے وہ نجس نہیں، جیسے وہ خون جو بہہ (۱) نہ نکلے یا تھوڑی قے جو منہ بھر (۲) نہ ہو وہ پاک ہے۔

**مسئلہ ۱۸** رال، تھوک، پسینہ، میل پاک ہیں یہ چیزیں اگر بدن یا کپڑے میں لگی ہوں تو نماز ہو جائے گی لیکن صاف کر لینا اچھا ہے۔

**مسئلہ ۱۹** جو آنسو رونے میں نکلتے ہیں نہ ان سے وضو ٹوٹے نہ وہ نجس۔

**مسئلہ ۱۰** گھٹنا یا ستر کھلنے سے اپنا یا دوسرے کا ستر دیکھنے سے یا چھونے سے وضو نہیں جاتا۔

**مسئلہ ۱۱** دودھ پیتے بچے نے قے کی اگر وہ منہ بھرے تو نجس ہے درہم سے زیادہ جگہ میں جس چیز کو لگ جائے ناپاک کر دے گا، (۳) لیکن اگر یہ دودھ معدہ سے نہیں آیا بلکہ سینہ تک پہنچ کر پلٹ آیا تو پاک ہے۔

①..... وہ خون جو بہہ نہ نکلے وہ پاک ہے جیسے سوئی چھوئی اور خون چمک کر رہ گیا باہر نکل کر بہا نہیں تو وضو نہ جائے گا۔ (۱۲ منہ)

②..... منہ بھر قے کا مطلب یہ ہے کہ اسے بے تکلف روک نہ سکتا ہو۔ مسئلہ: بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی جتنی بھی ہو۔ (۱۲ منہ)

③..... یعنی یہ قے کیا ہوا دودھ۔

**مسئلہ ۱۲** وضو کے بیچ میں وضو ٹوٹ گیا پھر سے وضو کرے حتیٰ کہ اگر چلو میں پانی لیا ہو پھر ہوانکی یہ پانی بے کار ہو گیا اس سے کوئی عضو نہ دھوئے۔

## غُسل کا طریقہ

غُسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئے پھر استنح کی جگہ دھوئے، خواہ نجاست لگی ہو یا نہ لگی ہو پھر بدن پر جہاں کہیں نجاست لگی ہو، اس کو دھوئے پھر نماز کے ایسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا تختے یا پتھر پر نہائے تو پاؤں بھی دھولے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑ لے پھر تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر پانی بہائے پھر بائیں مونڈھے پر تین بار پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پھر نہانے کی جگہ سے الگ ہو جائے اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھولے اور نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہو اور تمام بدن پر ہاتھ پھیر لے اور ملے اور ایسی جگہ نہائے کہ کوئی نہ دیکھے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو ناف سے گھٹنے تک کے اعضاء کا ستر تو ضروری ہے، اگر اتنا بھی ممکن نہ ہو تو تیمم کرے اور نہانے میں کسی قسم کا کلام نہ کرے، نہ کوئی دعا پڑھے۔ بعد نہانے کے رومال سے بدن پونچھ ڈالے تو حَرَج نہیں۔<sup>(۱)</sup>

**مسئلہ ۱** احتیاط کی جگہ ننگا نہانے میں حَرَج نہیں، عورتوں کو بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، حتیٰ کہ عورتوں کو بیٹھ کر نہانا بہتر ہے نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے، وضو میں جو باتیں سنت اور مُسْتَحَب ہیں وہی غُسل میں بھی ہیں سو اس کے کہ ننگا نہاتا ہو تو قبلہ کو منہ نہ کرے اور

①..... والتمسح بالمنديل بعد الوضوء و الغسل لا بأس به. (بزازیہ) (۱۲ امنہ) (الفتاویٰ البزازیہ،

کتاب الطہارۃ، الفصل التاسع فی الحظر والاباحۃ، ۱/ ۲۴ هامش "الہندیہ")

تہبند باندھے تو حرج نہیں۔ یہ طریقہ جو غسل کا بیان ہوا اس میں تین باتیں فرض ہیں، جن کے بغیر غسل نہ ہوگا اور ناپاکی نہ اترے گی اور باقی سنت و مستحب ہیں ان میں سے کسی بات کو چھوڑنا نہ چاہیے اگر کوئی بات چھوٹ گئی تو بھی غسل ہو جائے گا۔

## فرائض غسل تین ہیں

﴿۱﴾ کلی اس طرح پر کہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے، مسوڑھے، دانت کی کھڑکیاں زبان کی ہر کروٹ میں حلق کے کنارے تک پانی بہے، روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے تاکہ پانی اچھی طرح ہر جگہ پہنچے، دانت میں کوئی چیز اٹکی ہو (جیسے گوشت کا ریشہ چھالیہ کا چُور،<sup>(۱)</sup> پان کی پتی وغیرہ) تو جب تک ضرر و حرج نہ ہو چھڑانا ضروری ہے، بے اُس کے غسل نہ ہوگا اور بے غسل نماز نہ ہوگی۔

﴿۲﴾ ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نھنوں میں جہاں نرم جگہ ہے وہاں تک دھلنا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر چڑھائے تاکہ بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے نہیں تو غسل نہ ہوگا۔ اگر بلاق<sup>(۲)</sup> نھ کیل کا سوراخ ہو تو اس میں بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، ناک کے اندر رینڈھ نکلی سوکھ گئی تو اس کا چھڑانا بھی فرض ہے اور ناک کے بال کا دھونا بھی فرض ہے۔

﴿۳﴾ پورے بدن پر پانی بہہ جانا اس طرح کہ پاؤں کے تلوے تک جسم کے ہر پُرزے ہر رونگٹے پر پانی بہے، اس لیے کہ اگر ایک بال کی نوک بھی دھلنے سے رہ گئی تو غسل نہ ہوگا۔



بہت لوگ ایسا کرتے ہیں کہ نجس تہبند باندھ کر غسل کرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ

②..... ایک زیور جو کہ ناک میں پہنتے ہیں۔

①..... یعنی چھالیہ کے ریزے

نہانے میں سب پاک ہو جائے گا، حالانکہ ایسا نہیں بلکہ پانی ڈال کر تہ بند اور بدن پر ہاتھ پھیرنے سے نجاست اور پھیلتی ہے اور سارے بدن اور نہانے کے برتن تک کو نجس کر دیتی ہے، اس لیے ہمیشہ نہانے میں بہت خیال سے پہلے بدن سے اور اس کپڑے سے جس کو پہن کر نہاتے ہیں نجاست دور کر لیں تب غسل کریں، ورنہ غسل تو کیا ہوگا اس تر ہاتھ سے جن چیزوں کو چھوئیں گے سب نجس ہو جائیں گی، ہاں دریا تالاب میں البتہ ایسا ہو سکتا ہے وہ بھی جب کہ نجاست ایسی ہو کہ بلا ملے دھوئے پانی کے دھکے سے خود بہہ کر نکل جائے ورنہ اس میں بھی دُشوار ہے۔

## کن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے؟

جن چیزوں سے غسل فرض ہوتا ہے وہ پانچ باتیں ہیں:

﴿۱﴾ منیٰ کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا۔

﴿۲﴾ احتلام یعنی سوتے میں منیٰ کا نکل جانا۔

﴿۳﴾ شرم گاہ میں حشفہ تک چلا جانا خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت، انزال ہو یا نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہے۔

﴿۴﴾ حیض یعنی ماہواری خون سے فراغت پانا۔

﴿۵﴾ نفاس: بچہ جننے پر جو خون آتا ہو اس سے فارغ ہونا۔

**مسئلہ ۲** منیٰ شہوت کے ساتھ اپنی جگہ سے جدا نہ ہوئی بلکہ بوجھ اٹھانے یا بلندی سے گرنے کی وجہ سے نکلی تو غسل واجب نہیں البتہ وضو جاتا رہے گا۔

**مسئلہ ۳** اگر منیٰ پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے وقت یا ویسے ہی کچھ قطرے بلا شہوت نکل آئیں

تو غسل واجب نہیں ہاں وضو ٹوٹ جائے گا۔

**مسئلہ ۴** جُوعہ، عید، بقرعید کے لیے اور عرفہ کے دن اور احرام باندھنے کے وقت نہانا سنت

ہے۔

## بے غسل کیا کام کر سکتا ہے اور کیا نہیں؟

جس کو نہانے کی ضرورت ہو اُس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا اور قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد ہی کیوں نہ ہو (ہدایہ، عالمگیری) بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا انگوٹھی چھونا یا پہننا جس پر حرف مُقَطَّعات ہوں یہ سب حرام ہے۔

**مسئلہ ۵** اگر قرآن شریف جُزدان میں ہو یا رومال وغیرہ کسی الگ کپڑے میں لپٹا ہو تو اُس پر سے ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں۔ (ہدایہ و عالمگیری)

**مسئلہ ۶** اگر قرآن شریف کی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی تو حَرَج نہیں، جیسے تبرک کے لیے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی یا شکر کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یا مصیبت و پریشانی میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھی یا ثناء کی نیت سے سورہ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا ایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حَرَج نہیں جب کہ قرآن پڑھنے کی نیت نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۷** بے وضو کو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔

**مسئلہ ۸** قرآن مجید دیکھنے میں ان سب پر کچھ حَرَج نہیں اگرچہ حرف پر نظر پڑے اور الفاظ سمجھ میں آجائیں اور خیال میں پڑھتے جائیں۔

**مسئلہ ۹** ان سب کو فقہ وحدیث و تفسیر کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے۔

## کس پانی سے وضو اور غسل جائز ہے اور کس سے نہیں

بارش، سمندر، دریا، ندی، نالے، چشمے، کنویں، بڑے حوض اور بڑے تالاب اور بہتا ہوا پانی اولاً اور برف ان سب پانیوں سے وضو اور غسل اور ہر قسم کی طہارت جائز ہے۔

## بہتے ہوئے پانی کی تعریف اور احکام

بہتا ہوا پانی وہ ہے جو تنکے کو بہا لے جائے یہ پاک اور پاک کرنے والا ہے نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک یہ نجاست اس کے رنگ یا بو یا مزے کو نہ بدل دے اگر نجس چیز سے رنگ یا بو یا مزہ بدل گیا تو ناپاک ہو گیا اب یہ اس وقت پاک ہوگا کہ نجاست نیچے تہ میں بیٹھ جائے اور یہ تینوں باتیں ٹھیک ہو جائیں یا اتنا پاک پانی ملے کہ نجاست کو بہا لے جائے، یا پانی کے رنگ، بو، مزے ٹھیک ہو جائیں اور اگر پاک چیز نے رنگ، بو، مزے کو بدل دیا تو وضو و غسل اُس سے جائز ہے جب تک چیز دیگر نہ ہو جائے۔

## مسئلہ ۱۰ بڑے حوض اور وہ درودہ کی تعریف اور احکام

دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا، پانی جس حوض یا تالاب میں ہو وہ وہ درودہ یا بڑا حوض کہلاتا ہے، یوہیں اگر بیس ہاتھ لمبا اور پانچ ہاتھ چوڑا ہو یا پچیس ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہو، غرض کل لمبائی چوڑائی کا حاصل ضرب سو ہو اور اگر گول ہو تو گولائی تقریباً ساڑھے پینتیس ہاتھ ہو اور گہرائی اتنی کافی ہو کہ اتنی سطح میں کہیں سے زمین کھلی نہ ہو، ایسے حوض کا پانی بہتے پانی کے حکم میں ہے، نجاست پڑنے سے ناپاک نہ ہوگا، جب تک نجاست کی وجہ

سے رنگ یا بویا مزہ نہ بدل جائے۔

**مسئلہ ۱۱** بڑے حوض میں ایسی نجاست پڑی جو دکھائی نہ دے جیسے شراب پیشاب تو اس میں ہر طرف سے وضو کر سکتے ہیں اور اگر دیکھنے میں آتی ہو جیسے پاخانہ یا مراہو جانور تو جس طرف وہ نجاست ہے اس طرف وضو نہ کرنا بہتر ہے دوسری طرف وضو کرے۔

**مسئلہ ۱۲** بڑے حوض میں ایک ساتھ بہت سے لوگ وضو کر سکتے ہیں اگرچہ وضو کا پانی اس میں گرتا ہو، لیکن ناک تھوک کھکھا رکلی اس میں نہ ڈالنا چاہیے کہ نظافت<sup>(۱)</sup> کے خلاف ہے۔

## ماءِ مستعمل اور غسل کے احکام

جو پانی وضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

**مسئلہ ۱۳** اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہے، بقصد یا بلا قصد در درہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا، اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی حصہ بلا دھلا ہوا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام نہ رہا اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

## ماءِ مستعمل کو کام میں لانے کا حیلہ

پانی میں ہاتھ پڑ گیا اور کسی طرح مستعمل ہو گیا اب یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں اور اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف

①..... نظافت: پاکیزگی، صفائی۔ (۱۲ منہ)

سے پانی ڈالیں اور دوسری طرف سے بہہ جائے تو سب پانی کام کا ہو جائے گا۔  
**مسئلہ ۱۴** چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں پانی ہے اور اس میں نجاست پڑنا معلوم نہیں تو اس سے وضو جائز ہے۔

## پانی کے بارے میں کافر کی خبر کا حکم

کافر کی خبر کہ یہ پانی پاک ہے یا ناپاک ہے دونوں صورتوں میں پاک رہے گا کہ یہ اس کی اصلی حالت ہے۔

**مسئلہ ۱۵** کسی درخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے وضو جائز نہیں جیسے کیلے یا تربوز کا پانی اور گنے کا رس۔

**مسئلہ ۱۶** جس پانی میں تھوڑی سی کوئی چیز مل گئی جیسے گلاب، کیوڑہ، زعفران، مٹی، بالو<sup>(۱)</sup> تو اس سے وضو غسل جائز ہے۔

**مسئلہ ۱۷** کوئی رنگ یا زعفران پانی میں پڑ گیا کہ کپڑے رنگنے کے قابل ہو گیا تو اس سے وضو غسل جائز نہیں۔

**مسئلہ ۱۸** پانی میں دودھ پڑ گیا کہ دودھ کے ایسا رنگ ہو گیا تو وضو غسل جائز نہیں۔

## کنوئیں کا بیان

**مسئلہ ۱** کنوئیں میں کسی آدمی یا جانور کا پیشاب یا بہتا ہوا خون یا تاڑی<sup>(۲)</sup> یا سینڈھی<sup>(۳)</sup> یا

۱..... ریت ②..... ایک سفیدی مائل رس جو تاڑ کے درخت سے پکتا ہے۔

۳..... ارد و لغت، ۱۲/ ۳۷۳ پر سینڈھی لکھا ہے، جس کے معنی ہیں: کھجور کے درخت کا رس جس کے پینے سے سرور (نمار) ہوتا ہے نیز کھجور کی شراب کو بھی سینڈھی کہتے ہیں۔

کسی قسم کی شراب کا قطرہ یا ناپاک لکڑی یا نجس کپڑا یا اور کوئی ناپاک چیز گری تو اس کا گل پانی نکالا جائے۔ (حانیہ وغیرہ)

## کن باتوں سے کنواں ناپاک ہو جاتا ہے

جن چوپایوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا ان کے پاخانہ پیشاب گرنے سے کنواں ناپاک ہو جائے گا، یونہی مرغی اور بٹ کی بیٹ سے ناپاک ہو جائے گا اور ان سب صورتوں میں گل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۲** جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس کا ایک قطرہ بھی اگر پاک کنویں میں پڑ جائے تو یہ بھی ناپاک ہو جائے گا جو حکم اس کا تھا وہی اس کا ہو گیا یوں ہی ڈول رسی گھڑا جن میں ناپاک کنویں کا پانی لگا تھا پاک کنویں میں پڑے وہ بھی ناپاک ہو گیا۔

**مسئلہ ۳** کب کتنا پانی نکالا جائے کہ کنواں پاک ہو جائے

کنویں میں آدمی، بکری یا کتا یا اور کوئی دموی جانور ان کے برابر یا ان سے بڑا اگر کمر جائے تو گل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۴** مرغنا، مرغی، بلی، چوہا، چھپکلی یا اور کوئی دموی جانور اس میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے تو گل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۵** اگر یہ سب باہر مرے پھر کنویں میں گرے جب بھی یہی حکم ہے، یعنی گل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۶** چھپکلی یا چوہے کی دم کٹ کر کنویں میں گری اگر چہ پھولی پھٹی نہ ہو گل پانی نکالا

جائے لیکن اگر اس کی جڑ میں موم لگا دیا تو بیس ڈول نکالا جائے۔

**مسئلہ ۷** بلی نے چوہے کو پکڑا اور زخمی کر دیا پھر اس سے چھوٹ کر کنویں میں گرا کھل پانی

نکالا جائے۔

**مسئلہ ۸** کچا بچہ یا جو بچہ مُردہ پیدا ہوا کنویں میں گر جائے تو سب پانی نکالا جائے اگرچہ

گرنے سے پہلے نہلا دیا گیا ہو۔

**مسئلہ ۹** سُور کنویں میں گرا چاہے زندہ ہی نکل آیا کھل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۱۰** سُور کے سوا کوئی اور جانور جس کا جوٹھا ناپاک ہے (جیسے شیر، بھیڑیا، گیدڑ، کتا)

کنویں میں گرا اور اُس کے بدن پر کسی نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں اور اس کا منہ

پانی میں نہ پڑا تو پانی پاک ہے اس کا استعمال جائز ہے مگر احتیاطاً بیس ڈول نکالنا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۱۱** کوئی جانور جس کا تھوک نجس ہے (جیسے کتا، شیر، چیتا، گیدڑ، بھیڑیا) اگر کنویں میں

گرا اور اس کا منہ پانی سے لگا تو کنواں ناپاک ہو گیا کھل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۱۲** گدھایا خنجر کنویں میں گرا اور زندہ نکل آیا تو اس کا منہ اگر پانی میں پڑا تو ناپاک

ہو گیا کھل پانی نکالا جائے اور اگر منہ نہ پڑا تو بیس ڈول نکالیں۔ (قاضی حان وغیرہ)

**مسئلہ ۱۳** چھٹی ہوئی مرغی کنویں میں گری اور زندہ نکل آئی تو چالیس ڈول نکالا جائے۔

**مسئلہ ۱۴** جن جانوروں کا جوٹھا پاک ہے جیسے بھیڑ بکری گائے بھینس ہرن نیل گاؤ، ان

میں سے کوئی کنویں میں گرے اور زندہ نکل آئے تو کنواں پاک ہے لیکن بیس ڈول نکال

ڈالیں۔ (قاضی حان وغیرہ)

**مسئلہ ۱۵** جن جانوروں کا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے بلی یا چوہا یا سانپ یا چھپکلی) کنویں میں گرے

اور زندہ نکل آئے تو بیس ڈول نکالا جائے، کوئی جانور چھوٹا ہو یا بڑا اگر کنویں میں گرے اور اس کے بدن پر نجاست کا لگا ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور کل پانی نکالا جائے گا یا جیسے مرغی نے پاخانہ کر دیا اور فوراً پاؤں صاف ہونے سے پہلے کنویں میں گری، کنواں نجس ہو گیا کل پانی نکالا جائے یا جیسے چوہے نے پاخانہ کے حوض میں غوطہ کھایا اور فوراً کنویں میں گرا، کل پانی نکالا جائے کیونکہ کنواں نجاست پڑنے سے ناپاک ہوا نہ کہ چوہے مرغی کے گرنے سے۔

**مسئلہ ۱۶** کنویں میں وہ جانور گرا جس کا جوٹھا پاک ہے (جیسے بکری وغیرہ) یا جوٹھا مکروہ ہے (جیسے مرغی چوہا وغیرہ) اور پانی کچھ نہ نکالا اور وضو کر لیا تو وضو ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، قاضی خان وغیرہ)

**مسئلہ ۱۷** جو تایا گیند کنویں میں گر اور اس کا نجس ہونا یقینی ہے تو کل پانی نکالا جائے ورنہ بیس ڈول۔ محض نجس ہونے پر خیال معتبر نہیں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۱۸** مرغی کا تازہ انڈا جس پر ابھی تری باقی ہو پانی میں گر جائے تو پانی نجس نہ ہوگا، جب کہ پیٹ کی تری کے علاوہ کوئی اور نجاست نہ لگنے پائے، یوہیں بکری کا بچہ پیدا ہوتے ہی پانی میں گر اور مرانہیں تو بھی پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

**مسئلہ ۱۹** اُڑنے والے حلال جانور جیسے کبوتر یا چڑیا کی بیٹ یا شکاری پرند جیسے چیل، شکار، باز کی بیٹ کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا، یوہیں چوہے اور چگاڑے کے پیشاب سے بھی نجس نہ ہوگا۔ (خانیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۰** پیشاب کی بہت باریک باریک بندکیاں مثل سوئی کی نوک کے اور نجس غبار پڑنے

سے ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۱** پانی کا جانور جیسے مچھلی مینڈک وغیرہ جو پانی میں پیدا ہوتا ہے اگر کنویں میں مر جائے یا مرا ہوا گر جائے تو پانی ناپاک نہ ہوگا، چاہے پھول بھی جائے، لیکن اگر پھٹ کر اس کے ریزے پانی میں مل جائیں تو اس پانی کا پینا حرام ہے۔

**مسئلہ ۲۲** خشکی اور پانی کے مینڈک کا ایک حکم ہے یعنی اُس کے مرنے بلکہ سڑنے سے بھی پانی نجس نہ ہوگا، لیکن جنگل کا بڑا مینڈک جس میں بننے کے قابل خون ہوتا ہے اس کا حکم چوہے کی مثل ہے، پانی کے مینڈک کی انگلیوں کے بیچ میں جھلی ہوتی ہے اور خشکی کے نہیں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۳** جس کی پیدائش پانی کی نہ ہو مگر پانی میں رہتا ہو جیسے بٹ اس کے مرجانے سے پانی نجس ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۲۴** چوہا، چھچھوندرا، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر، یا ان سے چھوٹا کوئی جانور دُموی کنویں میں گر کر مر جائے اور ابھی پھولا یا پھشانہ ہو تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور اگر پھول یا پھٹ جائے تو کل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۲۵** کبوتر یا بلی یا مرغی گر کر مر جائے اور پھٹے یا پھولے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے، ان کے بھی پھولنے پھٹنے میں کل پانی نکالا جائے گا۔

**مسئلہ ۲۶** دو چوہے گر کر مر جائیں اور ابھی پھولے یا پھٹے نہ ہوں تو بیس سے تیس ڈول تک نکالا جائے اور تین یا چار یا پانچ ہوں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک اور چھ ہوں تو کل پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۲۷** دو بلیاں گر کر مر جائیں تو سب پانی نکالا جائے۔

**مسئلہ ۲۸** بے وضو اور جس آدمی پر غسل فرض ہے اگر بلا ضرورت کنویں میں اتریں اور ان کے بدن پر نجاست نہ لگی ہو تو بیس ڈول نکالا جائے اور اگر ڈول نکالنے کے لیے اُترتو کچھ نہیں۔

**مسئلہ ۲۹** کنویں میں آدمی گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے بدن یا کپڑے پر کوئی نجاست نہ تھی تو کنواں پاک ہے، بیس ڈول نکال دیں۔

**مسئلہ ۳۰** جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں ہوتا جیسے مچھر، مکھی وغیرہ ان کے مرنے سے پانی نجس نہ ہوگا۔

**﴿فائدہ﴾**

مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اُسے ڈبا کر پھینک دے اور سالن کو کام میں لائے۔  
(بہار شریعت)

**مسئلہ ۳۱** مُردار کی ہڈی جس میں گوشت یا چکنائی لگی ہو پانی میں گر جائے تو وہ پانی ناپاک ہو گیا، کل نکالا جائے اور اگر گوشت یا چکنائی نہ لگی ہو تو پاک ہے مگر سُور کی ہڈی سے مطلقاً ناپاک ہو جائے گا، چاہے گوشت یا چکنائی لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۳۲** بچے نے یا کافر نے پانی میں ہاتھ ڈال دیا تو اگر ہاتھ کا نجس ہونا معلوم ہے جب تو ظاہر ہے کہ پانی ناپاک ہو گیا ورنہ نجس تو نہ ہو مگر دوسرے پانی سے وضو کرنا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۳۳** میٹھی اور گوبر اور لید اگر چہ ناپاک ہیں مگر اُن کا قلیل معاف ہے، پانی کی ناپاکی کا حکم نہ دیا جائے گا۔ (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ ۳۳** کل پانی نکالنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے، اس کی مٹی نکالنے کی ضرورت نہیں نہ دیوار دھونے کی ضرورت ہے کہ وہ پاک ہوگئی۔

**مسئلہ ۳۵** یہ جو حکم دیا گیا کہ اتنا اتنا پانی نکالا جائے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ چیز جو کنویں میں گری پہلے نکال لیں پھر اتنا پانی نکالیں اگر وہ چیز اسی میں پڑی رہی تو کتنا ہی پانی نکالیں بے کار ہے۔

**مسئلہ ۳۶** جس کنویں کا ڈول مقرر ہے، ڈول کی گنتی اسی ڈول سے کی جائے چاہے چھوٹا ہو یا بڑا اور اگر اس کنویں کا کوئی خاص ڈول مقرر نہیں تو اتنا بڑا ڈول کہ جس میں ایک صاع<sup>(۱)</sup> پانی آجائے۔

**مسئلہ ۳۷** ڈول بھرا ہوا نکالنا ضروری نہیں اگر کچھ پانی چھلک کر گر گیا یا ٹپک گیا مگر جتنا بچا وہ آدھے سے زیادہ ہے تو وہ پورا ہی ڈول گنا جائے گا۔

**مسئلہ ۳۸** چھوٹے بڑے مختلف ڈولوں سے پانی نکالا تو حساب کر کے ایک صاع فی ڈول یا مقرر ڈول کے برابر کر لیں۔

**مسئلہ ۳۹** جس کنویں کا پانی ناپاک ہو گیا اس میں سے جتنا پانی نکالنے کا حکم ہے اتنا نکال لیا گیا تو اب وہ رسی ڈول جس سے پانی نکالا ہے پاک ہو گیا دھونے کی ضرورت نہیں۔

**مسئلہ ۴۰** جو کنواں ایسا ہے کہ اس کا پانی ٹوٹتا ہی نہیں چاہے کتنا ہی پانی نکالیں، اگر اس میں نجاست پڑ گئی یا اس میں کوئی ایسا جانور مر گیا جس میں کل پانی نکالنے کا حکم ہے تو ایسی

①..... انگریزی روپیہ جس کا اسی<sup>80</sup> کا سیر ہوتا ہے اس روپیہ سے تین سوا کیا دن<sup>351</sup> بھر یعنی چار سیر چھ چھٹا تک ایک روپیہ بھر ایک صاع ہوتا ہے۔ بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۱۱، ۱۲) (۱۲۰ منہ)

حالت میں حکم یہ ہے کہ پہلے یہ معلوم کر لیں کہ کتنا پانی ہے جتنا ہو وہ سب نکال دیا جائے، نکالتے وقت جتنا زیادہ ہوتا گیا اس کا کچھ اعتبار نہیں، مثلاً یہ معلوم کر لیا کہ ہزار ڈول ہے تو ہزار ڈول نکال دیں، کنواں پاک ہو جائے گا اور یہ معلوم کرنا کہ اس وقت کتنا پانی ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو مسلمان پر ہیز گار جن کو یہ مہارت ہو کہ بتا سکیں کہ اس کنویں میں اتنا پانی ہے وہ جتنے ڈول بتائیں اتنا ہی نکال دیں، کنواں پاک ہو جائے گا۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ پانی کی گہرائی کسی لکڑی یا رسی سے ناپ لیں اور پھر چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول نکال لیں پھر ناپیں جتنا کم ہو جائے اسی حساب سے پانی نکالیں جیسے پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ دس ہاتھ پانی ہے پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہ گیا تو معلوم ہوا کہ دس سو یعنی ہزار ڈول نکال دیں تو دس ہاتھ پانی نکل جائے گا اور کنواں پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۳۱** کنویں سے مراہو جانور نکلا تو اگر اس کے گرنے کا وقت معلوم ہے تو اسی وقت سے پانی نجس ہے اس کے بعد اگر کسی نے اس سے وضو یا غسل کیا تو نہ وضو ہو نہ غسل اور اس وضو اور غسل سے جتنی نمازیں پڑھیں وہ سب نہ ہوئیں انہیں پھر پڑھے، یوہیں اس پانی سے کپڑے دھوئے یا کسی اور طرح سے بدن پر یا کپڑے پر لگا تو کپڑے اور بدن کا پاک کرنا ضروری ہے اور ان سے جو نمازیں پڑھیں ان کا پھر سے پڑھنا فرض ہے اور اگر گرنے کا وقت معلوم نہیں تو جس وقت سے دیکھا گیا اس وقت سے نجس ٹھہرے گا، اگرچہ پھولا پھٹا ہو اس سے پہلے پانی نجس نہیں اور پہلے جو وضو یا غسل کیا یا کپڑے دھوئے کچھ خرچ نہیں تیسیر اسی پر عمل ہے۔ (قال فی الجوهرة النيرة وعليه الفتوى)

## نجاستوں کا بیان

### نجاست غلیظہ کے احکام

نجاست کی دو قسم ہے، ایک: غلیظہ، دوسری: خفیفہ۔ نجاست غلیظہ اگر کپڑے یا بدن پر ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے، بے پاک کیے نماز نہ ہوگی اور اگر درہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کیے نماز پڑھی تو مکروہ تحریمی واجب الاعدادہ (یعنی ایسی نماز پھر سے دہرانا واجب ہے) اور اگر درہم سے کم ہے تو پاک کرنا سنت ہے کہ بے پاک کیے نماز ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہوگی، جس کا دہرانا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۱** اگر نجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ، لید، گوبر تو درہم کے برابر یا کم یا زیادہ کا یہ مطلب ہے کہ وزن میں اتنی ہو اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب، شراب تو درہم سے مراد اس کی لمبائی چوڑائی ہے، درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے ہے، اور زکوٰۃ میں تین ماشہ  $\frac{1}{16}$  تری اور درہم کی لمبائی چوڑائی سے یہاں مراد تقریباً ہتھیلی کی گہرائی برابر جگہ ہے جو ایک روپیہ کے پھیلاؤ کے برابر جگہ ہوتی ہے۔<sup>(۱)</sup>

### نجاست خفیفہ کے احکام

نجاست خفیفہ کپڑے کے جس حصہ (مثلاً آستین، دامن، کلی، کالر) میں یا جس عضو (مثلاً

1 ..... درہم کے پھیلاؤ کے جاننے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہتھیلی خوب پھیلا کر برابر کریں اور اب اس پر آہستہ آہستہ اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب بہنے سے قبل پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم ہے اس کی مقدار تقریباً انگریزی روپیہ کے برابر ہے جو جنگ سے پہلے رائج تھا۔ (۱۲) منہ

ہاتھ پیرس) میں لگی ہو اور اس کے چوتھائی سے کم میں ہو تو معاف ہے، یعنی نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری وغیرہ)

## نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کا فرق کب معتبر ہے؟

نجاستِ غلیظہ و خفیفہ کا فرق کپڑے اور بدن پر لگنے میں ہے لیکن اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی، سرکہ، دودھ میں ایک قطرہ بھی پڑ جائے چاہے غلیظہ ہو چاہے خفیفہ تو سب کو بالکل نجس کر دے گی جب تک کہ وہ چیز ذرہ ذرہ نہ ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

## نجاستِ غلیظہ کیا کیا چیزیں ہیں؟

### ﴿۱﴾ نجاستِ غلیظہ

آدمی کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے جس سے وضو یا غسل جاتا رہے وہ نجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حیض و نفاس و استحاضہ کا خون، منی، مذی، ودی، دکھتی ہوئی آنکھ کا پانی، ناف یا پستان کا پانی جو درد سے نکلے اور خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون خواہ حلال ہو یا حرام حتیٰ کہ گرگٹ، چھپکلی تک کا خون اور مردار کی چربی، مردار کا گوشت اور حرام چوپائے جیسے کتا، بلی، شیر، چیتا، لومڑی، بھیریا، گیدڑ، گدھا، خچر، ہاتھی، سُوَر ان سب کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری، اونٹ نیل گاؤ، بارہ سنگھا، ہرن کی میٹھی اور جو پرند اُونچا نہ اُڑے جیسے مرغی اور بٹ خواہ چھوٹی یا بڑی ان سب کی بیٹ اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور جنگلی مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون

ہوتا ہے اگرچہ ذبح کیے گئے ہوں، یوں ہی اُنکی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو،<sup>(۱)</sup> اور سُور کا گوشت، ہڈی کھال بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو، یہ سب نجاستِ غلیظہ ہیں۔ (عائگیری)

**مسئلہ ۲** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے، یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک ہے یہ بالکل غلط ہے۔ (قاضی خان وردالمحتار)

**مسئلہ ۳** شیر خوار بچے نے دودھ کی تے کی اگر منہ بھرے تو نجاستِ غلیظہ ہے۔

**مسئلہ ۴** چھپکلی اور گرگٹ کا خون نجاستِ غلیظہ ہے۔

**مسئلہ ۵** ہاتھی کے سوئڈ کی رطوبت اور شیر، کتے، چیتے اور دوسرے درندے چوپایوں کا لعاب<sup>(۲)</sup> نجاستِ غلیظہ ہے۔ (قاضی خان)

**مسئلہ ۶** نجاستِ غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کل غلیظہ ہو جائے۔

**مسئلہ ۷** کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ ہے اور کسی جگہ درہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ<sup>(۳)</sup> درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد سمجھی جائے گی، نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

## کون کون سی چیزیں نجاستِ خفیفہ ہیں؟

نجاستِ خفیفہ جن جانوروں کا گوشت حلال ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بھیڑ،

۱..... کھال پکانے سے مراد کھال کو اس طرح بنا لیا گیا ہو کہ اس میں نجسِ رطوبت وغیرہ باقی نہ ہو اور سڑنے بگڑنے کا ڈرنہ ہو جس کو عربی میں دباغت کہتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں کہیں کھال کو پکانے کا لفظ آیا ہے وہاں دباغت مراد ہے آگ میں پکانا مراد نہیں۔ ۱۲ منہ سئلہ

۲..... لعاب: تھوک (۱۲ منہ)

۳..... مجموعہ: اکٹھا (۱۲ منہ)

بکری، اُونٹ، نیل گاؤ وغیرہ ان کا پیشاب اور گھوڑے کا پیشاب بھی اور جس پرند کا گوشت حرام ہے (خواہ وہ شکاری ہو یا نہ ہو) جیسے، گوا، چیل، شکر، باز، بہری اس کی بیٹ (1) نجاست خفیفہ ہے۔ (ہندیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۸** حرام جانوروں کا دودھ نجس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے، مگر کھانا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۹** جو حلال پرند اونچے اڑتے ہیں، جیسے کبوتر، فاختہ، مینا، مُرغابی، قاز، ان کی بیٹ پاک ہے۔

**مسئلہ ۱۰** چمگادڑ کی بیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱** مچھلی اور پانی کے دیگر جانور اور ٹٹل اور مچھر کا خون پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۲** پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑ جائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہے گا۔ (قاضی خان)

**مسئلہ ۱۳** جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑ گئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑ گیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۱۴** جو خون زخم سے بہا نہ ہو وہ پاک ہے۔ (بزازیہ و قاضی خان)

**مسئلہ ۱۵** گوشت، تلی، کلبجی، میں جو خون رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سن جائیں تو ناپاک ہیں بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔ (ہندیہ، بزازیہ، منیہ)

1..... بیٹ: چڑیوں کا پاخانہ (۱۲ منہ)

**مسئلہ ۱۶** اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے جس میں پیشاب یا خون یا شراب ہے تو نماز نہ ہوگی۔ (منیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۷** جیب میں انڈا ہے تو اگر چہ اس کی زردی خون ہوگئی ہو نماز ہو جائے گی۔

(منیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸** پیشاب پاخانہ کے بعد ڈھیلے سے استنجاء کر لیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر بدن یا کپڑے پر لگا تو بدن اور کپڑا ناپاک نہ ہوں گے۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۱۹** ناپاک چیزوں کا دُھواں اگر کپڑے یا بدن پر لگے تو کپڑا اور بدن نجس نہ ہوگا۔

(عالمگیری و ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۰** راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی نماز ہوگی مگر دھولینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۱** سڑک پر پانی چھڑکا جا رہا تھا زمین سے چھینٹیں اُڑ کر کپڑے پر پڑیں، کپڑا نجس نہ ہوا لیکن دھولینا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

## جوٹھے اور پسینہ کا بیان

کس کس کا جوٹھا پاک ہے؟

**مسئلہ ۱** آدمی (چاہے جُنب ہو یا حیض و نفاس والی عورت) اس کا جوٹھا پاک ہے۔

(حانیہ و عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲** جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند ان کا جوٹھا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتڑ، بیڑ وغیرہ۔

**مسئلہ ۳** جو مرغی چھٹی پھرتی ہے اور غلیظ پر منہ ڈالتی ہے اس کا جوٹھا مکروہ ہے اور اگر بند رہتی ہو تو پاک ہے۔

**مسئلہ ۴** گھوڑے کا جوٹھا پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

## کافر کے جوٹھے کا حکم

**مسئلہ ۵** کافر کا جوٹھا بھی پاک ہے مگر اس سے بچنا چاہیے جیسے تھوک، رینڈھ، کھکھار کہ پاک ہیں مگر آدمی ان سے گھن کرتا ہے۔ اس سے بہت بدتر کافر کے جوٹھے کو سمجھنا چاہیے۔ (عالمگیری وغیرہ)

## کن جانوروں کا جوٹھا نجس ہے؟

**مسئلہ ۶** سُوَر، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے درندوں کا جوٹھا ناپاک ہے۔ (خانہ و عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۷** گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (خانہ و عالمگیری)

**مسئلہ ۸** پانی میں رہنے والے جانوروں کا جوٹھا پاک ہے خواہ ان کی پیدائش پانی میں ہو یا نہ ہو۔

**مسئلہ ۹** اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکر، باز، بہری، چیل وغیرہ کا جوٹھا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۱۰۔ کتے کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (بہار)

مسئلہ ۱۱۔ باز، شکر، بہری، چیل کو اگر پال کر شکار کے لیے سکھالیا ہو اور چونچ میں نجاست نہ لگی ہو تو اس کا جوٹھا پاک ہے۔

## مشکوک و مکروہ جوٹھے کے بعض احکام

مسئلہ ۱۲۔ گدھے، خچر کا جوٹھا مشکوک ہے اس سے وضو نہیں ہو سکتا۔<sup>(۱)</sup>

مسئلہ ۱۳۔ جو جوٹھا پانی پاک ہے اس سے وضو اور غسل جائز ہے مگر جُب نے بغیر کلی کیے پانی پیا تو اس جوٹھے پانی سے وضو ناجائز ہے اس لیے کہ مُسْتَعْمَل ہو گیا۔

مسئلہ ۱۴۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو غسل مکروہ ہے اور اگر اچھا پانی موجود نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۵۔ مکروہ جوٹھے کا کھانا پینا مالدار کے لیے مکروہ ہے، غریب محتاج کو بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ ۱۶۔ اچھا پانی ہوتے ہوئے مشکوک پانی سے وضو غسل جائز نہیں اور اگر اچھا پانی نہ ہو تو مشکوک ہی سے وضو غسل کرے اور تیمم بھی کرے، اس صورت میں وضو غسل میں بھی نیت کرنی ضروری ہے اور فقط تیمم یا فقط وضو و غسل کافی نہ ہوگا، بلکہ دونوں کرنا ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۔ مشکوک جوٹھا کھانا پینا نہیں چاہیے۔

مسئلہ ۱۸۔ مشکوک پانی اچھے پانی میں مل جائے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو اس سے وضو ہو سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

۱..... یعنی اس کے مزیل حدّث ہونے میں شک ہے کہ حدّث متّفقین طہارت مشکوک سے زائل نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ

**مسئلہ ۱۹** جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لعاب بھی ناپاک ہے اور جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا لعاب اور پسینہ بھی مکروہ ہے۔

**مسئلہ ۲۰** گدھے نخر کا پسینہ اگر کپڑے میں لگ جائے تو کپڑا پاک ہے چاہے کتنا ہی زیادہ لگا ہو۔

## تیمم کا بیان

جس کا وضو نہ ہو، یا نہانے کی ضرورت ہو اور پانی پر قدرت نہ ہو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے، پانی پر قدرت نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

**پہلی صورت** یہ کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اُس کے بڑھنے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو چاہے اس نے خود آزما یا ہو کہ جب وضو یا غسل کرتا ہے تو بیماری بڑھتی ہے یا کسی مسلمان پر ہیزگار قابل حکیم نے کہہ دیا ہو کہ پانی نقصان کرے گا تو تیمم جائز ہے۔

**مسئلہ ۱** محض خیال ہی خیال بیماری بڑھنے کا ہو تو تیمم جائز نہیں یو ہیں کافر یا فاسق یا معمولی طبیب کے کہنے کا اعتبار نہیں۔

**مسئلہ ۲** بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے اور گرم پانی نقصان نہ کرے تو گرم پانی سے وضو اور غسل ضروری ہے، تیمم جائز نہیں، ہاں اگر ایسی جگہ ہو کہ گرم پانی نہ مل سکے تو تیمم کرے، یو ہیں اگر ٹھنڈے وقت میں وضو یا غسل نقصان کرتا ہے اور گرم وقت میں نقصان نہیں کرتا تو ٹھنڈے وقت تیمم کرے، پھر جب گرم وقت آئے تو آئندہ کے لیے وضو کر لینا چاہیے، جو نماز اس تیمم سے پڑھ لی اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔

**مسئلہ ۳** اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نیچے نہائے اور پورے سر کا مسح کرے۔

**مسئلہ ۴** اگر کسی خاص عضو میں پانی نقصان کرتا ہے اور باقی میں نہیں تو جس میں نقصان کرتا ہے اُس پر مسح کرے اور باقی کو دھوئے۔

**مسئلہ ۵** اگر کسی عضو پر مسح بھی نقصان کرتا ہو تو اس عضو پر کپڑا ڈال کر اس پر مسح کرے۔

**مسئلہ ۶** زخم کے کنارے کنارے جہاں تک پانی نقصان نہ کرے پٹی وغیرہ کھول کر دھونا فرض ہے، ہاں اگر پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو پٹی پر مسح کرے۔

**دوسری صورت** یہ ہے کہ وہاں چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

**مسئلہ ۷** اگر یہ گمان ہو کہ ایک میل کے اندر پانی ہوگا تو تلاش کر لینا ضروری ہے، بلا تلاش کے تیمم جائز نہیں، بلا تلاش کیے تیمم کر کے نماز پڑھ لی اور تلاش کرنے پر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز کا اعادہ لازم ہے اور اگر نہ ملا تو ہوگی۔

**مسئلہ ۸** نماز پڑھتے میں کسی کے پاس پانی دیکھا اور گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دے دے گا تو نماز توڑ کے پانی مانگے۔

**تیسری صورت** یہ کہ اتنی سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہونے کا قوی اندیشہ ہو اور نہانے کے بعد سردی کے نقصان سے بچنے کا کوئی سامان بھی نہ ہو تو تیمم جائز ہے۔

**چوتھی صورت** یہ کہ دشمن کا خوف ہو کہ اگر دیکھ لے گا تو مار ڈالے یا مال چھین لے گا یا اس غریب نادار کا قرض خواہ ہے کہ اُسے قید کرادے گا یا اس طرف سانپ ہے وہ کاٹ کھائے گا

یا شیر ہے کہ پھاڑ کھائے گا یا کوئی بدکار شخص ہے جو بے آبروئی کرے گا تو تیمم جائز ہے۔  
**پانچویں صورت** یہ کہ جنگل میں ڈول رسی نہیں کہ پانی بھرے تو تیمم جائز ہے۔

**چھٹی صورت** یہ ہے کہ پیاس کا خوف ہو یعنی پانی تو ہے لیکن اگر اس پانی کو وضو یا غسل میں خرچ کر دے گا تو یہ خود یا دوسرا مسلمان یا اس کا یا دوسرے مسلمان کا جانور (چاہے جانور ایسا کتا ہی کیوں نہ ہو جس کا پالنا جائز ہے) پیسا رہ جائے گا اور یہ پیاس خواہ ابھی موجود ہو یا آگے چل کر ہوگی کہ راہ ایسی ہے کہ دور تک پانی کا پتا نہیں تو تیمم جائز ہے۔

**مسئلہ ۹** پانی موجود ہے مگر آٹا گوندھنے کی ضرورت ہے جب بھی تیمم جائز ہے، شور بے کی ضرورت کے لیے تیمم جائز نہیں۔

**مسئلہ ۱۰** بدن یا کپڑے پر اتنی نجاست ہے کہ جتنی نجاست کے ہوتے ہوئے نماز جائز نہیں اور پانی صرف اتنا ہے کہ چاہے وضو کرے یا نجاست دور کرے تو پانی سے نجاست دھوئے اور پھر دھونے کے بعد تیمم کرے، پاک کرنے سے پہلے تیمم نہ ہوگا، اگر پہلے کر لیا ہے تو پھر کرے۔

**ساتویں صورت** یہ کہ پانی مہنگا ہو یعنی وہاں جس بھاؤ بکتا ہے اس سے دو گنا دام مانگتا ہے تو تیمم جائز ہے اور اگر دام میں اتنا فرق نہ ہو یعنی دو نے سے کم میں ملے تو تیمم جائز نہیں۔

**مسئلہ ۱۱** پانی مول ملتا ہے اور اس کے پاس حاجت ضروریہ سے زیادہ دام نہیں تو بھی تیمم جائز ہے۔

**آٹھویں صورت** یہ کہ پانی تلاش کرنے میں قافلہ نظر سے غائب ہو جائے گا یا ریل چھوٹ جائے گی، تو تیمم جائز ہے۔

**نوہیں صورت** یہ گمان کہ وضو یا غسل کرنے میں عیدین کی نماز جاتی رہے گی تو تیمم جائز ہے خواہ یوں کہ امام پڑھ کر فارغ ہو جائے گا یا زوال کا وقت آ جائے گا، دونوں صورتوں میں تیمم جائز ہے۔

**مسئلہ ۱۲** اگر یہ سمجھے کہ وضو کرنے میں ظہر یا مغرب یا عشاء یا جمعہ کی پچھلی سنتوں کا یا چاشت کی نماز (۱) کا وقت جاتا رہے گا تو تیمم کر کے پڑھ لے۔

**دسویں صورت** یہ کہ آدمی میت کا ولی نہ ہو اور ڈر ہو کہ وضو کرنے میں نماز جنازہ نہ ملے گی تو تیمم جائز ہے۔

**مسئلہ ۱۳** مسجد میں سو گیا اور نہانے کی ضرورت ہو گئی تو آنکھ کھلتے ہی جہاں تھا وہیں فوراً تیمم کر کے نکل آئے (۲) دیر کرنا حرام ہے۔

۱..... مجید و اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پانی نہ ہونے کی حالت میں بے وضو نے مسجد میں ذکر کے لیے بیٹھنے بلکہ مسجد میں سونے کے لیے (کسرے سے عبادت ہی نہیں) یا پانی ہوتے ہوئے سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر یا مس صحف یا باوجود وسعت وقت نمازہ جنگا نہ یا جمعہ یا جنب نے تلاوت قرآن کے لیے تیمم کیا لغو و باطل و ناجائز ہوگا کہ ان میں سے کوئی بے بدل فوت نہ ہوتا تھا، یونہی ہماری تحقیق پر تہجد یا چاشت یا چاند گہن کی نماز کے لیے، اگرچہ ان کا وقت جاتا ہو کہ یہ نفل ہیں سنت مؤکدہ نہیں تو باوجود آب (یعنی پانی کی موجودگی میں) زیارت قبور یا عیادت مریض یا سونے کے لیے تیمم بدرجہ اولیٰ لغو ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳/۵۵۷)

۲..... ہاں جو شخص عین کنارہ مسجد میں ہو کہ پہلے ہی قدم میں خارج ہو جائے جیسے دروازے یا حجرے یا زمین پیش حجرہ (یعنی حجرہ کے سامنے والی زمین) کے متصل سوتا تھا اور احتلام ہوا یا جنابت یاد نہ رہی اور مسجد میں ایک ہی قدم رکھا تھا، ان صورتوں میں فوراً ایک قدم رکھ کر باہر ہو جائے کہ اس خروج (یعنی نکلنے میں) میں مُردنی المسجد (یعنی مسجد میں چلنا) نہ ہوگا اور جب تک تیمم پورا نہ ہو بحال جنابت (یعنی جنابت کی حالت میں) مسجد میں ٹھہرنا رہے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳/۴۸۰)

**مسئلہ ۱۲** قرآن مجید چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت یا سجدہ شکر کے لیے تیمم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔

**مسئلہ ۱۵** وقت اتنا تنگ <sup>(۱)</sup> ہو گیا کہ وضو یا غسل کرے تو نماز قضا ہو جائے گی تو چاہیے کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور پھر وضو یا غسل کر کے اعادہ کرنا لازم ہے۔

**مسئلہ ۱۶** حیض یا نفاس سے پاک ہوئی اور پانی پر قادر نہیں تو تیمم کرے۔

**مسئلہ ۱۷** اتنا پانی ملا جس سے وضو ہو سکتا ہے اور نہانے کی ضرورت ہے تو اس پانی سے وضو کر لینا چاہیے اور غسل کے لیے تیمم کرے۔

## تیمم کا طریقہ

تیمم کی نیت سے بِسْمِ اللّٰہ کہہ کر کسی ایسی پاک چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو، دونوں ہاتھ مار کر اٹھ لے، اگر زیادہ گرد لگ گئی ہو تو ہاتھ جھاڑ لے اور اس سے سارے منہ کا مسح کرے پھر دوسری مرتبہ یوں ہی ہاتھ مارے اور ناخن سے لے کر گھنٹیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا مسح کرے تیمم ہو گیا، تیمم میں سر اور پیر پر مسح نہیں کیا جاتا۔

## تیمم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

تیمم میں صرف تین باتیں فرض ہیں باقی سنت۔

## پہلا فرض

نیت یعنی غسل یا وضو یا دونوں کی پاکی حاصل کرنے کا ارادہ، اگر تیمم کی نیت ہاتھ مارنے

۱..... یعنی فرض کے بکیر تحریر کا بھی وقت نہ ملے گا۔ (۱۲ منہ)

کے بعد کی تو تیمم نہ ہوگا۔ دل میں تیمم کا ارادہ فرض ہے اور ساتھ ہی زبان سے بھی کہہ لینا بہتر ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ تیمم کرتا ہوں بے غسلی یا بے وضوئی کی ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کے لیے اور بِسْمِ اللّٰہِ کہہ کر مٹی پر ہاتھ مارے۔

## دوسرا فرض

سارے منہ پر ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے نہیں تو تیمم نہ ہوگا۔

## تیسرا فرض

دونوں ہاتھ کا کہنیوں تک کہنیوں سمیت مسح کرنا اگر ذرہ برابر بھی کوئی جگہ چھٹ گئی تو تیمم نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۱۸** داڑھی مونچھ اور بھنوؤں کے بالوں پر ہاتھ پھیرنا ضروری ہے۔

**مسئلہ ۱۹** منہ کی یہاں بھی وہی حد ہے جو وضو میں ہے، لیکن منہ کے اندر تیمم نہیں کیا جاتا، البتہ دونوں ہونٹ پر جتنا منہ بند کرنے کے بعد کھلا رہتا ہے مسح ضروری ہے۔

**مسئلہ ۲۰** ہاتھ جھاڑنے میں تالی نہ بچے بلکہ اس کی صورت یہ ہے کہ انگوٹھے سے انگوٹھا ٹکرائے زائد گرد جھڑ جائے گی۔

**مسئلہ ۲۱** اگر انگلیوں میں گرد نہ پہنچی ہو تو خلال کرنا فرض ہے نہیں تو سنت اور اسی طرح داڑھی میں بھی۔

**مسئلہ ۲۲** اگر ایک ہی تیمم میں وضو اور غسل دونوں کی نیت کر لی جب بھی کافی ہے دونوں کا ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۳ غسل اور وضو دونوں کا تیمم ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

## کس چیز سے تیمم جائز ہے اور کس سے نہیں؟

تیمم اسی چیز سے ہو سکتا ہے جو جنس زمین سے ہو اور جو چیز زمین کی جنس سے نہیں اس سے تیمم نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۴ جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے، نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔ لہذا مٹی، گرد، ریتا، بالو،<sup>(۱)</sup> چونا، سرمہ، ہر تال<sup>(۲)</sup>، گیرو، گندھک، مردہ سنگ،<sup>(۳)</sup> پتھر، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد وغیرہ جو اہر سے تیمم جائز ہے اگر چہ ان پر غبار نہ ہو۔

مسئلہ ۲۵ جس مٹی سے تیمم کیا جائے اس کا پاک ہونا ضروری ہے یعنی نہ اُس پر کسی نجاست کا اثر ہو، نہ یہ ہو کہ محض شک ہونے سے اثر نجاست جاتا رہا ہو۔

مسئلہ ۲۶ جس چیز پر نجاست گری اور سُوکھ گئی اس سے تیمم نہیں ہوگا اگرچہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو، البتہ نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۷ یہ وہم کہ کبھی نجس ہوئی ہوگی فضول ہے اس کا اعتبار نہیں۔

مسئلہ ۲۸ راکھ سے تیمم جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۹ اگر خاک میں راکھ مل جائے اور خاک زیادہ ہو تو تیمم جائز ہے، نہیں تو نہیں۔

①..... ریت

②..... زرد رنگ کا ایک مادہ جو دواؤں میں استعمال ہوتا ہے۔

③..... ایک دوا کا نام جو پتھر کی مانند ہوتی ہے۔

مسئلہ ۳۰۔ بھگی مٹی سے تیمم جائز ہے جب کہ مٹی غالب ہو۔

مسئلہ ۳۱۔ اگر کسی لکڑی یا کپڑے وغیرہ پر اتنی گرد ہے کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے تو اس سے تیمم جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۔ گچ کی دیوار (۱) پر تیمم جائز ہے۔ (بہار شریعت) وغیرہ

مسئلہ ۳۳۔ پکی اینٹ سے تیمم جائز ہے۔ (بہار وغیرہ)

مسئلہ ۳۴۔ زمین یا پتھر جل کر سیاہ ہو جائے اس سے تیمم جائز ہے، یوں ہی اگر پتھر جل کر راکھ ہو جائے اس سے بھی جائز ہے۔

## تیمم توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہے گا اور علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ۳۵۔ کسی ایسے مقام پر گزرا کہ پانی ایک میل کے اندر تھا تیمم ٹوٹ گیا پانی تک پہنچنا ضروری نہیں، البتہ سونے کی حالت میں پانی پر گزرنے سے نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ ۳۶۔ مریض نے غسل کا تیمم کیا تھا اور اب اتنا تندرست ہو گیا کہ نہانا نقصان نہ کرے گا تو تیمم جاتا رہا۔

مسئلہ ۳۷۔ اتنا پانی ملا کہ اعضاء وضو صرف ایک ایک بار دھوسکتا ہے تو تیمم جاتا رہا اور اس سے کم تو نہیں، یوں ہی غسل کے تیمم کرنے والے کو اتنا پانی ملا کہ غسل کے فرائض کو بھی کافی نہیں تو تیمم نہ گیا، ورنہ تیمم جاتا رہا۔

۱..... چونے یا سینٹ کے مسالے سے پلستر کی ہوئی دیوار۔

**مسئلہ ۳۸** کسی نے غسل اور وضو دونوں کے لیے ایک ہی تیمم کیا تھا پھر وضو توڑنے والی کوئی چیز پائی گئی یا اتنا پانی پایا جس سے صرف وضو کر سکتا ہے یا بیمار تھا اور اب تندرست ہو گیا کہ وضو نقصان نہ کرے گا اور غسل سے ضرر ہوگا تو صرف وضو کے حق میں تیمم جاتا رہا غسل کے حق میں باقی ہے۔

## خف یعنی موزے پر مسح کا بیان

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو، وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے موزوں پر مسح کرے تو جائز ہے۔

**مسئلہ ۱** جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا۔

**مسئلہ ۲** مسح کرنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

﴿۱﴾ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک انگل کم ہو جب بھی مسح درست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

﴿۲﴾ پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

﴿۳﴾ چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی اور دبیز<sup>(۱)</sup> چیز کا جیسے کرچ<sup>(۲)</sup> وغیرہ۔

**مسئلہ ۳** ہندوستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

۱..... موٹا، مضبوط

۲..... کینوس (canvas)، ایک قسم کا ٹاٹ

﴿۴﴾ وضو کر کے پہنا ہو یعنی اگر موزہ بے وضو پہنا تھا تو مسح نہیں کر سکتا۔

**مسئلہ ۲** تیمم کر کے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

﴿۵﴾ نہ حالت جنابت میں پہنا ہو، نہ بعد پہننے کے جُنُب ہو اہو۔

﴿۶﴾ مدت کے اندر ہو اور اس کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات ہے اور مسافر

کے واسطے تین دن تین رات۔

**مسئلہ ۵** موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدت<sup>(۱)</sup> ہو اس وقت سے اس مدت کا شمار

ہوگا، مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلی بار حدت ہو تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

﴿۷﴾ موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگلی

بدن ظاہر نہ ہوتا ہو۔

**مسئلہ ۶** موزہ پھٹ گیا یا سیون کھل گئی اور ویسے پہنے رہنے کے حالت میں تین انگلی پاؤں

ظاہر نہیں ہوتا، مگر چلنے میں تین انگلی دکھائی دیتا ہے تو مسح جائز نہیں یعنی پھٹے موزہ میں تین انگلی سے کم پاؤں کھلے تو مسح جائز ہے اور تین انگلی یا اس سے زیادہ کھلے تو جائز نہیں۔

**مسئلہ ۷** ٹخنے کے اوپر موزہ چاہے کتنا ہی پھٹا ہو کچھ حرج نہیں مسح ہو سکتا ہے۔ پھٹنے کا

اعتبار ٹخنے سے نیچے کے حصوں میں ہے۔

## مسح موزہ کا طریقہ

مسح کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ تر کر کے داہنی ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کے

۱..... حدت: بے وضو ہونا۔ ۱۲ (منہ)

موزے کی پیٹھ کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کھینچے کم سے کم تین انگلی کھینچے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے اور بائیں ہاتھ سے بائیں پیر پر اسی طرح کرے۔

**مسئلہ ۸** مسح میں فرض دو ہیں:

﴿۱﴾ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔

﴿۲﴾ مسح موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

**مسئلہ ۹** مسح میں سنت تین باتیں ہیں:

﴿۱﴾ ہاتھ کی پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا۔

﴿۲﴾ انگلیوں کو کھینچ کر پنڈلی تک لے جانا۔

﴿۳﴾ مسح کرتے وقت انگلیوں کو کھلی رکھنا۔

**مسئلہ ۱۰** انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اُس سے چھپے ہوں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۱۱** عمامہ، برقع، نقاب، اور دستانہ پر مسح جائز نہیں۔

## مسح موزہ کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے؟

مسح جن چیزوں سے ٹوٹتا ہے وہ یہ ہیں:

﴿۱﴾ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے اُن سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

﴿۲﴾ مسح کی مدت پوری ہو جانے سے مسح جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں

دھولینا کافی ہے، پھر سے پورا وضو کرنے کی ضرورت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

﴿۳﴾ موزہ اُتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے، چاہے ایک ہی اُتارا ہو۔

**مسئلہ ۱۲** وضو کی جگہوں میں پھٹن ہو یا پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور پانی بہانا نقصان کرتا

ہو یا سخت تکلیف ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیر لینا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معاف ہے اور اگر اس میں کوئی دوا بھرتی تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

## حیض کا بیان

### حیض کی تعریف

بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو، اُسے حیض کہتے ہیں اور بیماری سے ہو تو استحاضہ اور بچہ ہونے کے بعد ہو تو نفاس کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۱** حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین راتیں ہیں یعنی پورے بہتر گھنٹے ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس راتیں ہیں۔

**مسئلہ ۲** بہتر گھنٹے سے ذرا بھی پہلے ختم ہو جائے تو حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے، ہاں اگر صبح کو کرن چمکتے ہی شروع ہوا اور تین دن تین راتیں پوری ہو کر کرن چمکنے ہی کے وقت ختم ہوا تو حیض ہے اور اس صورت میں بہتر گھنٹہ پورا ہونا ضروری نہیں البتہ کسی اور وقت شروع ہو تو گھنٹوں ہی سے شمار ہوگا اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن رات لیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۳** دس رات دن سے کچھ بھی زیادہ خون آیا تو اگر یہ حیض پہلی مرتبہ اُسے آیا ہے تو دس دن تک حیض ہے بعد کا استحاضہ اور اگر پہلے اسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ ہوا استحاضہ ہے، اسے یوں سمجھو کہ پانچ دن کی عادت تھی اب آیا دس دن تو کل حیض ہے اور بارہ دن آیا تو پانچ دن حیض کے باقی سات دن

استحاضہ کے اور اگر ایک حالت مقرر نہ تھی بلکہ کبھی چار دن آیا کبھی پانچ دن آیا تو پچھلی بار جتنے دن آیا اتنے ہی دن حیض کے سمجھے جائیں باقی استحاضہ ہے۔

**مسئلہ ۲** یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے جیسی حیض ہو بلکہ اگر بعض بعض وقت آئے جب بھی حیض ہے۔

## حیض آنے کی عمر

کم سے کم نو برس کی عمر سے حیض شروع ہوگا اور انتہائی عمر حیض آنے کی پچپن سال کی عمر ہے، اس عمر والی کو آئسہ اور اس عمر کو کن ایاس کہتے ہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۵** نو برس کی عمر سے پہلے جو خون آیا وہ استحاضہ ہے، یوں ہی پچپن سال کی عمر کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ ہے اگر پچپن برس کی عمر کے بعد خالص خون آئے یا جیسا پہلے آتا تھا اسی رنگ کا آیا تو حیض ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۶** حمل والی کو جو خون آیا استحاضہ ہے یوں ہی بچہ ہوتے وقت جو خون آیا اور ابھی بچہ آدھے سے زیادہ باہر نہیں نکلا تو وہ استحاضہ ہے۔

**مسئلہ ۷** دو حیضوں کے درمیان کم سے کم پورے پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے یوں ہی نفاس و حیض کے درمیان بھی پندرہ دن کا فاصلہ ضروری ہے تو اگر نفاس ختم ہونے کے بعد پندرہ دن پورے نہ ہوئے تھے کہ خون آیا تو یہ استحاضہ ہے۔

**مسئلہ ۸** حیض اس وقت شمار کیا جائے گا جب کہ خون فرجِ خارج میں آ گیا تو اگر کوئی کپڑا رکھ لیا ہے جس کی وجہ سے خون فرجِ خارج میں نہیں آیا داخل ہی میں رُکارا ہوا تو جب تک کپڑا نہ نکالے گی حیض والی نہ ہوگی، نمازیں پڑھے گی روزہ رکھے گی۔

## حیض کے رنگ

**مسئلہ ۹** حیض کے چھ رنگ ہیں: سیاہ، سرخ، سبز، زرد، گدلا، مثیلا، سفید رنگ کی رطوبت حیض نہیں۔

**مسئلہ ۱۰** دس دن کے اندر رطوبت میں ذرا بھی میلا پن ہے تو وہ حیض ہے اور اگر دس دن رات کے بعد بھی میلا پن باقی ہے تو عادت والی کے لیے جو دن عادت کے ہیں اتنے دن حیض کے اور عادت کے بعد والے استحاضہ اور اگر کچھ عادت نہیں تو دس دن رات تک حیض، باقی استحاضہ ہے۔

**مسئلہ ۱۱** جس عورت کو عمر بھر خون آیا ہی نہیں یا آ یا مگر تین دن سے کم آیا تو عمر بھر وہ پاک ہی رہی اور اگر ایک بار تین دن رات خون آیا پھر کبھی نہ آیا تو وہ فقط تین دن رات حیض کے ہیں، باقی ہمیشہ کے لیے پاک۔

## نفاس کا بیان

### نفاس کی تعریف اور مدت

نفاس یعنی وہ خون جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے۔ (متون) اس کی کمی کی جانب کوئی مدت مقرر نہیں آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک آن بھی خون آیا تو نفاس ہے اور زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن رات ہے۔

**مسئلہ ۱۲** نفاس کا شمار اس وقت سے ہوگا جب کہ آدھے سے زیادہ بچہ نکل آیا۔

**متنبیہ** - اس بیان میں جہاں بچہ ہونے کا لفظ آئے گا اس کا مطلب آدھے سے زیادہ بچہ باہر آ جانا ہے۔

**مسئلہ ۱۳** - کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کے پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے یا یہ یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے میں کتنے دن خون آیا تھا تو ان دونوں صورتوں میں چالیس دن رات نفاس ہے باقی استحاضہ اور جو پہلی عادت معلوم ہے تو عادت کے دنوں تک نفاس ہے اور جتنا دن زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے، جیسے عادت تیس دن کی تھی، اس بار پینتالیس دن آیا تو تیس دن نفاس کے اور پندرہ استحاضہ کے ہیں۔

**مسئلہ ۱۴** - بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے اگرچہ بچہ آدھا باہر آ گیا ہو۔

**مسئلہ ۱۵** - حمل ساقط ہونے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ بعد کو تو پہلے والا استحاضہ ہے، بعد والا نفاس ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب کوئی عضو بن چکا ہو ورنہ پہلے والا اگر حیض ہو سکتا ہے تو حیض ہے، نہیں تو استحاضہ۔

**مسئلہ ۱۶** - چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے، اگرچہ پندرہ دن کا فاصلہ ہو جائے۔

**مسئلہ ۱۷** - اس کے رنگ کے بارے میں وہی احکام ہیں جو حیض میں بیان ہوئے۔

## حیض و نفاس کے احکام

**مسئلہ ۱۸** - حیض و نفاس کی حالت میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا حرام ہے۔

**مسئلہ ۱۹** ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں، ان کی قضا بھی نہیں البتہ روزوں کی قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔

**مسئلہ ۲۰** نماز کے وقت میں وضو کر کے اتنی دیر تک ذکر الہی، درود شریف اور دوسرے وظیفے پڑھ لیا کرے جتنی دیر نماز پڑھا کرتی تھی تاکہ عادت رہے۔

**مسئلہ ۲۱** حیض و نفاس والی کو قرآن مجید پڑھنا دیکھ کر ہو یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ جلد یا چولی یا حاشیہ کوانگی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۲** کاغذ کے پرچہ پر کوئی آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی حرام ہے۔

**مسئلہ ۲۳** قرآن مجید جزدان میں ہو تو اس جزدان کے چھونے میں حرج نہیں۔

(عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴** اس حالت میں قرآن مجید اور دینی کتابوں کے چھونے کے سب احکام وہی ہیں جو بے غسل والے کے ہیں جس کا بیان غسل میں گزرا۔

**مسئلہ ۲۵** مُعَلَّمہ کو حیض و نفاس ہو تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھاوے اور بچے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

**مسئلہ ۲۶** اس حالت میں دُعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱..... یہ امام محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَامَدَّ ب ہے مگر ظاہر الروایہ میں ہے کہ اس حالت میں دُعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ ”التجنیس“ لصاحب الهدایة، ۱/۸۶ پر ہے کہ اسکی پرفوتی ہے۔ (الفتاویٰ الہندیة،

کتاب الطہارۃ، الباب السادس، الفصل الرابع، ۱/۳۸، ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء، مطلب:

یطلق الدعاء علی ما یشمل الشاء، ۱/۳۵۱)

**مسئلہ ۲۷** قرآن مجید کے علاوہ اور تمام اذکار، کلمہ شریف، درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے بلکہ مستحب ہے وضو یا کلی کر کے پڑھنا بہتر ہے اور ویسے بھی حرج نہیں اور ان کے چھونے میں بھی حرج نہیں۔

**مسئلہ ۲۸** جماع اس حالت میں حرام ہے البتہ لیٹنے بیٹھنے ساتھ کھانے پینے اور بوسہ لینے میں حرج نہیں۔

## استحاضہ کا بیان

### استحاضہ کی تعریف اور حکم

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ استحاضہ ہے۔

**مسئلہ ۲۹** استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے، نہ روزہ معاف ہے، نہ ایسی عورت سے جماع حرام ہے۔

**مسئلہ ۳۰** استحاضہ اگر اس حد تک پہنچ گیا کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو نماز کا پورا ایک وقت شروع سے آخر تک اسی حالت میں گزر جانے پر اس کو معذور کہا جائے گا۔ ایک وضو سے اس وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے خون آنے سے اس ایک پورے وقت کے اندر تک وضو نہ جائے گا۔

**مسئلہ ۳۱** اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر اتنی دیر تک خون روک سکتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے تو معذور نہیں۔

## معذور کا بیان

### معذور کی تعریف

**مسئلہ ۱** ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہو کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے، یعنی پورے وقت میں اتنی دیر بھی بیماری نہیں رُکی کہ وضو کے ساتھ فرض نماز ادا کر سکے۔ معذور کا حکم یہ ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے اس بیماری سے اُس کا وضو نہیں جاتا۔ جیسے قطرے کی بیماری یا دُشت یا ہوا خارج ہونا یا دُکھتی آنکھ سے پانی گرنا یا پھوڑے یا ناسور سے ہر وقت رطوبت بہنا یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا، جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر نماز کے وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے گی، معذور ہی رہے گا۔ مثلاً عورت کو نماز کا ایک پورا وقت ایسا گزر گیا جس میں استحاضہ نے اتنی مہلت نہیں دی کہ طہارت کر کے فرض پڑھ لیتی اور دوسرے وقت میں اتنی مہلت ملتی ہے کہ وضو کر کے نماز پڑھ لے۔ مگر اب اس دوسری نماز کے وقت میں بھی ایک آدھ دفعہ خون آجاتا ہے تو اب بھی معذور ہے، یعنی عذر ثابت ہونے کے بعد یہ ضروری نہیں ہے کہ آئندہ ہر وقت میں کثرت سے بار بار وضو توڑنے والی چیز پائی جائے، عذر ثابت ہونے کے لیے کثرت و تکرار درکار ہے، لیکن اتنی کثرت کہ ایک فرض بھی وضو کے ساتھ ادا نہ ہو سکے۔ بعد کی ہر نماز کے وقت میں اتنی کثرت ضروری نہیں، بلکہ ایک بار بھی کافی ہے۔

**مسئلہ ۲** فرض نماز کا وقت گزر جانے سے معذور کا وضو جاتا رہتا ہے۔ جیسے کسی معذور نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو سورج ڈوبتے ہی وضو جاتا رہا اور کسی نے سورج نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔

**مسئلہ ۳** معذور کا وضو اس چیز سے نہیں جاتا جس کے سبب سے معذور ہے، ہاں اگر کوئی دوسری چیز وضو توڑنے والی پائی گئی تو وضو جاتا رہا، مثلاً جس کو قطرے کا مرض ہو، ہوا نکلنے سے اس کا وضو جاتا رہے گا اور جس کو ہوا نکلنے کا مرض ہے اس کا قطرہ نکلنے سے وضو جاتا رہے گا۔

**مسئلہ ۴** اگر کسی ترکیب سے عذر جاتا رہے یا اس میں کمی ہو جائے تو اس ترکیب کا کرنا فرض ہے مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے خون بہتا ہے اور بیٹھ کر پڑھے تو نہ بہے گا، تو بیٹھ کر پڑھنا فرض ہے۔

**مسئلہ ۵** معذور کو ایسا عذر ہے جس کے سبب سے کپڑے نجس ہو جاتے ہیں تو اگر ایک درہم سے زیادہ نجس ہو گیا اور جانتا ہے کہ اتنا موقع ہے کہ اسے دھو کر پاک کپڑوں سے نماز پڑھ لوں گا تو دھو کر نماز پڑھنا فرض ہے اور اگر جانتا ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس ہو جائے گا تو دھونا ضروری نہیں اسی سے پڑھے اگرچہ نماز بھی آلودہ ہو جائے کچھ حرج نہیں اور اگر درہم کے برابر ہے اور دھو کر پڑھنے کا موقع ہے کہ نماز پڑھتے پڑھتے پھر اتنا ہی نجس نہ ہو جائے گا تو دھونا واجب ہے اور درہم سے کم ہے اور موقع ہے تو دھونا سنت اور اگر موقع نہیں تو ہر صورت میں معاف ہے۔

**مسئلہ ۶** کسی زخم سے ایسی رطوبت نکلے کہ بہے نہیں تو نہ اس کی وجہ سے وضو ٹوٹے نہ معذور ہونہ وہ رطوبت ناپاک ہے۔

## نجس چیزوں کو پاک کرنے کا طریقہ

نجس کی دو قسمیں ہیں:

**پہلی قسم** ایسی چیزیں ہیں کہ وہ خود نجس ہیں جن کو ناپاکی اور نجاست کہتے ہیں۔ جیسے شراب، پاخانہ، گوبر، ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل حالت کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو جائیں پاک نہیں ہو سکتیں، شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور اگر سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے یا پلا<sup>(۱)</sup> جب تک راکھ نہ ہو جائے ناپاک ہے، جب راکھ ہو گیا تو یہ راکھ پاک ہے۔

(منیہ وغیرہ)

**دوسری قسم** ایسی چیزیں ہیں جو خود تو نجس نہیں لیکن نجاست کے لگنے سے ناپاک ہو گئیں۔ جیسے کپڑے پر شراب لگ گئی تو اب کپڑا نجس ہو گیا، ایسی چیزوں کے پاک کرنے کے کئی طریقے ہیں، بعض چیزیں دھونے سے پاک ہوں گی، بعض سوکھنے سے، بعض رگڑنے پونچھنے سے، بعض جلنے سے پاک ہوں گی، بعض دباغت و ذبح سے پاک ہوں گی۔

## پانی کے سوا دوسری پاک کرنے والی چیزیں

**مسئلہ ۷** پاک پانی اور ہر پاک تپلی بننے والی چیز جس سے نجاست دور ہو سکے اس سے ناپاک چیزوں کو پاک کر سکتے ہیں۔ جیسے سرکہ، گلاب، چائے، کیلے کا پانی وغیرہ۔

**مسئلہ ۸** ماء مُستعمل یعنی وضو و غسل کے پاک دھون سے بھی دھو کر پاک کر سکتے ہیں۔

①..... ایندھن کے لیے گوبر کے سوکھائے ہوئے تھاپے۔

## موٹی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۹** تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو اس سے بھی چیز پاک ہو جائے گی۔ جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر قے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ قے کا اثر جاتا رہا تو پستان پاک ہو گیا۔ (قاضی خان وغیرہ)

**مسئلہ ۱۰** شوربا، دودھ، تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ان سب سے نجاست دور نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۱۱** نجاست اگر دلدار ہے جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں کوئی گنتی کی شرط نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی بار دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا، ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا مستحب ہے۔

## نجاست دور ہونے کے بعد جو رنگ یا بُو رہ جائے اس کا حکم

**مسئلہ ۱۲** اگر نجاست دور ہوگئی مگر اس کا کچھ حصہ اثر یا رنگ یا بُو باقی ہے تو اُسے بھی دور کرنا لازم ہے۔ ہاں اگر اس کا اثر مشکل سے جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں، تین مرتبہ دھولیا پاک ہو گیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی ضرورت نہیں۔

(عالمگیری و منیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۳** کپڑے یا ہاتھ پر جس رنگ لگایا یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئے کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہو جائے گا۔ اگر چہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

(عالمگیری و منیہ وغیرہ)

## پتلی نجاست پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۱۲** زعفران یا کوئی رنگ کپڑا رنگنے کے لیے گھولا تھا، اس میں کسی بچے نے پیشاب کر دیا، یا اور کوئی نجاست پڑ گئی تو اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۱۵** کپڑے یا بدن پر ناپاک تیل لگا تھا تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا، اگر چہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلف کی ضرورت نہیں کہ صابن یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہوگا۔ (مینہ و بہار)

**مسئلہ ۱۶** اگر چھری میں خون لگ گیا یا سری میں خون بھر گیا اور اُسے آگ میں ڈال دیا یہاں تک کہ خون جل گیا تو چھری اور سری پاک ہو گئی۔ (مینہ و بزازیہ)

## نچوڑنے کی حد

**مسئلہ ۱۷** نجاست اگر پتلی ہے تو تین مرتبہ دھونے اور تین مرتبہ اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہوگا، اچھی طرح نچوڑنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہوگا۔ (عالمگیری و قاضی خان)

**مسئلہ ۱۸** اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے وہ نچوڑے تو دو ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور اس دوسرے کے حق میں ناپاک ہے، اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں

ہاں اگر یہ دھوتا اور اتنا ہی نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

**مسئلہ ۱۹** پہلی اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ پاک کر لینا بہتر ہے اور تیسری بار نچوڑنے سے کپڑا بھی پاک ہو گیا اور ہاتھ بھی اور جو کپڑے میں اتنی تری رہ گئی ہو کہ نچوڑنے سے ایک آدھ بوند ٹپکے تو کپڑا اور ہاتھ دونوں ناپاک ہیں۔

**مسئلہ ۲۰** پہلی یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیا اور اس کی تری سے کپڑے کا پاک حصہ بھیک گیا تو یہ بھی ناپاک ہو گیا، پھر اگر پہلی بار نچوڑنے کے بعد بھیک ہے تو اسے دو مرتبہ دھونا چاہیے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیک ہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے یو ہیں اگر کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا ہے کوئی پاک کپڑا بھیک جائے تو یہ دو بار دھویا جائے اور اگر دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ پاک کپڑا بھیک تو ایک بار دھونے سے پاک ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۲۱** کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا، پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگر خوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

**مسئلہ ۲۲** دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا ایک ہی حکم ہے، یعنی ان کا پیشاب کپڑے یا بدن پر لگا تو تین بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا تب پاک ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں اس کے پاک کرنے کا طریقہ**

**مسئلہ ۲۳** جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں جیسے چٹائی، جوتا، برتن، وغیرہ اس کو دھو کر چھوڑ

دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے یوں ہی دوبار اور دھوئیں، تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہو گیا وہ چیز پاک ہوگی اسی طرح جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب سے نچوڑنے کے قابل نہیں اُسے بھی یوں ہی پاک کیا جائے۔

## لوہے تانبے چینی وغیرہ کے برتن اور سامان پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۲۴** اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نجاست جذب نہ ہو جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں، تو اُسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔

**مسئلہ ۲۵** ناپاک برتن کو مٹی سے مانجھ لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۲۶** پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ (عالمگیری و قاضی خان)

**مسئلہ ۲۷** لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو، نہ نقش و نگار ہو اگر وہ نجس ہو جائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہو جائے گی اور اس صورت میں نجاست کے دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں یوں چاندی، سونے، پیتل، گِلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہو جاتی ہیں، بشرطیکہ نقشہ نہ ہوں اور اگر نقشہ ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے، پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔

## آئینہ وغیرہ پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۲۸** آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پاش کی

ہوئی لکڑی، غرض وہ تمام چیزیں جن میں مَسَام نہ ہوں کپڑے یا پتے سے اس قدر پونچھ لیے جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے تو پاک ہو جاتی ہیں۔

**مسئلہ ۲۹** ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے تو

پاک ہوگی مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں، نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۳۰** جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگی اس کے بعد بھیگ گئی تو ناپاک

نہ ہوگی۔ (بزازیہ)

## کھال پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۳۱** سُور کے سوا ہر مردار جانور کی کھال، کھانے سے پاک ہو جاتی ہے چاہے اس

کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکا لیا ہو یا فقط دھوپ یا ہوا یا دُھول میں سکھا لیا ہو کہ اس کی تمام تری مٹ کر بد ہو جاتی رہی ہو تو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست

ہے۔ (ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۳۲** سُور کے سوا ہر جانور، حلال ہو یا حرام، جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بِسْمِ اللّٰہ

کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے

یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہو جائے گا،

بلکہ حرام ہی رہے گا، پاک ہونا اور بات ہے، حرام ہونا اور بات ہے دیکھو مٹی پاک ہے بلکہ

پاک کرنے والی ہے، لیکن حد ضرر تک مٹی کھانا حرام ہے۔ (منیہ و ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۳۳** رائگ، سیسہ پگھلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری)

## شہد پاک کرنے کا طریقہ

**مسئلہ ۳۲** شہد ناپاک ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ پانی اس میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ سب پانی جل جائے اور جتنا شہد تھا اتنا رہ جائے، تین مرتبہ اسی طرح پکائیں تو شہد پاک ہو جائے گا۔

## تیل گھی پاک کرنے کا طریقہ

اسی ترکیب سے نجس تیل بھی پاک کر لیں، تیل پاک کرنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ جتنا تیل ہوتا ہی اس میں پانی ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں۔ اس طرح تین بار کریں تیل پاک ہو جائے گا۔ (منیہ و عالمگیری) اگر گھی نجس ہو جائے تو پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ سے پاک کر لیں۔

**مسئلہ ۳۵** جو کپڑا دو تہ کا ہو، اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے گئے ہوں تو دوسری تہ پر نماز جائز نہیں اگر سیلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

**مسئلہ ۳۶** لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہو گیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ موٹائی میں چر سکے تو اُلٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (منیہ)

**مسئلہ ۳۷** جوز مین گو بر سے لپی گئی، اگر چہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اُس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔

## درخت اور دیوار اور جڑی اینٹ کیسے پاک ہوتی ہے؟

**مسئلہ ۳۸** درخت اور گھاس اور دیوار، ایسی اینٹ جوز مین میں جڑی ہے یہ سب خشک

ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے یوہیں درخت یا گھانس سوکھنے سے پہلے کاٹ لیں تو طہارت کے لیے دھونا ضروری ہے۔ (عالمگیری منیہ وغیرہ)

## استنجے کا بیان

### استنجے کے آداب

**مسئلہ ۱** پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قبلہ کی طرف منہ ہونہ پیٹھ، چاہے گھر میں ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھ گیا تو یاد آتے ہی فوراً رُخ بدل دے اس میں اُمید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔  
(فتح القدیر)

**مسئلہ ۲** بچے کو پاخانہ یا پیشاب پھرانے والے کو مکروہ ہے کہ اس بچے کا منہ قبلہ کو ہو یہ پھرانے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳** پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت سورج چاند کی طرف نہ منہ ہونہ پیٹھ، یوہیں ہوا کے رُخ یا پیشاب کرنا منع ہے اور ہر ایسی جگہ یا پیشاب کرنا منع ہے جس سے چھینٹیں اوپر آئیں۔

**مسئلہ ۴** ننگے سر یا پیشاب پاخانہ کو جانا منع ہے اور یوہیں اپنے ساتھ ایسی چیز لے جانا جس پر کوئی دعایا اللہ ورسول یا کسی بزرگ کا نام لکھا ہوا منع ہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

## استنجے کا طریقہ اور استنجے سے پہلے کی دُعا

جب پیشاب پاخانے کو جائے تو مستحب ہے کہ پاخانہ سے باہر یہ پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔<sup>(۱)</sup>

پھر بائیں پاؤں پہلے اندر رکھیں جب بیٹھنے کے قریب ہو تو کپڑا بدن سے ہٹائے اور ضرورت سے زیادہ بدن نہ کھولے پھر پاؤں کشادہ کر کے بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھے اور خاموشی سے سر جھکائے فراغت حاصل کرے، جب فارغ ہو جائے تو مرد بائیں ہاتھ سے اپنے آلہ کو جڑ کی طرف سے سرے کی طرف سونتے تاکہ جو قطرے رکے ہوں وہ نکل آئیں پھر ڈھیلوں سے صاف کر کے کھڑا ہو جائے اور سیدھے کھڑے ہونے سے پہلے بدن چھپالے اور باہر آ جائے نکلنے وقت پہلے داہنا پیر باہر نکالے اور نکل کر یہ کہے:

## استنجے کے بعد کی دعا

غُفْرَانَكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّىْ مَا يُوْذِىْنِىْ وَاَمْسَكَ عَلٰى مَا يَنْفَعُنِىْ۔<sup>(۲)</sup>

## طہارت خانہ میں داخل ہونے کے لیے دعا

پھر طہارت خانے میں یہ دعا پڑھ کر جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ  
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَابِيْنَ وَاَجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ الَّذِيْنَ  
لَا خَوْفَ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔<sup>(۳)</sup>

①..... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیطین سے۔

②..... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے مجھ سے

وہ چیز دور کی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دے گی۔

③..... ترجمہ: اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے جو بہت بڑا ہے اور اسی کی حمد ہے خدا کا شکر ہے کہ میں دین اسلام

پہلے تین بار ہاتھ دھوئے پھر بیٹھ کر داہنے ہاتھ سے پانی بہائے اور بائیں ہاتھ سے دھوئے اور پانی کا لوٹا اونچا رکھے تاکہ چھینٹیں نہ پڑیں۔ پہلے پیشاب کا مقام دھوئے پھر پاخانہ کا مقام دھوئے، دھوتے وقت پاخانہ کا مقام سانس کا زور نیچے کو دے کر ڈھیلا رکھے اور خوب اچھی طرح دھوئے، یہاں تک کہ دھونے کے بعد ہاتھ میں بُو باقی نہ رہ جائے، پھر کسی پاک کپڑے سے پونچھ ڈالے اور اگر کپڑا نہ ہو تو بار بار ہاتھ سے پونچھے کہ برائے نام تری رہ جائے اور اگر وسوسہ کا غلبہ ہو تو رومالی پر پانی چھڑک لے پھر اس جگہ سے باہر آ کر یہ دعا پڑھے:

## طہارت خانہ سے باہر آنے کی دعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَالْإِسْلَامَ نُورًا وَقَائِدًا  
وَدَلِيلًا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَالِى الْجَنَّاتِ النَّعِيمِ. اللَّهُمَّ حَصِّنْ  
فَرْجِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَمَحْصُ ذُنُوبِي. (1)

**مسئلہ** آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجاء کرنا سنت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے، ڈھیلوں سے طہارت اس وقت کافی ہوگی جب کہ نجاست سے

پرہوں اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! تو مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں میں سے کر دے جن پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم کریں گے۔

①..... ترجمہ: حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جس نے پانی کو پاک کرنے والا اور اسلام کو نور اور خدا تک پہنچانے والا اور جنت کا راستہ بتانے والا کیا، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو میری شرم گاہ کو محفوظ رکھ اور میرے دل کو پاک کر اور میرے گناہ دور کر۔

مخرج کے آس پاس کی جگہ ایک درہم سے زیادہ آلودہ نہ ہو اگر درہم سے زیادہ جگہ میں لگ جائے تو دھونا فرض ہے مگر پہلے ڈھیلا لینا اب بھی سنت رہے گا۔

## گرمی جاڑے کے استنجہ کا فرق

پاخانہ کے بعد مرد کے لیے ڈھیلوں کے استعمال کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ گرمی کے موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کو لے جائے اور دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے کو لے جائے اور جاڑے کے موسم میں پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف لائے اور دوسرا آگے سے پیچھے اور تیسرا پیچھے سے آگے لائے۔

**مسئلہ ۶** عورت ہر موسم میں پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے لے جائے اور دوسرا پیچھے سے آگے لائے اور تیسرا پھر آگے سے پیچھے لے جائے۔ (قاضی خان، عالمگیری)

**مسئلہ ۷** اگر تین ڈھیلوں سے پوری صفائی نہ ہو تو اور ڈھیلے یوں ہی لے، پانچ، سات، نو وغیرہ طاق عدد۔

## استبراء کا حکم

**مسئلہ ۸** پیشاب کے بعد جس کو یہ خیال ہو کہ کوئی قطرہ باقی رہ گیا یا پھر آئے گا اس پر استبراء واجب ہے یعنی پیشاب کے بعد ایسا کام کرنا کہ اگر قطرہ رُکا ہو تو گر جائے۔

## استبراء کی تعریف

استبراء ٹھنلے سے ہوتا ہے یا زمین پر زور سے پاؤں مارنے سے ہوتا ہے یا اونچی جگہ

سے نیچے اترنے یا نیچی جگہ سے اوپر چڑھنے سے ہوتا ہے یا داہنے پاؤں کو بائیں اور بائیں کو داہنے پر رکھ کر زور دینے سے ہوتا ہے یا کھکھارنے یا بائیں کروٹ پر لیٹنے سے ہوتا ہے۔ استبراء اتنی دیر تک کرنا چاہیے کہ اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہ آئے گا۔ استبراء کا حکم مردوں کے لیے ہے عورت بعد فارغ ہونے کے تھوڑی دیر کی رہے پھر طہارت کر لے۔

**مسئلہ ۹** کنکر، پتھر، پھٹا ہوا کپڑا یہ سب ڈھیلے کے حکم میں ہیں، ان سے بھی صاف کر لینا بلا کراہت جائز ہے۔

**مسئلہ ۱۰** کاغذ سے استبراء منع ہے چاہے اس پر کچھ لکھا ہو یا سادہ ہو۔

**مسئلہ ۱۱** مرد کا ہاتھ بے کار ہو تو اس کی بی بی استبراء کرے اور اگر عورت کا ہاتھ بیکار ہو تو شوہر کرے کوئی اور رشتہ دار بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن استبراء نہیں کر سکتے بلکہ ایسی صورت میں معاف ہے۔

## وضو کے بچے ہوئے پانی کا حکم

**مسئلہ ۱۲** وضو کے بچے ہوئے پانی سے طہارت نہ کرنا چاہیے۔

## طہارت کے بچے ہوئے پانی کا حکم

**مسئلہ ۱۳** طہارت کے بچے ہوئے پانی کو پھینکنا نہ چاہیے کہ یہ اسراف ہے بلکہ کسی اور کام میں لائے اور وضو بھی کر سکتا ہے۔

## نماز کی دوسری شرط

## ستر عورت کا بیان

## ستر کتنا فرض ہے؟

یعنی نماز کے لیے کم سے کم کتنا بدن ڈھکا رہنا ضروری ہے۔

**مسئلہ ۱** مرد کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک عورت (چھپانے کی چیز) ہے، یعنی اتنے بدن کا چھپانا فرض ہے، ناف کا چھپانا فرض نہیں لیکن گھٹنا ڈھکنا فرض ہے۔

**مسئلہ ۲** آزاد<sup>(۱)</sup> عورتوں اور خنثی مشکل کے لیے سارا بدن عورت ہے، سوائے منہ اور ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے، سر کے ٹکٹے ہوئے بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں ان کا چھپانا بھی فرض ہے۔

**مسئلہ ۳** اگر عورت نے اتنا باریک دوپٹا جس سے بال کی سیاہی چمکے اور ڈھ کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۴** باندی کے لیے سارا پیٹ اور پیٹھ اور دونوں پہلو اور ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے۔

**مسئلہ ۵** جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو اگر چوتھائی سے کم کھل گیا تو

①..... آزاد سے مراد جو غلام یا باندی نہ ہو اس کتاب میں جہاں جہاں آزاد کا لفظ آیا ہے اس سے مراد یہی ہے کہ شرعی طور پر غلام نہ ہو۔ ۱۲ (منہ)

نماز ہو جائے گی اور اگر چوتھائی عضو کھل گیا اور فوراً چھپا لیا جب بھی نماز ہوگئی اور اگر بقدر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کے برابر کھلا رہا یا قَصْدًا کھولا اگرچہ فوراً چھپا لیا نماز جاتی رہی۔

## مرد میں اعضاءِ عورت نو ہیں

**مسئلہ ۶** مرد میں اعضاءِ عورت نو ہیں: ﴿۱﴾ ذکر ﴿۲﴾ اُشْشَیْنِ دونوں مل کر ایک ﴿۳﴾ دُبُر ﴿۴﴾ ہر ایک سُرین ایک ایک مستقل عورت ہے اور ﴿۶﴾، ﴿۷﴾ ہر ران علیحدہ علیحدہ ایک عورت ہے ﴿۸﴾ ناف کے نیچے سے لے کر عضو تناسل کی جڑ تک اور اس کی سیدھ میں پیٹھ اور دونوں کروٹوں کی جانب سے مل کر ایک عورت ہے ﴿۹﴾ دُبُر و اُشْشَیْنِ کے درمیان کی جگہ ایک مستقل عورت ہے۔

یہ جو نو اعضاءِ عورت گنائے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک، ایک عضو ہے، یعنی ایک کا چوتھائی سے کم کھل گیا تو نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۷** اگر چند اعضاء میں کچھ کچھ کھلا رہا کہ ہر ایک اُس عضو کی چوتھائی سے کم ہے مگر مجموعہ ان کا ان کھلے ہوئے اعضاء میں جو سب سے چھوٹا ہے اس کی چوتھائی کے برابر ہے تو نماز نہ ہوئی، مثلاً عورت کے کان کا نواں حصہ اور پنڈلی کا نواں حصہ کھلا رہا تو مجموعہ ان دونوں کا کان کی چوتھائی کے برابر ضرور ہے، لہذا نماز اس صورت میں نہ ہوگی۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

**مسئلہ ۸** نماز شروع کرتے وقت اگر کسی عضو کی چوتھائی کھلی رہی یعنی اسی حالت پر اللہ اکبر کہا تو نماز شروع نہ ہوئی۔ (ردالمحتار)

## عورت کے اعضاءِ عورت کا شمار

**مسئلہ ۹** آزاد عورتوں کے لیے علاوہ ان پانچ عضو کے جن کا بیان اوپر گزرا سارا بدن عورت ہے۔ جس میں تیس اعضاء شامل ہیں۔ ان میں سے جس عضو کی چوتھائی کھل جائے نماز کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

﴿۱﴾ سر یعنی ماتھے کے اوپر سے گردن کے شروع تک ﴿۲﴾ بال جو ٹپکتے ہوں ﴿۳﴾، ﴿۴﴾ دونوں کان ﴿۵﴾ گردن ﴿۶﴾، ﴿۷﴾ دونوں شانہ ﴿۸﴾، ﴿۹﴾، ﴿۸﴾ دونوں بازو کہنیوں سمیت ﴿۱۰﴾، ﴿۱۱﴾ دونوں کلائیاں یعنی کہنی کے بعد سے گٹوں کے نیچی تک ﴿۱۲﴾ سینہ یعنی گلے کے جوڑے سے دونوں پستان کے نیچے تک ﴿۱۳﴾، ﴿۱۴﴾ دونوں ہاتھ کی پیٹھ ﴿۱۵﴾، ﴿۱۶﴾ دونوں پستان ﴿۱۷﴾ پیٹ یعنی سینہ کی حد جو اوپر ذکر ہوئی، اس حد سے لے کر ناف کے نچلے کنارے تک یعنی ناف کا بھی پیٹ میں ہی شمار ہے ﴿۱۸﴾ پیٹھ یعنی پیچھے کی جانب سینہ کے مقابل سے کمر تک ﴿۱۹﴾ دونوں شانوں کے بیچ میں جو جگہ ہے بغل کے نیچے سینہ کی نچلی حد تک ﴿۲۰﴾، ﴿۲۱﴾ دونوں سرین ﴿۲۲﴾ فرج ﴿۲۳﴾ دُبر ﴿۲۴﴾، ﴿۲۵﴾ دونوں رانیں یعنی ہر ران چڈھے سے گھٹنے تک یعنی گھٹنوں سمیت ایک عضو ہے گھٹنا ایک عضو نہیں ﴿۲۶﴾ ناف کے نیچے پیڑ اور اس سے ملی جو جگہ ہے اور ان کے مقابل پیٹھ کی طرف سب مل کر ایک عورت ہے ﴿۲۷﴾، ﴿۲۸﴾ دونوں پنڈلیاں ٹخنوں سمیت ﴿۲۹﴾، ﴿۳۰﴾ دونوں تلوے۔ بعض علماء نے ہاتھ کی پیٹھ اور تلوؤں کو عورت میں داخل نہیں کیا۔



**مسئلہ ۱۶** اگر پورے ستر کے لیے کپڑا نہیں اور اتنا ہے کہ بعض اعضاء کا ستر ہو جائے گا تو اس سے ستر واجب ہے، اور اس کپڑے سے عورتِ غلیظہ یعنی آگاہ چھپا چھپائے اور اتنا ہو کہ ایک ہی چھپا سکتا ہے تو ایک ہی کو چھپائے۔

**مسئلہ ۱۷** اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے چوتھائی ستر کھلتا ہے تو بیٹھ کر پڑھے۔

(درمختار، ردالمحتار)

## نماز کی تیسری شرط یعنی

### وقت کا بیان

#### فجر کا وقت

صبح صادق سے لے کر سورج کی کرن چمکنے تک ہے۔

### صبح صادق کس کو کہتے ہیں

صبح صادق ایک روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے سورج کے اوپر آسمان کے پوربی کناروں<sup>(۱)</sup> میں دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور اُجالا ہو جاتا ہے، اس روشنی کے ظاہر ہوتے ہی سحری کا وقت ختم اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، اس روشنی کے پہلے بیچ آسمان میں ایک لمبی سفیدی پورب سے پچھم<sup>(۲)</sup>

①..... مشرقی کناروں

②..... مشرق سے مغرب

کی طرف اٹھتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جس کے نیچے سارا اُفق<sup>(۱)</sup> سیاہ ہوتا ہے، صبح صادق اس کے نیچے سے پھوٹ کر اُتر، دُکھن<sup>(۲)</sup> دونوں پہلوؤں پر پھیل کر اوپر بڑھتی ہے، یہ لمبی سفیدی صبح صادق کی سفیدی میں غائب ہو جاتی ہے، اس لمبی سفیدی کو صبح کا ذب کہتے ہیں اس سے فجر کا وقت نہیں ہوتا۔ (قاضی خان و بہار)

## فائدہ

صبح صادق کی روشنی میں ان شہروں میں جو ۲۷-۲۸ درجہ یا اس کے قریب عرض البلد پر واقع ہیں (جیسے بریلی، لکھنؤ، کانپور وغیرہ) چھوٹے دنوں میں تقریباً سوا گھنٹہ اور گرمی میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ (کچھ کم و بیش) سورج نکلنے سے پہلے ظاہر ہوتی ہے۔

**مسئلہ ۱** فجر کی نماز کے لیے تو صبح صادق کی سفیدی جب چمک کر ذرا پھیلنی شروع ہو اس کا اعتبار کیا جائے اور عشاء پڑھنے اور سحری کھانے میں ابتدائے طلوع صبح صادق کا اعتبار کریں یعنی فجر اس وقت پڑھیں جب اچھی طرح روشن ہو جائے اور عشاء اور سحری کا وقت اسی دم ختم سمجھیں، جب کہ صبح صادق کی سفیدی ذرا سی بھی شروع ہو۔ (عالمگیری وغیرہ)

## ظہر کا وقت

زوال یعنی سورج ڈھلنے سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دونا ہو جائے۔ مثلاً ٹھیک دو پہر کو کسی چیز کا سایہ چار انگل تھا اور وہ چیز آٹھ انگل کی ہے تو جب اس چیز کا سایہ کل بیس انگل کا ہو جائے تب ظہر کا وقت ختم ہوگا۔

①..... آسمان کا کنارہ جو زمین سے ملا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ②..... شمال، جنوب

## سایہ اصلی کی تعریف

سایہ اصلی وہ سایہ ہے جو ٹھیک دوپہر کے وقت ہوتا ہے، جب آفتاب خط نصف النہار پر پہنچتا ہے یعنی ٹھیک بیچ و بیچ آسمان پر کہ پورب پچھم<sup>(۱)</sup> کا فاصلہ برابر ہوتا ہے تو یہ ٹھیک دوپہر ہوتی ہے، اس جگہ سے ذرا پچھم کو جھکا اور ظہر کو وقت شروع ہوا۔

### فائدہ

سورج ڈھلنے کی پہچان یہ ہے کہ برابر زمین پر ایک برابر لکڑی سیدھی اس طرح گاڑیں کہ پورب پچھم بالکل جھکی نہ ہو، جتنا سورج اونچا ہوتا جائے گا اس لکڑی کا سایہ کم ہوتا جائے گا جب کم ہونا رک جائے تو یہ ٹھیک دوپہر ہے اور یہ سایہ سایہ اصلی ہے اس کے بعد سایہ بڑھنا شروع ہوگا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سورج خط نصف النہار سے جھکا اور یہ ظہر کا وقت ہوا، جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

## عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے تک رہتا ہے۔

### فائدہ

ان شہروں میں عصر کا وقت کم سے کم تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ (کچھ منٹ کم و بیش) جاڑوں میں یعنی نومبر سے فروری کے تیسرے ہفتے تک تقریباً پونے

چار مہینہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ رہتا ہے اور یہ قریب قریب سب سے چھوٹا وقت عصر ہے اور اپریل  
مئی میں تقریباً پونے دو گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) اور آخر مئی و جون میں تقریباً دو  
گھنٹہ (کچھ کم و بیش مختلف تاریخوں میں) پھر اگست، ستمبر میں تقریباً پونے دو گھنٹہ اور آخر اکتوبر  
تک ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب آ جاتا ہے۔



یہ جو وقت لکھا گیا ہے وہ مختلف شہروں اور مختلف تاریخوں کے لحاظ سے دو چار چھ منٹ  
کم و بیش بھی ہوگا، یہ ایک موٹا اندازہ کرنے کے لیے لکھ دیا ہے، جن صاحبوں کو ہر مقام اور  
ہر تاریخ کا صحیح صحیح وقت معلوم کرنا ہو وہ ہماری کتاب الاوقات ملاحظہ فرمائیں۔

## مغرب کا وقت

سورج ڈوبنے کے بعد سے شفق جانے تک ہے۔

## شفق کس کو کہتے ہیں؟

شفق سے مراد وہ سپیدی ہے جو سورجی جانے کے بعد کچھ منٹ میں صبح صادق کی سپیدی کی  
طرح اُتر اور دُکھن<sup>(۱)</sup> پھیلی رہتی ہے۔ (ہدایہ، عالمگیری، خانہ) یہ وقت ان شہروں میں کم  
سے کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ ہوتا ہے تقریباً۔

## فائدہ

ہر روز جتنا وقت فجر کا ہوتا ہے اتنا ہی مغرب کا بھی ہوتا ہے۔

## عشاء کا وقت

شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق شروع ہونے تک ہے۔ شفق کی سپیدی غائب ہونے کے بعد ایک لمبی پورپ پچھم پھیلی ہوئی سپیدی بھی ہوتی ہے، اس کا کچھ اعتبار نہیں وہ مثل صبح کا ذب کے ہے، اس سے پہلے مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے ہوتے ہوئے بھی عشاء کا وقت ہو جاتا ہے۔

## وتر کا وقت

وہی ہے جو عشاء کا وقت ہے، البتہ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں پڑھی جاسکتی کہ ان میں ترتیب فرض ہے اگر قصداً عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے وتر پڑھ لی تو وتر نہ ہوگی، عشاء کے بعد پھر پڑھنا ہوگا۔ ہاں اگر بھول کر وتر پڑھ لی یا بعد کو معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز بے وضو پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو وتر ہوگئی۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲** جس خطہ زمین میں جن دنوں میں عشاء کا وقت آتا ہی نہیں تو وہاں ان دنوں میں عشاء اور وتر کی قضا پڑھی جائے۔ (بہار شریعت)

## مستحب اوقات

فجر میں تاخیر مستحب ہے یعنی جب خوب اُجالا ہو جائے تب شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت ترتیل کے ساتھ <sup>(۱)</sup> پڑھ سکے اور سلام پھیرنے

①..... خوب ٹھہر ٹھہر کر قواعد و مخارج کے ساتھ۔

کے بعد پھر اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل سے چالیس سے ساٹھ آیت دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ آفتاب نکلنے کا شک ہو جائے۔

(قاضی خان وغیرہ)

**مسئلہ ۳** عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز اول وقت میں مستحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تب پڑھیں۔

**مسئلہ ۴** جاڑے کی ظہر میں جلدی مستحب ہے، گرمی کے دنوں میں دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، البتہ اگر گرمیوں میں ظہر کی نماز جماعت اول وقت میں ہوتی ہو تو مستحب وقت کے لیے جماعت چھوڑنا جائز نہیں، موسم ربیع<sup>(۱)</sup> جاڑوں<sup>(۲)</sup> کے حکم میں ہے اور خریف<sup>(۳)</sup> گرمیوں کے حکم میں۔

(ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۵** جمعہ کا مستحب وقت وہی ہے جو ظہر کے لیے مستحب ہے۔ (بحر)

**مسئلہ ۶** عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود آفتاب کے گولہ میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلف بے غبار و بخار نگاہ جمنے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔ (عالمگیری و ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۷** بہتر یہ ہے کہ ظہر مثل اول میں پڑھے اور عصر مثل ثانی کے بعد۔ (غنیہ)

**مسئلہ ۸** تجربہ سے ثابت ہوا کہ قرص آفتاب<sup>(۴)</sup> میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے

②..... سردیوں

④..... سورج کا گولہ

①..... بہار کا موسم

③..... خزاں کا موسم

جب غروب میں بیس منٹ باقی رہ جاتے ہیں تو اسی قدر وقت کراہت ہے یوہیں بعد طلوع بیس منٹ کے بعد جواز نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

**مسئلہ ۹** تاخیر<sup>(۱)</sup> سے مراد یہ ہے کہ وقت مستحب کے دو حصے کیے جائیں اور پچھلے حصہ میں نماز ادا کی جائے۔

**مسئلہ ۱۰** بدلی کے دن<sup>(۲)</sup> کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل<sup>(۳)</sup> مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گٹھ<sup>(۴)</sup> گئے تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار، عالمگیری، فتاویٰ رضویہ)

**مسئلہ ۱۱** عشاء میں تہائی رات گئے تاخیر مستحب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مباح، یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیل جماعت ہے۔ (بحر، درمختار، خانہ)

**مسئلہ ۱۲** عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا مکروہ ہے۔

**مسئلہ ۱۳** عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے ضروری باتیں تلاوت قرآن شریف اور ذکر اور دینی مسائل اور بزرگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں۔ یوہیں صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ذکر الہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمختار)

۲..... جس دن آسمان پر بادل ہوں۔

۱..... تاخیر: دیر کرنا۔ (۱۲ منہ)

۴..... یعنی خوب ظاہر ہو گئے۔

۳..... تعجیل: جلدی کرنا۔ (۱۲ منہ)

۵..... یعنی نماز جماعت میں حاضر ہونے والوں کی تعداد میں کمی کا باعث ہے۔

**مسئلہ ۱۲** جو شخص اپنے جانگنے پر بھروسہ رکھتا ہو اس کو آخررات میں وثر پڑھنا مستحب ہے ورنہ سونے سے پہلے پڑھ لے، پھر اگر آخررات میں آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے، وتر دوبارہ پڑھنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

**مسئلہ ۱۵** بدلی کے دن (۱) عصر اور عشاء میں تعجیل مستحب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر مستحب ہے۔

## مکروہ اوقات

**مسئلہ ۱۶** طلوع (۲) وغروب (۳) و نصف النہار (۴)، ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض، نہ واجب، نہ نفل، نہ ادا، نہ قضاء، نہ سجدہ تلاوت، نہ سجدہ سہو، البتہ اس روز کی عصر کی نماز اگر نہیں پڑھی تو اگر چہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے مگر اتنی دیر کرنا حرام ہے۔

## طلوع سے کیا مراد ہے

**مسئلہ ۱۷** طلوع سے مراد سورج کا کنارہ نکلنے سے لے کر پورا نکل آنے کے بعد اس وقت تک ہے کہ اس پر آنکھ چندھیانے لگے اور اتنا کل وقت بیس منٹ ہے۔

۱..... جس دن آسمان پر بادل ہوں۔

۲..... طلوع: نکلتا۔ (۱۲ منہ)

۳..... غروب: ڈوبتا (۱۲ منہ)

۴..... نصف النہار: دوپہر۔ (۱۲ منہ)

## نصف النہار اور ضحویٰ کبریٰ کا بیان

**مسئلہ ۱۸** نصف النہار سے مراد نصف النہار شرعی سے لے کر نصف النہار حقیقی یعنی سورج ڈھلنے تک ہے جس کو ضحوة کبریٰ کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۱۹** نصف النہار شرعی معلوم کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ آج جس وقت سے صبح صادق شروع ہوئی اس وقت سے لے کر سورج ڈوبنے تک جتنے گھنٹے ہوں ان کے دو حصے کرو پہلے حصے کے ختم پر نصف النہار شرعی شروع ہو جائے گی اور سورج ڈھلتے ہی ختم ہو جائے گی۔ مثلاً آج ۲۰ مارچ کو چھ بجے شام کو سورج ڈوبا اور تقریباً چھ بجے نکلا، ۱۲ بجے دن کو ٹھیک دوپہر ہوئی اور ساڑھے چار بجے صبح صادق ہوئی تو کل صبح صادق سے سورج ڈوبنے تک ساڑھے تیرہ گھنٹے ہوئے جس کا آدھا پونے سات گھنٹہ ہوا۔ اب صبح صادق کے شروع یعنی ساڑھے چار بجے سے یہ پونے سات گھنٹہ وقت گزرنے دو تو سوا گیارہ بج جائیں گے، اب سوا گیارہ بجے نصف النہار شرعی یعنی ضحوة کبریٰ شروع ہوا اور ٹھیک بارہ بجتے ہی جب سورج پچھم<sup>(۱)</sup> کو ڈھلا ختم ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ آج پون گھنٹہ یعنی سوا گیارہ بجے دن سے بارہ بجے تک نصف النہار شرعی رہا یہ اتنا پون گھنٹہ کا وقت نا جائز وقت ہے۔

**تنبیہ:** ان شہروں کے لحاظ سے یہ ایک تقریبی مثال ہے۔ مختلف مقامات و مختلف زمانوں میں کم و بیش بھی ہوگا، ہر جگہ اور ہر دن کا اسی قاعدے سے ٹھیک ٹھیک ضحوة کبریٰ نکالیں۔

**مسئلہ ۲۰** جنازہ اگر اوقات ممنوعہ میں لایا گیا تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں، کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور دیر کی یہاں تک کہ وقت

کراہت آگیا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۱** ان تینوں وقتوں میں تلاوت قرآن مجید بہتر نہیں، بہتر یہ ہے کہ ذکر و درود شریف میں مشغول رہے۔ (عالمگیری)

## کن بارہ وقتوں میں نفل پڑھنا منع ہے؟

**مسئلہ ۲۲** بارہ وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے۔

﴿۱﴾ صبح صادق سے سورج نکلنے تک کوئی نفل جائز نہیں، سوا فجر کی دو رکعت سنت کے۔  
 ﴿۲﴾ اپنے مذہب کی جماعت کے لیے اقامت ہوئی تو اقامت سے ختم جماعت تک نفل و سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ اگر نماز فجر قائم ہو چکی اور جانتا ہے کہ سنت پڑھے گا جب بھی جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ میں شرکت ہوگی تو حکم ہے کہ جماعت سے دور الگ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر یہ جانتا ہے کہ سنت پڑھوں گا تو جماعت نہ ملے گی اور سنت کے خیال سے جماعت چھوڑی تو یہ ناجائز اور گناہ ہے اور فجر کے سوا باقی نمازوں میں اگرچہ یہ جانے کہ سنت پڑھ کر جماعت مل جائے گی۔ سنت پڑھنا جائز نہیں جب کہ جماعت کے لیے اقامت ہوئی۔

﴿۳﴾ نماز عصر پڑھنے کے بعد سے آفتاب زرد ہونے تک نفل پڑھنا منع ہے۔

﴿۴﴾ سورج ڈوبنے سے لے کر مغرب کی فرض پڑھنے تک نفل جائز نہیں۔

(عالمگیری درمختار)

﴿۵﴾ جس وقت امام اپنی جگہ سے جُمعہ کے خطبہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل منع ہے۔

﴿۶﴾ عینِ خطبہ کے وقت اگرچہ پہلا ہو یا دوسرا اور جمعہ کا ہو یا عیدین کا خطبہ ہو یا کُسوف<sup>(۱)</sup> و استسقاء<sup>(۲)</sup> حج و نکاح کا ہو۔ ہر نماز حتیٰ کہ قضا بھی جائز نہیں مگر صاحبِ ترتیب<sup>(۳)</sup> کے لیے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضا کی اجازت ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۲۳** جمعہ کی سنتیں شروع کر دی تھیں کہ امام خطبہ کے لیے اپنی جگہ سے اٹھا تو چاروں رکعتیں پوری کر لیں۔ (عالمگیری)

﴿۷﴾ عیدین کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہے۔ چاہے گھر میں پڑھے یا عید گاہ میں یا مسجد میں۔ (عالمگیری درمختار)

﴿۸﴾ عیدین کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے جب کہ عید گاہ یا مسجد میں پڑھے، گھر پر پڑھنا مکروہ نہیں۔ (عالمگیری درمختار)

﴿۹﴾ عرفات<sup>(۴)</sup> میں جو ظہر و عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے بیچ میں اور بعد میں بھی نفل و سنت مکروہ ہے۔

﴿۱۰﴾ مُزْدَلِفَہ<sup>(۵)</sup> میں جو مغرب و عشاء جمع کیے جاتے ہیں فقط ان کے بیچ میں نفل و سنت پڑھنا مکروہ ہے بعد میں مکروہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

- ①..... سورج گہن کے وقت جو نماز ادا کی جاتی ہے، اُسے صلوٰۃُ الکُسوف کہتے ہیں۔
- ②..... خشک سالی میں طلبِ بارش کے لیے جو نماز ادا کی جاتی ہے اُسے صلوٰۃُ الاستسقاء کہتے ہیں۔
- ③..... وہ شخص جس پر پانچ سے زیادہ قضا نمازیں نہ ہوں اسے صاحبِ ترتیب کہتے ہیں۔
- ④..... حدودِ حرم کے باہر، مکہ مکرمہ سے کچھ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں ۹ ذوالحجہ کو تمام حاجی صاحبان جمع ہوتے ہیں۔
- ⑤..... مکہ مکرمہ سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک میدان جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔ صبح صادق اور طلوعِ آفتاب کے درمیان کم از کم ایک لمحہ توقف واجب ہے۔

﴿۱۱﴾ فرض کا وقت تنگ ہو تو ہر نماز یہاں تک کہ سنت فجر و ظہر مکروہ ہے۔

﴿۱۲﴾ جس بات سے دل بٹے اور اس کو دور کر سکتا ہو تو اسے بلا دور کیے ہر نماز مکروہ ہے،

جیسے پیشاب یا پاخانہ یا ریاح کا غلبہ ہو تو ایسی حالت میں نماز مکروہ ہے، البتہ اگر وقت جاتا

ہو تو پڑھ لے اور ایسی نماز پھر دُہرائے، یوہیں کھانا سامنے آ گیا اور اس کی خواہش ہو یا اور

کوئی ایسی بات ہو جس سے دل کو اطمینان نہ ہو اور خشوع<sup>(۱)</sup> میں فرق آئے تو ایسی صورت

میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۳** ﴿﴾ فجر اور ظہر کے پورے وقت اول سے آخر تک بلا کراہت ہیں یعنی یہ نمازیں

اپنے وقت کے جس حصے میں پڑھی جائیں بالکل مکروہ نہیں۔ (بحر الرائق و بہار شریعت)

## اذان کا بیان

### اذان کا ثواب

اذان کا ثواب حدیثوں میں بہت آیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے، اس پر

آپس میں تلوار چلتی۔ (رواہ احمد)

**مسئلہ ۱** ﴿﴾ اذان شعائر اسلام سے ہے کہ اگر کسی شہر یا گاؤں یا محلہ کے لوگ اذان دینا چھوڑ

دیں تو بادشاہ اسلام ان پر جہز<sup>(۲)</sup> کرے اور نہ مانیں تو قتال<sup>(۳)</sup> کرے۔ (قاضی)

۲..... یعنی سختی کرے تاکہ اذان دیں۔

۱..... عاجزی

۳..... جنگ

## اذان کا طریقہ اور اس کے الفاظ، اذان کی جگہ

خارج مسجد، اونچی جگہ، قبلہ رخ، کھڑے ہو کر، کانوں کے سوراخوں میں انگلیاں ڈال کر یا کانوں پر ہاتھ رکھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر<sup>(۱)</sup> کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا، پھر ذرا ٹھہر کر پھر اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ دونوں مل کر ایک کلمہ ہوا۔ پھر دو دفعہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ<sup>(۲)</sup> کہے پھر دو دفعہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ<sup>(۳)</sup> کہے پھر داہنے طرف منہ پھیر کر دو بار حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ<sup>(۴)</sup> کہے پھر بائیں طرف منہ کر کے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ<sup>(۵)</sup> دو بار کہے پھر قبلہ کو منہ کر لے اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہے یہ بھی ایک کلمہ ہوا۔ پھر ایک بار لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ<sup>(۶)</sup> کہے۔

## اذان کے بعد کی دعا

اذان ختم ہوئی، اب پہلے درود شریف پھر یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنِّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ الْوَسِيْلَةُ وَالْفَضِيْلَةُ وَالْدَّرَجَةُ الرَّفِيْعَةُ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَهُ  
وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.<sup>(۷)</sup>

①..... اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔

②..... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

③..... میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

④..... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

⑤..... نجات پانے کے لیے آؤ۔

⑥..... اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

⑦..... اے اللہ (عز و جل)!! اس دعوتِ تامہ اور صلوة قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ

**مسئلہ ۲** ﴿ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دوبار اَلصَّلٰوَةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ <sup>(۱)</sup> بھی کہے کہ مستحب ہے اگر نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔

## کن نمازوں کے لیے اذان کہی جائے؟

**مسئلہ ۳** ﴿ پانچوں وقت کی فرض نماز اور انہیں میں جمعہ بھی ہے جب جماعت مُسْتَجَبَّةٌ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کی جائیں تو اُن کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب کے ہے اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔

(حانیہ، ہندیہ، درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۴** ﴿ مسجد میں بلا اذان و اقامت کے جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

## اذان کا حکم

**مسئلہ ۵** ﴿ اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے اور اذان نہ کہے تو کراہت نہیں، اس لیے کہ وہاں کی مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے لیکن کہہ لینا مستحب ہے۔

## اذان کب کہی جائے؟

**مسئلہ ۶** ﴿ وقت ہونے کے بعد اذان کہی جائے اگر وقت سے پہلے کہی گئی تو وقت ہونے پر پھر کہی جائے۔ (قاضی خان، شرح وقایہ، عالمگیری وغیرہ)

عَلَيْهِ وَاللّٰهُ وَاسَّلَمُ) کو وسیلہ اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تونے اُن سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ ①..... نماز نیند سے بہتر ہے۔

## اذان کا وقت

**مسئلہ ۷** - اذان کا وقت وہی ہے جو نماز کا ہے۔

**مسئلہ ۸** - اذان کا مستحب وقت وہی ہے جو نماز کا مستحب وقت ہے۔

**مسئلہ ۹** - اگر اول وقت اذان ہوئی اور آخر وقت میں نماز تو بھی سنت اذان ادا ہوگئی۔

(درمختار و ردالمحتار)

## کن نمازوں میں اذان نہیں؟

**مسئلہ ۱۰** - فرض نمازوں کے سوا کسی نماز کے لیے اذان نہیں۔ نہ وتر میں، نہ جنازہ میں، نہ

عیدین میں، نہ نذر میں، نہ سنن و واجب میں، نہ تراویح میں، نہ استسقاء میں، نہ چاشت میں، نہ کسوف و خسوف میں، نہ نفل نمازوں میں۔ (عالمگیری وغیرہ)

## عورت کی اذان کا حکم

**مسئلہ ۱۱** - عورتوں کو اذان و اقامت کہنا مکروہ تحریمی ہے اگر کہیں گی گنہگار ہوں گی اور ان کی

اذان پھر سے کہی جائے۔

**مسئلہ ۱۲** - عورتیں اپنی نماز ادا پڑھیں یا قضا اُس کے لیے اذان و اقامت مکروہ ہے۔ اگرچہ

جماعت سے پڑھیں حالانکہ اُن کی جماعت خود مکروہ ہے۔ (درمختار وغیرہ)

## بچے، اندھے، بے وضو کی اذان کا حکم

**مسئلہ ۱۳** - سمجھدار بچے اور اندھے اور بے وضو کی اذان صحیح ہے۔ (درمختار) مگر بے وضو اذان



**مسئلہ ۲۰** اذانِ مُثَدَّنَه (۱) پر کہی جائے یا خارج مسجد کہی جائے، مسجد میں اذان نہ کہے۔

(خلاصہ و عالمگیری و قاضی خان)

## اذان کا جواب

جب اذان سننے تو جواب دینے کا حکم ہے یعنی مؤذِّن جو کلمہ کہے اس کے بعد سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَىَّ عَلَى الصَّلَاةِ (۲) اور حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ (۳) کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (۴) کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے بلکہ اتنا اور بڑھائے: مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (۵) (ردالمحتار و عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱** الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (۶) کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَّرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ (۷)

کہے۔ (درمختار ورد المحتار)

## اذان ہوتے وقت تمام مشاغل بند کر دیئے جائیں

**مسئلہ ۲۲** جُنُب بھی اذان کا جواب دے۔ حیض و نفاس والی عورت پر اور خطبہ سننے والے

اور نماز جنازہ پڑھنے والے اور جو جماع میں مشغول ہے یا قضائے حاجت میں ہو اُن پر واجب نہیں۔

①..... مینارہ

②..... نماز پڑھنے کے لیے آؤ۔

③..... نجات پانے کے لیے آؤ۔

④..... نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کی طرف سے ہے۔

⑤..... جو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے چاہا ہوا، جو نہیں چاہا نہ ہوا۔

⑥..... نماز نیند سے بہتر ہے۔

⑦..... تو سچا اور نیکو کار ہے اور تو نے حق کہا ہے۔

**مسئلہ ۲۳** جب اذان ہو تو اتنی دیر کے لیے سلام، کلام اور سلام کا جواب، تمام اشغال موقوف کر دے یہاں تک کہ قرآن مجید کی تلاوت میں اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک دے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے اور یہی اقامت میں بھی کرے (درمختار، عالمگیری) جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر مَعَاذَ اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ) خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِهَا)

**مسئلہ ۲۴** راستہ چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو اتنی دیر کھڑا ہو جائے سنے اور جواب دے۔ (عالمگیری، بزازیہ)

## اقامت کا بیان

اقامت مثل اذان کے ہے یعنی جو احکام اذان کے بیان کیے گئے وہی سب اقامت کے بھی ہیں البتہ چند باتوں میں فرق ہے۔ اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ<sup>(۱)</sup> کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ<sup>(۲)</sup> بھی دو بار کہیں اور اس میں کچھ آواز اونچی ہو مگر اتنی نہیں جتنی کہ اذان میں ہوتی ہے بلکہ اتنی ہو کہ سب حاضرین تک آواز پہنچ جائے۔ اقامت کے کلمات جلد جلد کہیں درمیان میں سکتے نہ کریں، نہ کانوں پر ہاتھ رکھیں، نہ کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور صبح کی اقامت میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ<sup>(۳)</sup> نہ کہے اقامت مسجد کے اندر رکھی جائے۔

**مسئلہ ۲۵** اگر امام نے اقامت کہی تو قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے وقت آگے بڑھ کر مصلے پر چلا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار، غنیہ، عالمگیری وغیرہ)

- ①..... نجات پانے کے لیے آؤ۔
- ②..... بے شک نماز قائم ہو گئی۔
- ③..... نماز نیند سے بہتر ہے۔

**مسئلہ ۲۶** اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے، جب حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ<sup>(۱)</sup> کہی جائے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں جب کَبِّرَ حَيَّ عَلَي الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت اٹھیں یہی حکم امام کے لیے بھی ہے۔ (عالمگیری)

آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو جائے اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلاف سنت ہے۔

**مسئلہ ۲۷** اذان کے بیچ میں اور اسی طرح اقامت کے بیچ میں بولنا ناجائز ہے مگر مؤذن و کبیر کو کوئی سلام کرے تو اس کا جواب نہ دے اور ختم کے بعد بھی جواب دینا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

## اقامت کا جواب

**مسئلہ ۲۸** اقامت کا جواب مستحب ہے اس کا جواب بھی اذان کے جواب کی طرح ہے فرق اتنا ہے کہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ<sup>(۲)</sup> کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَاذَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ<sup>(۳)</sup> کہے۔ (عالمگیری) یا یہ کہے اَقَامَهَا اللَّهُ وَاذَامَهَا وَجَعَلْنَا مِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا أَحْيَاءَ وَأَمْوَاتًا<sup>(۴)</sup> (بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۹** اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو اب دے لے۔ (درمختار)

①..... نجات پانے کے لیے آؤ۔

②..... بے شک نماز قائم ہوگئی۔

③..... اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے جب تک آسمان اور زمین ہیں۔

④..... اللہ اس کو قائم رکھے اور ہمیشہ رکھے اور ہم کو زندگی میں اور مرنے کے بعد اس کے نیک اہل سے بنائے۔

**مسئلہ ۳۰** خطبہ کی اذان کا جواب زبان سے دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔ (درمختار)

**مسئلہ ۳۱** اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا سنت ہے۔ اذان کہتے ہی اقامت کہہ دینا مکروہ ہے، مغرب میں وقفہ تین چھوٹی یا ایک بڑی آیت پڑھنے کے برابر ہو، باقی نمازوں میں اذان و اقامت کے درمیان اتنی دیر تک ٹھہرے کہ جو لوگ جماعت کے پابند ہیں، وہ آجائیں مگر اتنا انتظار نہ کیا جائے کہ وقت کراہت آجائے۔

## نماز کی چوتھی شرط کا بیان

### استقبال قبلہ کا بیان

نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ ہے یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔

**مسئلہ ۱** نماز اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہی کے لیے پڑھی جائے اور اُسی کے لیے سجدہ کیا جائے، نہ کہ کعبہ کو، اگر مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کسی نے کعبہ کے لیے سجدہ کیا تو حرام و گناہ کبیرہ کیا اور اگر کعبہ کی عبادت کی نیت کی، جب تو کھلا کافر ہے اس لیے کہ خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کفر ہے۔ (درمختار و افادات رضویہ)

### کن صورتوں میں نماز غیر قبلہ کی طرف ہو سکتی ہے؟

**مسئلہ ۲** جو شخص قبلہ کی طرف منہ کرنے سے مجبور ہو تو وہ جس رُخ نماز پڑھ سکے پڑھ لے اور بعد میں نماز دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ (منیہ)

**مسئلہ ۳** بیمار میں اتنی طاقت نہیں کہ منہ کعبہ شریف کی طرف کر سکے اور وہاں کوئی ایسا نہیں جو اُس کا منہ کعبہ کی طرف کرادے تو جس رُخ پڑھے نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۴** کسی کے پاس اپنا یا امانت کا مال ہے اور جانتا ہے کہ قبلہ رُو ہونے میں چوری ہو جائے گی تو جس طرف چاہے پڑھے۔

**مسئلہ ۵** شریر جانور پر سوار ہے کہ اُترنے نہیں دیتا یا اُتر تو جائے گا مگر بے مددگار کے سوار نہ ہونے دے گا یا یہ بوڑھا ہے کہ پھر خود سوار نہ ہو سکے گا اور اگر ایسا نہیں جو سوار کرادے تو جس رُخ بھی نماز پڑھے ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۶** اگر سواری روکنے پر قادر ہے تو روک کر پڑھے اور ممکن ہو تو قبلہ کو منہ کرے ورنہ جیسے بھی ہو سکے پڑھے، اگر سواری روکنے میں قافلہ نظر سے چھپ جائے گا تو سواری ٹھہرانا بھی ضروری نہیں چلتے ہی پڑھے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷** چلتی کشتی میں نماز پڑھے تو تحریرہ (۱) کے وقت قبلہ کو منہ کرے اور جیسے جیسے کشتی گھومتی جائے خود بھی قبلہ کو منہ پھیرتا رہے چاہے فرض نماز ہو یا نفل۔ (غنیہ)

## اگر قبلہ معلوم نہ ہو

**مسئلہ ۸** اگر قبلہ نہ معلوم ہو اور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو تو سوچے جدھر قبلہ ہونے پر دل جمے اُسی طرف نماز پڑھے اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔ (منیہ)

**مسئلہ ۹** تحریر کر کے یعنی سوچ کر نماز پڑھی بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی تو دہرانے کی ضرورت نہیں، یہ نماز ہوگئی۔ (منیہ)

**مسئلہ ۱۰** تحریر کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور درمیان میں اگر چہ سجدہ سہو میں ہو، رائے بدل گئی یا غلطی معلوم ہوئی تو فرض ہے کہ فوراً گھوم جائے اور پہلے جتنی پڑھ چکا ہے اُس میں خرابی

نہ آئے گی۔ اسی طرح اگر چار رکعتیں چار طرف میں پڑھی، جائز ہے اور اگر فوراً نہ گھوما اور تین بار سُبْحَانَ اللہ کہنے کے برابر دیر کی تو نماز نہ ہوئی۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱** نمازی نے قبلہ سے بلا عذر قصداً سینہ پھیر دیا اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف ہو گیا نماز جاتی رہی اور اگر بلا قصد پھر گیا اور تین تسبیح کا وقفہ نہ ہوا تو نماز ہوگئی۔ (منیہ و بحر)

**مسئلہ ۱۲** اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلہ کی طرف کر لے نماز نہ جائے گی مگر بلا عذر پھیرنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

## پانچویں شرط

### نیت کا بیان

**نماز کی نیت** نیت سے مراد دل کا پکا ارادہ ہے محض تصور و خیال کافی نہیں جب تک ارادہ نہ ہو۔

**مسئلہ ۱** اگر زبان سے بھی کہہ لے تو اچھا ہے مثلاً یوں کہ نیت کی میں نے دو رکعت فرض فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

**مسئلہ ۲** مقتدی کو اقتداء کی نیت بھی ضروری ہے۔

**مسئلہ ۳** امام نے امام ہونے کی نیت نہ کی جب بھی مقتدیوں کی نماز اس کے پیچھے صحیح ہے لیکن ثواب جماعت نہ پائے گا۔

**مسئلہ ۴** نماز جنازہ کی نیت یہ ہے: نیت کی میں نے نماز کی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے اور دعا کی اس میت کے لیے اللہ اکبر۔

## نماز کی چھٹی شرط کا بیان

### تکبیر تحریمہ کس کو کہتے ہیں

نماز کی چھٹی شرط تکبیر تحریمہ ہے یعنی نیت کے وقت جو اللہ اکبر کہی جاتی ہے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ اس تکبیر کے کہتے ہی نماز شروع ہوگئی، یہ فرض ہے بغیر اس کے نماز شروع نہیں ہوتی۔

**مسئلہ ۱** مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو جماعت میں شامل نہ ہوا۔

اب جب کہ نماز کے چھٹوں شرائط یعنی طہارت، ستر عورت، وقت، استقبال قبلہ، نیت اور تکبیر تحریمہ کے مسائل بیان ہو چکے تو نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

### نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے اور دونوں ہاتھ کانوں تک لے جائے کہ انگوٹھے کانوں کی لو سے چھو جائیں، باقی انگلیاں اپنے حال پر رہیں، نہ بالکل ملی، نہ بہت پھیلی اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہو اور جس وقت کی جو نماز پڑھتا ہو دل میں اُس کا پکارا دہ کر کے اللہ اکبر کہتا ہو ہاتھ نیچے لاکر ناف کے نیچے باندھ لے، اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلانی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تینوں انگلیاں بائیں کلانی کی پیٹھ پر اور انگوٹھا اور چھوٹی انگلی کلانی کے اگل بغل ہو اور ثناء پڑھے یعنی:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ<sup>(1)</sup> پھر تَعَوُّذُ پڑھے یعنی: اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ<sup>(2)</sup> پھر تسمیہ پڑھے یعنی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ<sup>(3)</sup> پھر اَلْحَمْدُ پوری پڑھے اور ختم پر آہستہ سے آمین کہے۔ اس کے بعد کوئی سورت یا تین آیتیں پڑھیں یا ایسی ایک آیت پڑھے جو تین آیتوں کے برابر ہو، اب اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑے اس طرح پر کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوں اور پیٹھ کھچی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو، اونچا نیچا نہ ہو اور نظر پیر کی طرف ہو اور کم سے کم تین بار: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ<sup>(4)</sup> کہے پھر: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ<sup>(5)</sup> کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور جو منفرد یعنی اکیلا ہو تو اس کے بعد: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ<sup>(6)</sup> کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنا زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں سر رکھے اس طور پر کہ پہلے ناک تب ماتھا اور ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے اور نظر ناک کی طرف رہے اور بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور ان دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھے اس طرح کہ انگلیوں کا سارا پیٹ زمین پر جمار ہے اور

- ①..... پاک ہے تو اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔
- ②..... میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے۔
- ③..... اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔
- ④..... پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔
- ⑤..... اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔
- ⑥..... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اے ہمارے مالک! سب خوبیاں تیرے ہی لیے ہیں۔

تھیلیاں پچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (۱) کہے پھر سر اٹھائے اس طرح کہ پہلے ماتھا پھر ناک پھر منہ پھر ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کرے اور بائیں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور تھیلیاں بچھا کر انوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیوں کا سرا گھٹنوں کے پاس ہو پھر ذرا ٹھہر کر اللَّهُ أَكْبَرُ کہتا ہو اور سراجدہ کرے، یہ سجدہ بھی پہلے کی طرح کرے پھر سر اٹھائے اور ہاتھ کو گھٹنے پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے، اٹھتے وقت بلا عذر ہاتھ زمین پر نہ ٹیکے، یہ ایک رکعت پوری ہوگئی، اب صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر الْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور پہلے کی طرح رکوع اور سجدہ کرے پھر جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے تو داہنا قدم کھڑا کر کے بائیں قدم بچھا کر بیٹھ جائے اور

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ط السَّلَامُ (۲) عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ  
رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (۳)

①..... پاک ہے میرا پروردگار سب سے بلند۔

②..... حضرت امام غزالی (عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي) نے فرمایا کہ جب التحیات پڑھنے بیٹھے تو اپنے دل میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی مبارک صورت کو حاضر کرے اور حضور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا خیال دل میں جما کر کہے: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اور یقین جانے کہ یہ سلام حضور کو پہنچتا ہے اور حضور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اس کا جواب اس سے بڑھ کر دیتے ہیں۔ (احیاء العلوم جلد اول) ۱۲ منہ۔ (احیاء العلوم، کتاب اسرار الصلاة، ۲۶۹/۱)

③..... تمام قولی (تحت)، فعلی (نمازیں) اور مالی عبادتیں (پاکیزگیاں) اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر، اے نبی! اور اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) کے نیک

پڑھے اس کو تشہد کہتے ہیں جب کلمہ ”لا“ کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھوٹی انگلی اور اُس کے پاس والی تھیلی سے ملا دے اور لفظ ”لا“ پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر ادھر ادھر نہ ہلائے اور ”اَلَا“ پر گردے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر لے، اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہوا اور اسی طرح پڑھے مگر فرض کی ان رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورۃ ملانا ضرور نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اُس میں تشہد کے بعد درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ  
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.  
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۱)

پڑھے پھر:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ  
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبٌ

بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس کے بندہ اور رسول ہیں۔

①..... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! درود بھیج ہمارے سردار محمد پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم (عَلِیْہِ السَّلَام) پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا، اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) برکت نازل کر ہمارے سردار محمد (صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اور اُن کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی سیدنا ابراہیم (عَلِیْہِ السَّلَام) پر اور اُن کی آل پر، بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

(۱) الدَّعَوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

پڑھے یا اور کوئی دعائے مانگے پڑھے یا یہ پڑھے:

(۲) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اور اس کو بغیر اَللّٰهُمَّ کے نہ پڑھے پھر داہنے شانہ کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (۳) کہے اور اسی طرح بائیں طرف، اب نماز ختم ہوگئی، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کوئی دُعا مثلاً

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

پڑھے اور منہ پر ہاتھ پھیرے۔ یہ طریقہ امام یا تنہا مرد کے پڑھنے کا ہے لیکن اگر نمازی مقتدی ہو یعنی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے پڑھتا ہو تو قرأت نہ کرے یعنی اَلْحَمْدُ اور سورۃ نہ پڑھے چاہے امام زور سے قرأت کرتا ہو یا آہستہ، امام کے پیچھے کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ اگر نمازی عورت ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت مونڈھے تک ہاتھ اٹھائے اور بائیں ہتھیلی

①..... اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہوا اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو، بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے اپنی رحمت سے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

②..... اے اللہ! (عَزَّوَجَلَّ)، اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب و دوزخ سے بچا۔

③..... سلام میں اکیلا نمازی اپنے داہنے سلام میں ان فرشتوں پر سلام کی نیت رکھے جو داہنی طرف ہیں اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے اور اگر نمازی امام ہو تو ان سب کے ساتھ داہنے طرف کے مرد مقتدیوں کی بھی نیت کرے اور اسی طرح بائیں سلام میں بائیں طرف کے انہیں سب کی نیت کرے اور اگر مقتدی ہو تو ان سب کے ساتھ امام کو بھی شامل کرے اس طرف کے سلام میں جس طرف امام پڑے اور اگر امام سامنے پڑے تو دونوں سلام میں امام کو شامل رکھے۔ (۱۲ منہ)

سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کے اوپر داہنی ہتھیلی رکھے اور رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اتنا کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے زور نہ دے اور ہاتھ کی انگلیاں ملی رہیں اور پیٹھ اور پاؤں جھکے رہیں مردوں کی طرح خوب سیدھی نہ کر دے اور سجدہ میں سمٹ کر سجدہ کرے یعنی بازو کروٹوں سے ملادے اور پیٹ رانوں سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملادے اور دونوں پاؤں پیچھے نکال دے اور قعدہ میں دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھے اور ہاتھ بیچ ران پر رکھے۔

## فرض، واجب، سنت، مستحب کا حکم

اس طریقہ میں بعض چیزیں فرض ہیں کہ اس کے بغیر نماز ہوگی ہی نہیں۔ بعض واجب ہیں کہ اس کو قصد اچھوڑنا گناہ اور نماز کا پھر سے پڑھنا واجب اور بھول کر چھوٹنے سے سجدہ سہو واجب اور بعض سنت موکدہ ہیں، جس کو چھوڑنے کی عادت گناہ ہے اور بعض مستحب ہیں کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔

## فرائض نماز

سات چیزیں نماز میں فرض ہیں:

﴿۱﴾ تکبیر تحریمہ<sup>(۱)</sup>: یعنی پہلی اللہ اکبر جس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

﴿۲﴾ قیام: یعنی اتنی دیر کھڑا رہنا جتنی دیر میں فرض قرأت<sup>(۲)</sup> ادا ہو۔

①..... تکبیر تحریمہ میں خاص لفظ اللہ اکبر فرض نہیں، فرض تو اتنا ہے کہ خالص تعظیم الہی کے الفاظ ہوں مثلاً: اللّٰهُ

اعظم، اللّٰهُ الْکَبِیْر، الْرَّحْمٰنُ الْکَبِیْر کہا جب بھی فرض ادا ہو گیا مگر یہ تبدیلی مکروہ تحریمی ہے۔ (۱۲ منہ)

②..... قرأت سے مراد قرآن شریف پڑھنا۔ ۱۲ (منہ)

﴿۳﴾ قرأت: یعنی کم سے کم ایک آیت پڑھنا۔

﴿۴﴾ رُکوع: یعنی اتنا جھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائیں۔

﴿۵﴾ سُجود: یعنی ماتھے کا زمین پر جمناس طرح کہ کم سے کم پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا<sup>(۱)</sup> ہو۔

﴿۶﴾ قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری التَّحِيَّاتِ رَسُوْلُهُ تک پڑھی جاسکے۔

﴿۷﴾ خُرُوجِ بَصْنَعِهِ: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز ختم کر دینا، خواہ سلام و کلام سے ہو یا کسی دوسرے عمل سے۔

## واجباتِ نماز

تکبیر تحریرہ میں لفظ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا، پوری اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھنا، سورۃ یا آیت ملانا، فرض نماز میں دو پہلی رکعتوں میں قرأت واجب ہے، اَلْحَمْدُ اور اس کے ساتھ سورۃ یا آیت ملانا، فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل اور وتر اور سنت کی ہر رکعت میں سورۃ یا آیت سے پہلے ایک ہی بار اَلْحَمْدُ پڑھنا اور اَلْحَمْدُ اور سورت کے درمیان آمین اور بِسْمِ اللّٰهِ کے سوا کچھ اور نہ پڑھنا، قرأت ختم کر کے فوراً رُکوع کرنا، ایک سجدہ کے بعد دوسرا سجدہ ہونا کہ دونوں سجدوں کے بیچ میں کوئی رکن نہ آنے پائے، تَعْدِيْلُ ارْكَانٍ یعنی رُکوع، سَجْدِو، قَوْمِہ، جلسہ میں کم سے کم ایک بار سُبْحٰنَ اللّٰهِ کے برابر ٹھہرنا، قومہ یعنی رُکوع سے سیدھا کھڑا ہو جانا، سجدہ

① ..... لہذا اگر اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اُٹھے رہے یا صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی تو

نماز نہ ہوگی۔ (درمختار، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت) (۱۲ منہ)۔ (بہار شریعت، حصہ ۳/۱۰۳/۵۱۳)

میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ ز میں پر لگنا، جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدہ اولیٰ اگرچہ نماز نفل ہو، فرض اور وتر اور سُننِ رَوَاتِب (۱) میں قعدہ اولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ بڑھانا، دونوں قعدوں میں پورا تشہد پڑھنا، یوں ہی جتنے قعدے کرنے پڑیں سب میں پورا تشہد واجب ہے ایک لفظ بھی اگر چھوڑے گا تو ترک واجب ہوگا، دونوں سلام میں فقط لفظ السَّلَام واجب ہے، عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَاجِب نہیں، وِثْر میں دعائے قنوت پڑھنا، تکبیر قنوت، عیدین کی چھینوں تکبیریں، عیدین میں دوسری رکعت کی تکبیر رکوع اور اس تکبیر کے لیے لفظ اللَّهُ اکْبَر ہونا، ہر جہری نماز (۲) میں امام کو جہر سے قرأت کرنا اور غیر جہری میں آہستہ، ہر فرض و واجب کا اُس کی جگہ پر ادا ہونا، (۳) رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا اور سجدہ کا دو ہی بار ہونا، دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا اور چار رکعت والی میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا، آیت سجدہ پڑھی ہو تو سجدہ تلاوت کرنا، سہو ہوا ہو تو سجدہ سہو کرنا، دو فرض یا دو واجب یا واجب و فرض کے درمیان تین بار سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے کے برابر دیر نہ ہونا، امام جب قرأت کرے بلند آواز سے ہو یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا، سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا، فرائض و واجبات کے علاوہ جو باتیں طریقہ نماز میں بیان ہوئی وہ یا سنت ہیں یا مستحب ہیں، اُن کو قصداً نہ چھوڑا جائے اور اگر غلطی سے چھوٹ جائیں تو نہ سجدہ سہو کرنے کی ضرورت ہے نہ نماز دہرانے کی، اگر دہرا لے تو اچھا ہے، اگر سُنن و مستحبات کی پوری تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ ملاحظہ کریں ہم نے بلحاظ اختصار و سہولتِ حفظ یہاں ذکر نہیں کیا۔

①..... سُننِ مَوَکَدَہ ②..... وہ نماز جس میں امام بلند آواز سے قرأت کرے مثلاً فجر، مغرب، عشاء وغیرہ۔

③..... جگہ پر ادا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو پہلے ہو وہ پہلے اور جو پیچھے ہو وہ پیچھے۔ ۱۲ منہ

## سجدہ سہو کا بیان

### سجدہ سہو کب واجب ہے؟

جو چیزیں نماز میں واجب ہیں اُن میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے سجدہ سہو واجب ہے۔

### سجدہ سہو کا طریقہ

اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کے آخر میں التَّحِيَّات پڑھنے کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور پھر شروع سے التَّحِيَّات وغیرہ سب پڑھ کر سلام پھیر دے۔

**مسئلہ ۱** اگر کوئی واجب چھوٹ گیا اور اس کے لیے سجدہ سہو نہ کیا اور نماز ختم کر دی تو نماز دُہرانا واجب ہے۔

**مسئلہ ۲** اگر قصداً کوئی واجب چھوڑ دیا تو سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دُہرانا واجب ہے۔

**مسئلہ ۳** جو باتیں نماز میں فرض ہیں اگر اُن میں سے کوئی بات چھوٹ گئی تو نماز نہ ہوئی اور سجدہ سہو سے بھی یہ کمی پوری نہیں کی جاسکتی بلکہ پھر سے پڑھنا فرض ہے۔

### کن باتوں کے چھوٹنے سے سجدہ سہو نہیں؟

**مسئلہ ۴** وہ باتیں جو نماز میں سنت ہیں یا مستحب ہیں جیسے تَعَوُّذ، تَسْمِيَةٌ، آمِن، تَبَكِيْرَاتِ اِنْتِقَال، تَسْبِيْحَاتِ اِنِ كَ تَرَكَ سَے بھي سجدہ سہو نہیں، بلکہ نماز ہوگئی۔ (ردالمحتار، غنیۃ) مگر نماز دُہرا لینا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۷** ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو ایک بار وہی دو سجدے سہو کے سب کے لیے کافی ہیں۔ چند بار سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں۔ (ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۸** قعدہ اولیٰ میں پوری التَّحِيَّات پڑھنے کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے میں اتنی دیر کی کہ جتنی دیر میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ چاہے کچھ پڑھے یا خاموش رہے دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

(درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۹** قرأت وغیرہ کسی موقع پر سوچنے لگا اور اتنی دیر ہوئی کہ تین بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ سکے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۸** دوسری رکعت کو چوتھی سمجھ کر سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۹** تعدیل اَرکان<sup>(۱)</sup> بھول گیا، سجدہ سہو واجب ہے۔ (ہندیہ)

**مسئلہ ۱۰** مقتدی التَّحِيَّات نہ ختم کرنے پایا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو مقتدی پر واجب ہے کہ اپنی التَّحِيَّات پوری کر کے کھڑا ہوا اگرچہ دیر ہو جائے۔

**مسئلہ ۱۱** مقتدی نے رکوع یا سجدے میں تین بار تسبیح نہ کہی تھی کہ امام نے سر اٹھالیا تو مقتدی بھی سر اٹھالے اور باقی تسبیح چھوڑ دے۔

**مسئلہ ۱۲** جس شخص نے بھول کر قعدہ اولیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہونے لگا تو اگر ابھی اتنا کھڑا ہوا کہ قعدہ کے قریب ہے تو بیٹھ جائے اور قعدہ کرے نماز صحیح ہے، سجدہ

۱..... تعدیل اَرکان کے معنی ہیں اَرکانِ نماز مثلاً رکوع، سجود، قومہ، جلسہ وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا یعنی ان میں کم از کم ایک بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔

سہو بھی لازم نہ آیا اور اگر اتنا اٹھا کہ کھڑے ہونے کے قریب ہو گیا تو پھر کھڑا ہی ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کرے۔ (شرح وقایہ، ہدایہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۳** اگر قعدہ اخیرہ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اسے چھوڑ دے اور بیٹھ جائے اور نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو فرض نماز جاتی رہی اگر چاہے تو ایک رکعت اور ملائے سو مغرب کے اور یہ کل نفل ہو جائے گی، فرض پھر پڑھے۔ (ہدایہ، شرح وقایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۴** اگر قعدہ اخیرہ بقدر تشہد کر کے بھولے سے کھڑا ہو گیا تو بیٹھ جائے جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور بیٹھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو فرض جب بھی پورے ہو گئے لیکن ایک رکعت اور ملائے اور سجدہ سہو کرے، یہ دونوں رکعتیں نفل ہو جائیں گی لیکن مغرب میں نہ ملائے۔ (ہدایہ، شرح وقایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۵** ایک رکعت میں تین سجدے کیے یا دو رکوع کیے یا قعدہ اولی بھول گیا تو سہو کا سجدہ کرے۔

**مسئلہ ۱۶** قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے لہذا اگر قیام سے پہلے رکوع کر لیا پھر قیام کیا تو یہ رکوع جاتا رہا اگر قیام کے بعد پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۱۷** قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے یعنی جس کو پہلے ہونا چاہیے وہ پہلے ہو اور جس کو پیچھے ہونا چاہیے وہ پیچھے ہو اگر پہلے کا پیچھے اور پیچھے کا پہلے کر لیا تو نماز نہ ہوگی جیسے کسی نے رکوع سے پہلے سجدہ کر لیا تو نماز نہ ہوئی ہاں اگر سجدہ کے بعد دوبارہ رکوع اور پھر سجدہ کرے یعنی ترتیب وار کر لے تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں اسی طرح اگر قیام سے

پہلے رکوع کر لیا تو نماز نہ ہوئی البتہ قیام کے بعد پھر رکوع کرے تو ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۸** نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وثر فرض کے حکم میں ہے لہذا اگر وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھولنے کا ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۹** دُعائے قنوت یا تکبیر قنوت بھول گیا تو سجدہ سہو کرے، تکبیر قنوت سے مراد وہ تکبیر ہے جو قرأت کے بعد دُعائے قنوت پڑھنے کے لیے کہی جاتی ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰** عیدین کی سب تکبیریں یا بعض بھول گیا یا زائد کہیں یا غیر محل میں کہیں ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

## سجدہ تلاوت کیا ہے؟

یہ وہ سجدہ ہے جو آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے واجب ہو جاتا ہے اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہو سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ کہے پھر اللہ اکبر کہتا ہو کھڑا ہو جائے۔

## سجدہ تلاوت کا مسنون طریقہ

**مسئلہ ۲۱** سجدہ تلاوت میں پہلے پیچھے دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے اور پہلے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جانا یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔ (عالمگیری، درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۲** اگر سجدہ تلاوت سے پہلے یا بعد میں کھڑا نہ ہو یا اللہ اکبر نہ کہا یا سُبْحَانَ

رَبِّي الْأَعْلَىٰ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ادا ہو جائے گا مگر تکبیر چھوڑنا نہ چاہیے کہ سلف کے خلاف ہے۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۳** سجدہ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہد ہے، نہ سلام۔ (تنویر و بہار)

**مسئلہ ۲۴** کل قرآن شریف میں چودہ آیتیں سجدہ تلاوت کی ہیں، ان میں سے جو آیت بھی پڑھی جائے گی، پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہو جائے گا چاہے سننے والے نے سننے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو۔

## سجدہ تلاوت کے شرائط

**مسئلہ ۲۵** سجدہ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سوا تمام وہ شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں مثلاً طہارت، استقبال قبلہ، نیت، وقت، شعور لہذا اگر پانی پر قادر ہے تو تیمم کر کے سجدہ جائز نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۶** اگر آیت سجدہ نماز میں پڑھے تو سجدہ تلاوت فوراً کرنا نماز ہی میں واجب ہے اگر دیر کرے گا گنہگار ہوگا۔ دیر کرنے سے مراد تین آیت سے زیادہ پڑھ لینا ہے لیکن اگر سورۃ کے آخر میں سجدہ واقع ہے تو سورت پوری کر کے سجدہ کرے گا، جب بھی حرج نہیں مثلاً سورۃ الشقاق میں سورۃ ختم کر کے سجدہ کرے جب بھی کچھ حرج نہیں۔

**مسئلہ ۲۷** سجدہ کی آیت نماز میں پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو جب تک حرمت<sup>(۱)</sup> نماز

①..... حرمت نماز میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کیا ہو جو منافی نماز ہے مثلاً: وضو نہ توڑا ہو، کچھ نہ کھایا پیا ہو کچھ بات نہ کی ہو تو باوجود سلام پھیر لینے کے ابھی حرمت نماز میں ہے۔ (۱۲ منہ)

میں ہے سجدہ کرے (اگرچہ سلام پھیر چکا ہو) اور سجدہ سہو بھی کرے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۸** نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور اس کا سجدہ نماز ہی میں واجب ہے نماز کے باہر نہیں ہو سکتا اگر قصد انہ کیا تو گنہگار ہوا توبہ لازم ہے جب کہ آیت سجدہ کے بعد فوراً رکوع اور تہجد نہ کیا ہو۔

**مسئلہ ۲۹** سجدہ تلاوت کی نیت میں شرط نہیں کہ فلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مطلقاً سجدہ تلاوت کی نیت کافی ہے۔

**مسئلہ ۳۰** جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جائے گا جیسے حدیثِ عمد و کلام، تہقہہ۔ (درمختار و غیرہ)

**مسئلہ ۳۱** آیت سجدہ لکھنے یا اُس کی طرف دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں۔

(قاضی خان، عالمگیری، غنیہ)

**مسئلہ ۳۲** سجدہ واجب ہونے کے لیے پوری آیت پڑھنا ضروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہو وہ اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔<sup>(۱)</sup>

(درمختار)

**مسئلہ ۳۳** آیت سجدہ کی سجدہ کرنے یا سجدہ سننے سے سجدہ واجب نہ ہوگا۔

(عالمگیری، درمختار، قاضی خان)

۱..... اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سجدہ واجب ہونے کے لئے پوری آیت پڑھنا ضروری ہے لیکن بعض علمائے متاخرین کے نزدیک وہ لفظ جس میں سجدہ کا مادہ پایا جاتا ہے اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھا تو سجدہ تلاوت واجب ہو جاتا ہے لہذا احتیاط یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں سجدہ تلاوت کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۲۲۳-۲۳۳ ملخصاً)

**مسئلہ ۳۲** آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا۔

چاہے سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اُسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیت سجدہ کا ترجمہ تھا اور اگر آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضرورت نہیں کہ سننے والے کو آیت سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (قاضی خان، عالمگیری، بہار)

**مسئلہ ۳۵** حیض و نفاس والی عورت نے آیت سجدہ پڑھی تو خود اُس پر سجدہ واجب نہ ہوگا۔ البتہ اور سننے والوں پر واجب ہو جائے گا۔ (بہار)

**مسئلہ ۳۶** حیض و نفاس والی پر آیت سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب نہیں ہوتا جیسا کہ پڑھنے سے نہیں ہوتا۔

**مسئلہ ۳۷** بَجْنُب<sup>(۱)</sup> نے یا بے وضو نے آیت سجدہ پڑھی یا سنی تو سجدہ واجب ہے۔

**مسئلہ ۳۸** نابالغ نے آیت سجدہ پڑھی تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے نابالغ پر نہیں۔

(عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۳۹** امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا تو مقتدی بھی اُس کی پیروی میں سجدہ نہ کرے گا۔ اگرچہ آیت سُنی ہو۔ (غنیۃ) جس وقت آیت سجدہ پڑھی گئی اگر اس وقت کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو پڑھنے والے اور سننے والے کو یہ کہہ لینا مستحب ہے:

سَمِعْنَا وَاطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ<sup>(۲)</sup>

(ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۰** پوری سورت پڑھنا اور سجدے کی آیت چھوڑ دینا مکروہ تحریمی ہے۔

(قاضی خان، درمختار وغیرہ)

①..... جس پر غسل فرض ہو۔

②..... ہم نے سنا اور حکم مانا، تیری مغفرت کا سوال کرتے ہیں، اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

**مسئلہ ۳۱** ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو بار بار پڑھایا سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا اگرچہ چند آدمیوں سے سنا ہو یوں اگر ایک مرتبہ پڑھی اور وہی آیت دوسرے سے بھی سنی ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

## مجلس بدلنے کی صورتیں

**مسئلہ ۳۲** دو ایک لقمہ کھانے سے، دو ایک گھونٹ پینے سے، کھڑے ہو جانے سے، دو ایک قدم چلنے سے، سلام کا جواب دینے سے، دو ایک بات کرنے سے، گھر کے ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف چلنے سے مجلس نہ بدلے گی ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں جانے سے مجلس بدل جائے گی، کشتی میں سوار ہے اور کشتی چل رہی ہے تو مجلس نہ بدلے گی، ریل کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے، جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر سواری پر نماز پڑھ رہا ہو تو مجلس نہ بدلے گی۔ تین لقمہ کھانے، تین گھونٹ پینے، تین لفظ بولنے، تین قدم میدان میں چلنے سے، نکاح کرنے، خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جائے گی۔ (عالمگیری، درمختار، غنیۃ و بہار)

**مسئلہ ۳۳** کسی مجلس میں دیر تک بیٹھنا، قرأت، تسبیح، تہلیل<sup>(۱)</sup>، درس، وعظ میں مشغول ہونا مجلس کو نہیں بدلے گا، اگر دونوں بار آیت سجدہ پڑھنے کے درمیان کوئی دنیا کا کام کیا مثلاً کپڑا سینا وغیرہ تو مجلس بدل گئی۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۴** اگر سننے والے سجدے کے لیے آمادہ ہوں اور سجدہ ان پر بار نہ ہو تو آیت سجدہ

۱..... یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا۔

زور سے پڑھنا بہتر ہے، ورنہ آہستہ پڑھے اور اگر سننے والوں کا حال معلوم نہیں کہ آمادہ ہیں یا نہیں جب بھی آہستہ پڑھنا بہتر ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار و بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۵** مرض کی حالت میں اشارہ سے بھی سجدہ ادا ہو جائے گا۔ یوہیں سفر میں سواری پر اشارہ سے سجدہ ہو جائے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

## سجدہ شکر

اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

**مسئلہ ۲۶** اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا، یا کوئی کھوئی ہوئی چیز مل گئی یا بیمار نے تندرستی پائی یا مسافر واپس آیا یا اور کوئی نعمت ملی تو سجدہ شکر کرنا مستحب ہے۔

## قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنے کا بیان

### قرأت میں کتنی آواز ہونی چاہیے؟

**مسئلہ ۱** قرأت میں اتنی آواز ہونی چاہیے کہ اگر بہرانہ ہو اور شور و غل نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہوئی تو نماز نہ ہوگی، اسی طرح جن معاملات میں بولنے کو دخل ہے سب میں اتنی آواز ضروری ہے مثلاً جانور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنے میں طلاق دینے میں آ یہ سجدہ پڑھنے پر سجدہ تلاوت واجب ہونے میں اتنی آواز ضروری ہے کہ خود سن سکے۔ (مراقی الفلاح وغیرہ)

**مسئلہ ۲** فجر و مغرب و عشاء کی دو پہلی رکعتوں میں اور جمعہ و عیدین و تراویح اور رمضان

کے وتر میں امام پر جہر واجب ہے اور مغرب کی تیسری رکعت میں اور عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت میں ظہر و عصر کی سب رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔

**مسئلہ ۳** جہر کے یہ معنی ہیں کہ اتنی زور سے پڑھے کہ کم از کم پہلی صف کے لوگ سن سکیں اور آہستہ یہ کہ خود سن سکے۔

**مسئلہ ۴** اس طرح پڑھنا کہ قریب کے دو ایک آدمی سن سکیں جہر نہیں بلکہ آہستہ ہے۔

(درمختار)

**مسئلہ ۵** جہری نمازوں میں اکیلے کو اختیار ہے چاہے زور سے پڑھے چاہے آہستہ اور افضل جہر ہے۔

**مسئلہ ۶** اگر منفرد قضا پڑھے تو ہر نماز میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۷** آہستہ پڑھ رہا تھا کہ دوسرا شخص شامل ہو گیا تو جو باقی ہے اُسے جہر سے پڑھے اور جو پڑھ چکا ہے اُس کا اعادہ نہیں۔

**مسئلہ ۸** سورت ملانا بھول گیا رکوع میں یاد آیا تو کھڑا ہو جائے اور سورۃ ملائے پھر رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اگر دوبارہ رکوع نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (درمختار)

**مسئلہ ۹** حَضْر میں<sup>(۱)</sup> جب کہ وقت تنگ نہ ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں طوَالِ مُفَصَّل پڑھے اور عصر و عشاء میں اَوْسَاطِ مُفَصَّل پڑھے اور مغرب میں قِصَارِ مُفَصَّل، چاہے امام ہو یا منفرد۔ (درمختار وغیرہ)

کون کون سی سورتیں طوَالِ مُفَصَّل ہیں اور کون سی قِصَارِ مُفَصَّل

**فائدہ** سورۃ حُجْرَات سے سورۃ بُرُوج تک کی سورتیں طوَالِ مُفَصَّل کہلاتی ہیں اور سورۃ بُرُوج سے

۱..... حالتِ اقامت میں ہو یعنی سفر میں نہ ہو۔

سورۃ لَمْ یَكُنِ الَّذِیْ تَكْ اَوْ سَاطِ مُفْصَّل اور لَمْ یَكُنْ سے آخر تک قِصَارِ مُفْصَّل کہی جاتی ہیں۔

**مسئلہ ۱۰** سفر میں اگر امن و قرار ہو تو سنت یہ ہے کہ فجر و ظہر میں سورۃ بُرُوج یا اس کے مثل سورتیں پڑھے اور عصر، عشاء میں اس سے چھوٹی اور مغرب میں قِصَارِ مُفْصَّل کی چھوٹی سورتیں پڑھے اور جلدی ہو تو ہر نماز میں جو چاہے پڑھے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱** اضطراری حالت میں مثلاً وقت جاتے رہنے کا ڈر ہو یا چور یا دشمن کا خوف ہو تو جو چاہے پڑھے چاہے سَفْر ہو یا حَضْر یہاں تک کہ اگر واجبات کی مُرَاعَات نہیں کر سکتا (۱) تو اس کی بھی اجازت ہے۔ مثلاً فجر کا وقت اتنا تنگ ہو گیا کہ صرف ایک ایک آیت پڑھ سکتا ہے تو یہی کرے (درمختار و ردالمحتار) لیکن آفتاب بلند ہونے کے بعد ایسی نماز کا اعادہ کرے۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۱۲** فجر کی سنت پڑھنے میں جماعت جانے کا ڈر ہو تو صرف واجبات پر اقتصار کرے ثناء و تَعُوذ کو چھوڑ دے اور رکوع و سجود میں ایک ایک بار تسبیح پراکتفاء کرے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۳** وتر میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوٰۃُ وَالسَّلَام نے پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھی اور دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی، لہذا کبھی تبرکاً انہیں پڑھے اور کبھی پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ کے بجائے اِنَّا اَنْزَلْنٰا پڑھے۔

**مسئلہ ۱۴** قرآن شریف الثَّابِرُ ہنا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً یہ کہ پہلی رکعت میں قُلْ یٰۤاَیُّہَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ کَیْفَ پڑھے یہ ناجائز ہے لیکن اگر بھول کر پڑھ دی تو کچھ حرج نہیں۔

**مسئلہ ۱۵** بچوں کو آسانی کیلئے پارہ عَمَّ خلاف ترتیب پڑھانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

۱..... یعنی واجبات کو ادا نہ کر سکے۔

**مسئلہ ۱۶** اگر بھول کر دوسری رکعت میں پہلے والی سورۃ شروع کر دی تو چاہے ابھی ایک ہی لفظ پڑھا ہو اسی کو پورا کرے، دوسری پڑھنے کی اجازت نہیں۔ مثلاً پہلی رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ پڑھی اور دوسری میں بھولے سے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ شَرَعْنَا لَكَ اِسْمًا كَرِيمًا پڑھے۔

## درمیان سے سورت چھوڑنے کا حکم

**مسئلہ ۱۷** درمیان میں ایک سورۃ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر درمیان کی سورۃ پہلی سے بڑی ہو تو چھوڑ سکتا ہے۔ مثلاً وَالتَّيْنِ کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰا پڑھنے میں حَرَجَ نہیں اور اِذَا جَاءَكَ الْعُقُوبَةُ فَوَلِّ وَاذْهَبْ وَاصْبِرْ پڑھنا نہ چاہیے۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸** بہتر یہ ہے کہ فرض نمازوں میں پہلی رکعت کی قرأت دوسری رکعت سے کچھ زیادہ ہو اور فجر میں تو پہلی رکعت میں دو تہائی اور دوسری میں ایک تہائی ہو۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹** جمعہ وعیدین کی پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ دوسری میں هَلْ اَتَكَ پڑھنا سنت ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰** سنتوں اور نفلوں کی دونوں رکعتوں میں برابر کی سورتیں پڑھے۔ (منیہ)

**مسئلہ ۲۱** نوافل کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت پڑھنا یا ایک رکعت میں اسی سورۃ کو بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیہ)

## قرأت میں غلطی ہو جانے کا بیان

اس میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اگر ایسی غلطی ہوئی جس سے معنی بگڑ جائیں تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں۔

**مسئلہ ۲۲** ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا اگر اس وجہ سے ہے کہ اس کی زبان سے وہ حرف ادا نہیں ہوتا تو مجبور ہے اس پر کوشش کرنا ضروری ہے اور اگر لاپرواہی سے ہے جیسے آج کل کے اکثر حفاظ و علماء کہ ادا کرنے پر قادر ہیں مگر بے خیالی میں تبدیل حرف کر دیتے ہیں تو اگر معنی فاسد ہوں نماز نہ ہوئی اس قسم کی جتنی نمازیں پڑھی ہوں ان کی قضا لازم ہے۔

**مسئلہ ۲۳** ط، ت، س، ث، ص، ذ، ز، ظ، اء، ع، ہ، ح، ض، د، ان حرفوں میں صحیح طور پر امتیاز رکھیں ورنہ معنی فاسد ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوگی اور بعض تو س، ش، ز، ج، ق، ک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ (بہار شریعت)

## جس سے حروف صحیح ادا نہ ہوتے ہوں وہ کیا کرے؟

جس سے حروف صحیح ادا نہیں ہوتے اس پر واجب ہے کہ حروف صحیح کرنے میں رات دن پوری کوشش کرے اور اگر صحیح پڑھنے والوں کے پیچھے پڑھ سکتا ہو تو جہاں تک ہو سکے ان کے پیچھے پڑھے یا وہ آیتیں پڑھے جن کے حروف صحیح ادا کر سکتا ہو اور یہ دونوں باتیں ممکن نہ ہوں تو کوشش کے زمانے میں اس کی اپنی نماز ہو جائے گی اور اس کے پیچھے اس جیسوں کی بھی۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت وغیرہ)

**مسئلہ ۲۴** جس نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ میں عَظِيمِ کو عَزِيمِ، ظ کے بجائے ز پڑھ دیا تو نماز جاتی رہی لہذا جس سے عَظِيمِ صحیح ادا نہ ہو وہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْكَرِيمِ پڑھے۔

## نماز کے باہر قرآن شریف پڑھنے کا بیان

**مسئلہ ۲۵** قرآن شریف نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے لیکن گانے کی طرح نہیں

کہ یہ ناجائز ہے بلکہ قواعد تجوید کی رعایت کرے۔ (درورد)

**مسئلہ ۳۸** قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری) مستحب یہ ہے کہ با وضو قبلہ رو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور تلاوت کے شروع میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے (۱) اور سورۃ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنا سنت ہے ورنہ مستحب اگر آیت پڑھنا چاہتا ہے اور اس آیت کے شروع میں ایسی ضمیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے، جیسے هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تو اس صورت میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کا استحباب مؤکد ہے۔ بیچ میں کوئی دنیوی کام کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ پھر پڑھ لے اور دینی کام کیا جیسے سلام کا جواب دیا یا اذان کا جواب دیا یا سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا یا کلمہ وغیرہ اذکار پڑھے تو

①..... قانون شریعت کے دیگر نسخوں میں یہاں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا واجب لکھا ہے جو کہ درست نہیں۔ صحیح یہ ہے کہ تلاوت کے شروع میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے جیسا کہ فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِي قاضی فیض الرسول میں فرماتے ہیں: ”تلاوت کے شروع میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں اور بے شک بہار شریعت میں واجب چھپا ہے جس پر غنیہ کا حوالہ ہے حالانکہ غنیہ مطبوعہ رجمیہ ص ۴۶۳ میں ہے: ”التعوذ يستحب مرة واحدة مالم يفصل بعمل دنیوی.“ (یعنی ایک مرتبہ تعوذ پڑھنا مستحب ہے جب تک اس تلاوت میں کوئی دنیوی کام حائل نہ ہو) تو معلوم ہوا کہ بہار شریعت میں بہت سے مسائل جو ناشرین کی غفلتوں کی وجہ سے غلط چھپ گئے ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے اور قانون شریعت، سنی بہشتی زیور اور حنفی زیور میں بہار شریعت پر اعتماد کر کے واجب لکھ دیا گیا مگر صحیح یہی ہے کہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ پڑھنا مستحب ہے واجب نہیں جیسا کہ تفسیر خازن، جلد اول، ص ۱۴ میں ہے: ”يستحب لقاری القرآن خارج الصلوة ان يتعوذ ايضا (یعنی نماز کے علاوہ قرآن پڑھنے والے کے لیے تعوذ پڑھنا مستحب ہے) (فتاویٰ فیض الرسول، ۱/۳۵۱) لہذا ہم نے یہاں واجب کی جگہ مستحب لکھ کر تصحیح کر دی ہے۔ اسی طرح مکتبۃ المدینہ سے بہار شریعت اور حنفی زیور بھی تصحیح کے ساتھ شائع کی گئی ہیں۔ المدینۃ العلمیۃ

أَعُوذُ بِاللَّهِ پڑھنا اس کے ذمہ نہیں۔ (غنیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۷** سورہ برأت تلاوت کے بیچ میں آئی تو بِسْمِ اللّٰهِ پڑھنے کی ضرورت نہیں اور جو یہ مشہور ہے کہ اگر تلاوت کی ابتداء سورہ برأت سے کرے تب بھی بِسْمِ اللّٰهِ نہ پڑھے یہ بالکل غلط ہے اسی طرح یہ بھی بے اصل ہے کہ اس کے ابتداء میں تعوذ پڑھے درمیان تلاوت میں۔ (بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۸** تین دن سے کم میں ایک ختم بہتر نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹** جب ختم ہو تو تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا بہتر ہے۔

**مسئلہ ۳۰** لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جب کہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جب کہ دل نہ بٹے ورنہ مکروہ ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ ۳۱** غسل خانہ اور نجاست کی جگہوں میں قرآن مجید پڑھنا ناجائز ہے۔

(غنیہ و بہار)

**مسئلہ ۳۲** جب آواز بلند سے قرآن شریف پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ اور اپنے کام میں ہوں۔ (غنیہ، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)

**مسئلہ ۳۳** سب لوگ مجمع میں زور سے پڑھیں یہ حرام ہے اکثر عرس و فاتحہ کے موقع پر سب لوگ زور سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے۔ اگر چند آدمی پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۴** بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں لگے ہوں زور سے پڑھنا ناجائز ہے۔

لوگ اگر نہ سنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے۔

**مسئلہ ۳۵** تلاوت کرنے میں کوئی مُعَظَّم دینی بادشاہ اسلام یا عالم دین یا پیر استاد یا باپ

آجائے تو تلاوت کرنے والا اس کی تعظیم کو کھڑا ہو سکتا ہے۔ (غنیہ و بہار شریعت)

**مسئلہ ۳۶** جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے بشرطیکہ بتانے کی

وجہ سے کینہ و حسد پیدا نہ ہو۔ (غنیہ بہار)

## قرآن شریف کے آداب

**مسئلہ ۳۷** قرآن شریف زور سے پڑھنا افضل ہے جب کہ کسی نمازی یا بیمار یا سونے

والے کو تکلیف نہ پہنچے۔

**مسئلہ ۳۸** دیواریں اور محرابوں پر قرآن مجید لکھنا اچھا نہیں۔

**مسئلہ ۳۹** قرآن شریف پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے، قیامت کے دن اُنہا کوڑھی ہو کر

اُٹھے گا۔

**مسئلہ ۴۰** قرآن مجید کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلا یا جائے نہ پاؤں اس سے

اونچا کریں، نہ یہ کرے کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآن شریف نیچے ہو۔

**مسئلہ ۴۱** قرآن شریف کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اگرچہ فقہ و حدیث کی ہو۔

**مسئلہ ۴۲** قرآن شریف پرانا بوسیدہ ہو گیا کہ پڑھنے کے قابل نہ رہا تو کسی پاک کپڑے

میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لُحْد بنائی جائے

تا کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔

**مسئلہ ۲۳** پرانے قرآن شریف کو جو پڑھنے کے قابل نہ رہا، جلایا نہ جائے بلکہ دفن کیا جائے۔

**مسئلہ ۲۴** قرآن مجید جس صندوق میں ہو اس پر کپڑا وغیرہ نہ رکھا جائے۔

**مسئلہ ۲۵** کسی نے محض خیر و برکت کے لیے قرآن مجید اپنے گھر میں رکھ چھوڑا اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیت باعث ثواب ہے۔ (قاضی خان)

## جماعت کا بیان

جماعت کی بہت تاکید ہے اور اس کا ثواب بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ بے جماعت کی نماز سے جماعت والی نماز کا ثواب ستائیس گنا ہے۔

**مسئلہ ۱** مردوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ بلا عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کے لائق ہے اور کئی بار ترک کرنے والا فاسق مرد و الشہادت<sup>(۱)</sup> ہے اور اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

## کن نمازوں کے لیے جماعت شرط ہے؟

**مسئلہ ۲** جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ یعنی بغیر جماعت یہ نمازیں ہوں گی ہی نہیں۔

**مسئلہ ۳** تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے جماعت سے پڑھی تو سب کے ذمہ سے جماعت چھوڑنے کی برائی جاتی رہی اور اگر سب نے جماعت

۱..... مرد و الشہادت: جس کی گواہی قبول نہ ہو۔ فاسق: بدکار، گنہگار۔ (۱۲ منہ)

چھوڑی تو سب نے برا کیا۔

**مسئلہ ۴** رمضان شریف کے وتر میں جماعت مستحب ہے۔

**مسئلہ ۵** سنتوں اور نفلوں میں جماعت مکروہ ہے اور رمضان کے علاوہ وتر میں بھی مکروہ

ہے۔

**مسئلہ ۶** اگر جانتا ہے کہ اعضائے وضو تین تین بار دھونے میں رکعت چھوٹ جائے گی تو

بہتر یہ ہے کہ تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر سمجھتا ہے کہ تین تین بار

دھونے میں رکعت تو مل جائے گی مگر تکبیر اولیٰ نہ پائے گا تو تین تین بار دھوئے۔

(صغیری و بہار شریعت)

## جماعتِ ثانیہ کا حکم

**مسئلہ ۷** محلہ کی مسجد میں جس کے لیے امام مقرر ہے محلہ کے امام نے اذان و اقامت

کے ساتھ سنت کے مطابق جماعت پڑھ لی ہے تو اب پھر دوبارہ اذان و اقامت کے ساتھ

پہلے ہی کی طرح جماعت کرنا مکروہ ہے اور اگر بے اذان جماعت دوبارہ کی تو حرج نہیں جب

کہ محراب سے ہٹ کر ہو اور اگر پہلی جماعت بے اذان ہوئی یا آہستہ اذان ہوئی یا غیروں

نے جماعت قائم کی تو پھر جماعت قائم کی جائے اور یہ جماعت جماعتِ ثانیہ نہ ہوگی۔

(درمختار و ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۸** جس کی جماعت جاتی رہی اس پر یہ واجب نہیں کہ دوسری مسجد میں جماعت

تلاش کر کے پڑھے البتہ اگر ایسا کرے تو مستحب ہے۔

## کن عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے؟

ان عذروں سے جماعت چھوڑ سکتا ہے: ایسی بیماری کہ مسجد تک جانے میں مشقت ہو۔ سخت بارش، بہت کچھڑ، سخت سردی، سخت اندھیرا، آندھی، پاخانہ پیشاب ریاہ کا بہت زور ہونا، ظالم کا خوف، قافلہ چھوٹ جانے کا ڈر، اندھا ہونا، اپانج ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ مسجد تک جانے سے مجبور ہو، مال یا کھانے کے ہلاک ہو جانے کا ڈر، مفلس<sup>(۱)</sup> کو قرض خواہ کا ڈر، بیماری دیکھ بھال کہ یہ اگر چھوڑ کر چلا جائے گا تو اس کو تکلیف ہوگی یا گھبرائے گا، یہ سب جماعت چھوڑنے کے عذر ہیں۔

**مسئلہ ۹** عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں۔ دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ کی ہو یا عیدین کی، چاہے جوان ہوں یا بڑھیا۔ یوہیں وعظ کی مجلس میں جانا ناجائز ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

## ایک مقتدی کہاں کھڑا ہو؟

**مسئلہ ۱۰** اکیلا مقتدی مرد اگر چلڑکا ہو امام کے برابر دہنی طرف کھڑا ہو۔ بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، دو مقتدی ہوں تو پیچھے کھڑے ہوں، برابر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے۔ دو سے زیادہ کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۱۱** ایک آدمی امام کے برابر کھڑا تھا پھر ایک اور آیا تو امام آگے بڑھ جائے اور یہ آنے والا اس مقتدی کے برابر کھڑا ہو جائے اور اگر امام آگے نہ بڑھے تو یہ مقتدی پیچھے

①..... مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے، نہ متاع (سامان) وغیرہ۔ (بہار شریعت، ج ۳، حصہ ۱۶، ص ۵۴۴)

ہٹ آئے یا خود ہٹ آئے یا آنے والا اس کو پیچھے کھینچ لے۔ لیکن جب مقتدی ایک ہو تو اس کا پیچھے آجانا افضل ہے اور اگر دو ہوں تو امام کا آگے بڑھ جانا افضل ہے۔

## صف کے مسائل

**مسئلہ ۱۲** صفیں سیدھی ہوں اور لوگ مل کر کھڑے ہوں، بیچ میں جگہ نہ رہے اور سب کے مونڈھے (۱) برابر ہوں اور امام آگے بیچ میں ہو۔

**مسئلہ ۱۳** پہلی صف میں اور امام کے قریب کھڑا ہونا افضل ہے لیکن جنازہ میں پچھلی صف میں ہونا افضل ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۴** مقتدی کو تکبیر تحریمہ امام کے ساتھ یا بعد میں کہنا چاہیے۔ یہاں تک کہ اگر لفظ اللہ تو امام کے ساتھ کہا اور اکبر امام سے پہلے تو نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۱۵** مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ نہ اَلْحَمْدُ، نہ سورۃ خواہ امام زور سے پڑھے یا آہستہ امام کا پڑھنا مقتدی کے لیے کافی ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۶** صفوں کی ترتیب یوں ہونی چاہیے کہ اگلی صفوں میں مرد ہوں اور اس کے بعد لڑکے اور سب سے پیچھے عورتیں۔ (ہدایہ)

## امام کون ہو سکتا ہے؟

**مسئلہ ۱۷** امام کو مسلمان، مرد، عاقل و بالغ، نماز کے مسائل کا جاننے والا، غیر معذور ہونا چاہیے کہ اگر امام میں ان چھٹیوں باتوں میں سے کوئی بات نہ پائی گئی تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۱۸** معذور اپنے مثل معذور کا یا اپنے سے زائد عذر والے کا امام ہو سکتا ہے اور اگر امام مقتدی دونوں کو دو قسم کے عذر ہوں مثلاً ایک کو ریح کا مرض ہے دوسرے کو قطرے کا تو ایک دوسرے کی امامت نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۹** تیمم کرنے والا وضو کرنے والوں کا امام ہو سکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۰** موزوں پر مسح کرنے والا پیر دھونے والوں کی امامت کر سکتا ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۱** کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کر سکتا ہے۔ (ہدایہ،

شرح وقایہ)

**مسئلہ ۲۲** وہ شخص جو رکوع و سجود کرتا ہے وہ اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا جو اشارے سے

پڑھتا ہے لیکن اگر امام و مقتدی دونوں اشارے سے پڑھتے ہوں تو اقتداء جائز ہے۔

(ہدایہ، شرح وقایہ)

**مسئلہ ۲۳** ننگا ستر چھپانے والے کا امام نہیں ہو سکتا۔ (ہدایہ، شرح وقایہ)

## بد مذہب کے پیچھے نماز کا حکم

**مسئلہ ۲۴** بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو جیسے تفضیلیہ اس کو امام بنانا گناہ اور

اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ<sup>(۱)</sup> ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵** فاسق مغلن جیسے شرابی، جواری، زانی، سودخور، چغل خور، وغیرہ جو کبیرہ گناہ

علانیہ کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب اعادہ ہے۔

(ردالمحتار و درمختار وغیرہ)

①..... یعنی نماز کا پھر سے پڑھنا واجب ہے۔

**مسئلہ ۲۶** وہ بد مذہب جس کی بد مذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو جیسے رافضی (اگرچہ صرف ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت یا صحابیت سے انکار کرتا ہو یا شیخین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شانِ اقدس میں تبرا کہتا ہو) جہمی، مشبہ، قدری<sup>(۱)</sup> اور وہ جو قرآن کو مخلوق بتاتا اور وہ جو شفاعت یا دیدارِ الہی یا عذابِ قبر یا کراماتِ کاتین کا انکار کرتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہو سکتی۔ (عالمگیری وغنیہ) اس سے سخت تر حکم ان لوگوں کا ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں بلکہ شیعہ سنت بنتے ہیں اور اس کے باوجود بعض ضروریات دین کو نہیں مانتے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ورسول (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی توہین کرتے یا کم از کم توہین کرنے والوں کو مسلمان جانتے ہیں۔ اُن کے پیچھے بھی بالکل نماز جائز نہیں۔

## فاسق کی اقتداء کا حکم

**مسئلہ ۲۷** فاسق کی اقتداء نہ کی جائے مگر صرف جمعہ میں کہ اس میں مجبوری ہے باقی نمازوں میں دوسری مسجد میں چلا جائے اور جمعہ اگر شہر میں چند جگہ ہوتا ہو تو اس میں بھی اقتداء نہ کی جائے۔ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں۔ (غنیہ، ردالمحتار، فتح القدیر)

**مسئلہ ۲۸** امام کا تنہا اونچی جگہ کھڑا ہونا مکروہ ہے اگر بلندی تھوڑی ہو تو مکروہ تنزیہی اور اگر بلندی زیادہ ہو تو مکروہ تحریمی۔ (درمختار وغیرہ)

① ..... قدری: جو تقدیر کا منکر ہو۔ مُشَبَّہ: جو خدا کی ذات و صفات کو آدمی کی ذات و صفات کی طرح مانتا ہو۔ جہمی: جہم بن صفوان کے ماننے والوں کو کہتے ہیں، ان کا قول ہے کہ بندے کو بالکل کسی طرح کی قدرت نہیں، نہ مؤثر نہ کا سبہ بلکہ مثل جمادات کے ہے اور جنت و دوزخ لوگوں کے داخل ہونے کے بعد فنا ہو جائے گی یہاں تک کہ کچھ باقی نہ رہے گا سو اللہ تعالیٰ کے ۱۲ (منہ)

**مسئلہ ۲۹** امام نیچے ہو اور مقتدی اُونچی جگہ پر یہ بھی مکروہ اور خلاف سنت ہے۔

(درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۰** مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد ہے۔

## مسبوق کی تعریف

مَسْبُوق وہ ہے جو جماعت میں اُس وقت شامل ہو جب کہ کچھ رکعتیں امام پڑھ چکا تھا اور آخر تک امام کے ساتھ رہا۔ منفرد کے معنی اکیلا پڑھنے والا جو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے۔

**مسئلہ ۳۱** مسبوق نے امام کو قعدے میں پایا تو اس طرح شامل ہو کہ پہلے نیت کر کے کھڑا ہو اور سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا قعدے میں جائے۔ اگر رکوع یا سجدہ میں پائے تب بھی یوں ہی کرے اگر پہلی تکبیر کہنے میں رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۳۲** مسبوق چار رکعت والی نماز میں چوتھی رکعت میں جماعت میں شامل ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور ایک رکعت اَلْحَمْد اور سورۃ کے ساتھ پڑھ کر قعدہ کر لے اور پھر کھڑا ہو جائے اور اس میں بھی اَلْحَمْد اور سورۃ پڑھے اور اس رکعت پر قعدہ نہ کرے بلکہ ایک رکعت اور پڑھے صرف اَلْحَمْد کے ساتھ اور اس آخری رکعت پر قعدہ وغیرہ کر کے نماز ختم کرے یعنی علاوہ امام کے ساتھ والے قعدہ کے اس کو دو قعدے اور ادا کرنے ہوں گے ایک قعدہ ایک رکعت کے بعد اور دوسرا قعدہ اُس قعدہ کے بعد دو رکعت اور پڑھ کر۔

**مسئلہ ۳۳** - مسبوق مغرب کی تیسری رکعت میں شریک ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اَلْحَمْدُ وسورة کے ساتھ ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اور اَلْحَمْدُ وسورة پڑھ کر رکعت پوری کرے اور قعدہ اخیرہ کر کے نماز ختم کرے۔ یعنی اپنی دونوں رکعتوں میں ہر رکعت پر قعدہ کرے اور دونوں رکعتوں میں اَلْحَمْدُ اور سورة پڑھے۔ اس میں بھی دو قعدے ہوئے علاوہ امام کے قعدہ کے۔

**مسئلہ ۳۲** - چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں شامل ہو تو امام کے بعد دو رکعت اور پڑھے اور ان دونوں میں اَلْحَمْدُ اور سورة ضرور پڑھے۔

**مسئلہ ۳۵** - پہلی رکعت چھوٹ گئی تو امام کے بعد ایک رکعت پڑھے اَلْحَمْدُ اور سورة کے ساتھ۔

**مسئلہ ۳۱** - مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو نماز نہ گئی، پوری کرے۔ اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا ہے تو سجدہ سہو بھی نہیں اور اگر امام کے ذرا بعد پھیرا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصداً سلام پھیرا ہے سمجھ کر کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے تو نماز جاتی رہی پھر سے پڑھے۔ (ردالمحتار، درمختار)

## کب فرض توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے

**مسئلہ ۳۲** - کسی نے چار رکعت والی فرض نماز اکیلے شروع کی اور ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کرنے پایا تھا کہ وہیں جماعت شروع ہوئی تو اپنی نماز توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور فجر اور مغرب میں تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ بھی کر لیا ہو تو بھی توڑ کر شریک ہو جائے۔

**مسئلہ ۳۸** چار رکعت والی نماز میں اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تو نہ توڑے بلکہ ایک رکعت اور پڑھ کر دو پر قعدہ کر کے سلام پھیر کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

**مسئلہ ۳۹** اگر تین رکعتیں پوری پڑھ لیں اور جماعت قائم ہوئی تو جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا اپنی ہی چاروں پوری کرے اور بعد میں نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جائے مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔

**مسئلہ ۴۰** چار رکعت والی نماز میں تیسری رکعت کا ابھی سجدہ نہ کیا تھا کہ جماعت ہوئی تو نماز توڑ دے اور جماعت میں شریک ہو جائے۔

**مسئلہ ۴۱** نماز توڑنے کے لیے بیٹھنے کی ضرورت نہیں کھڑے کھڑے توڑنے کی نیت سے ایک طرف سلام پھیر دے۔

**مسئلہ ۴۲** نفل یا سنت یا قضا شروع کی اور جماعت قائم ہوئی تو نماز نہ توڑے پوری کر کے شامل ہو البتہ اگر نفل چار رکعت کی نیت سے شروع کی تو دو رکعت پر توڑ دے تیسری اور چوتھی میں ہو تو پوری کرے۔

**مسئلہ ۴۳** جماعت میں ملنے کے لیے نماز توڑنے کا حکم اس وقت ہے جب کہ جماعت اس جگہ قائم ہو جہاں یہ پڑھ رہا ہے۔ اگر یہ گھر میں پڑھ رہا ہے اور مسجد میں جماعت قائم ہوئی توڑنے کا حکم نہیں یا یہ کہ ایک مسجد میں پڑھ رہا ہے اور جماعت دوسری مسجد میں شروع ہوئی تو نہیں توڑ سکتا۔ اگر چہ ابھی پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تب بھی نہیں توڑ سکتا۔

(ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۴** قیام و رکوع و سجود و قعدہ اخیرہ میں ترتیب فرض ہے۔ اگر قیام سے پہلے رکوع

کر لیا پھر قیام کیا تو وہ رکوع جاتا رہا اگر بعد قیام پھر رکوع کرے گا تو نماز ہو جائے گی ورنہ نہیں یوں ہی رکوع سے پہلے سجدہ کرنے کے بعد اگر رکوع پھر سجدہ کر لیا تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۵** جو چیزیں فرض ہیں اُن میں امام کی پیروی مُقتدی پر فرض ہے۔ یعنی اگر فرض چیزوں سے کوئی کام امام سے پہلے ادا کیا اور امام کے ساتھ یا امام کے ادا کرنے کے بعد ادا نہ کیا تو نماز نہ ہوگی۔ جیسے امام سے پہلے سجدہ کر لیا اور امام ابھی سجدہ میں نہ آیا تھا کہ اس نے سر اٹھالیا تو اگر امام کے ساتھ یا بعد کو ادا کر لیا تو نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۶** مقتدی نے امام سے پہلے سجدہ کیا مگر اس کے سر اٹھانے سے پہلے امام بھی سجدہ میں پہنچ گیا تو سجدہ ہو گیا مگر مقتدی کو ایسا کرنا حرام ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷** مقتدی کو صف کے پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ صف میں جگہ موجود ہو اور اگر صف میں جگہ نہ ہو تو حرج نہیں اور اگر کسی کو صف میں سے کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو تو یہ اچھا ہے مگر یہ خیال رہے کہ جس کو کھینچنے وہ اس مسئلہ کو جانتا ہو کہیں اس کو کھینچنے سے اپنی نماز نہ توڑ دے۔ (عالمگیری) اور چاہیے یہ کہ یہ کسی کو اشارہ کرے اور اُسے یہ چاہیے کہ پیچھے نہ ہٹے اس پر سے کراہت دور ہو جائے گی۔ (فتح القدیر و بہار شریعت)

## جماعت قائم کرنے کا طریقہ

جماعت اس طرح قائم کی جائے کہ نماز کا جب مستحب وقت شروع ہو جائے تو اذان کہی جائے اس کے بعد سب لوگ با وضو مسجد میں یا جہاں جماعت کرنی ہو جمع ہوں اور سنت

گھر سے پڑھ کر نہ آئے ہوں تو اس سے فارغ ہو کر صف بہ صف بیٹھ جائیں اور امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے۔ اب مؤذن تکبیر کہے جب حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تب امام اور مقتدی سب لوگ کھڑے ہو جائیں امام نماز اور امامت کی نیت کرے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سے ذرا پہلے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور پڑھنا شروع کر دے اور مقتدی بھی اس نماز اور اقتداء کی نیت کر کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہیں۔ جب امام رکوع میں جائے تو مقتدی بھی رکوع کریں اور امام کے ساتھ ساتھ پوری نماز ختم کریں اَلْحَمْدُ اور سورت کے سوا سب کچھ جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے پڑھیں اگر کوئی شخص امام کے شروع کر دینے یا کچھ رکعتوں کے پڑھ لینے کے بعد آیا تو وہ بھی اس نماز اور اس امام کے پیچھے پڑھنے کی نیت سے شریک ہو جائے۔ اخیر میں جب امام سلام پھیرے سب سلام پھیریں لیکن جس کی نماز کچھ چھوٹ گئی ہے وہ سلام نہ پھیرے بلکہ کھڑا ہو جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پوری کر کے سلام پھیرے، سلام کے بعد امام اپنے دانے یا بائیں یا مقتدیوں کی طرف گھوم جائے اور دونوں ہاتھ سینے کے سامنے پھیلا کر دعا مانگے اور مقتدی بھی دعا مانگیں دعا کے بعد اپنی اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت نماز میں پڑھیں۔

**مسئلہ ۲۸** امام تکبیر تحریر یہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سے ذرا پہلے کہے اور مقتدی امام کے تکبیر کہنے کے بعد تکبیر کہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

①..... بہار شریعت میں ہے: جب مکمل قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہہ لے تو نماز شروع کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اقامت پوری ہونے پر شروع کرے۔ (بہار شریعت، ج ۱، حصہ ۳، ص ۵۳۸)

## نماز فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان

**مسئلہ ۱** کلام مُفسدِ نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ۔

**مسئلہ ۲** کلام وہی مُفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے، اگر کوئی مانع نہ ہو۔

**مسئلہ ۳** کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السَّلَام ہی کہا ہو عَلَیْكُمْ نہ کہہ پایا ہو۔

**مسئلہ ۴** زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوئی۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۵** نماز میں چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہے اگر کہہ دیا تو نماز نہ گئی۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۶** خوشی کی خبر کے جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا یا بُری خبر پر اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُونَ۔ پڑھایا تعجب کی خبر سن کر سُبْحٰنَ اللّٰہ کہا یا اَللّٰہ اَکْبَرُ کہا تو نماز جاتی رہی ہاں اگر خبر کے جواب کا ارادہ نہ کیا تو نہ گئی۔

**مسئلہ ۷** کھکھارنے میں جب دو حرف نکلے جیسے اُخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو، نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کے لیے جیسے قرأت میں آواز صاف کرنے کے لیے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کے لیے یا دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کے لیے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹی۔

**مسئلہ ۸** مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا، نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ ۹** امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا، نماز فاسد ہوگئی۔

**مسئلہ ۱۰** آہ، اُوہ، اُف، تَف یہ الفاظ دردِ دیا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے، ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے اور حروف نہیں تو حَرَج نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱** مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اُوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ یوہیں چھینک، کھانسی، جماہی، ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً (بے اختیار) نکلتے ہیں، وہ معاف ہیں۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۲** پھونکنے کی اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثلِ سانس کے ہے کہ مُفسد نہیں مگر قصدِ کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں، جیسے اُف، تَف تو مُفسد نماز ہے۔ (غنیۃ)

**مسئلہ ۱۳** نماز میں قرآن، قرآن شریف سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ ہاں اگر پڑھتا تو بے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر، تو حَرَج نہیں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۴** عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو، نہ نماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، مُفسد نماز ہے۔ عملِ قلیل مُفسد نہیں جس کام کرنے والے کو دور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے بلکہ گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے اور اگر دور سے دیکھنے والے کو شبہ و شک ہو کہ نماز میں ہے یا نہیں تو یہ عملِ قلیل ہے۔

**مسئلہ ۱۵** کرتایا یا جامہ پہنایا تہ بند باندھا تو نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ ۱۶** نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر ہو، تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تِل بلا چبائے نکل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نکل لیا نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ ۱۷** موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے۔ اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے، جب کہ جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ نہ ہو یعنی نماز کے چھ وقت کامل تک برابر نہ رہا ہو کہ اگر چھ وقت کامل تک برابر رہے قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۸** قسداً وضو توڑا یا کوئی سبب غسل کا پایا گیا تو نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ ۱۹** کسی رکن کو ترک کیا جب کہ اُس کو اُسی نماز میں ادا نہ کر لیا ہو، نماز جاتی رہی۔

**مسئلہ ۲۰** بلا عذر نماز کی کسی شرط کو ترک کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

**مسئلہ ۲۱** قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔

**مسئلہ ۲۲** کسی رکن کو سوتے میں ادا کیا تھا اُس کا اعادہ نہ کیا، نماز نہ ہوئی۔

## نماز میں سانپ، بچھو مارنے کی صورت

**مسئلہ ۲۳** سانپ بچھو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹی، جب کہ نہ تین قدم چلنا پڑے نہ تین ضرب کی ضرورت ہو، اگر مارنے میں تین قدم یا زیادہ چلنا پڑا یا تین ضرب یا زیادہ لگانا پڑی تو نماز ٹوٹ گئی۔

**مسئلہ ۲۴** نماز میں سانپ بچھو مارنے کی اجازت ہے اگرچہ نماز ٹوٹ جائے۔

**مسئلہ ۲۵** سانپ بچھو کو نماز میں مارنا اس وقت مُباح<sup>(۱)</sup> ہے جب سامنے سے گزرے

اور تکلیف دینے کا ڈر ہو اور اگر کاٹنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

①..... مباح کے معنی جائز، حلال جس پر شریعت کی طرف سے کوئی روک نہیں۔ (۱۲ منہ)

**مسئلہ ۲۶** ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی یوں کہ کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا، پھر کھجایا پھر ہاتھ ہٹالیا اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ کھجایا تو یہ ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائے گا اور اس سے نماز نہ جائے گی۔ (عالمگیری، غنیہ)

**مسئلہ ۲۷** تکبیرات انتقال<sup>(۱)</sup> میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو کھینچنا اور اللہ یا اکبر کہا یا اکبر کی ب کے بعد الف بڑھا دیا کہ اکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر تکبیر تحریمہ میں ایسا کیا تو نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۸** قرأت یا اذکار نماز میں ایسی غلطی جس سے معنی فاسد ہو جائیں نماز توڑ دیتی ہے۔

**مسئلہ ۲۹** نمازی کے آگے سے چاہے آدمی گزرے یا جانور، نماز نہیں ٹوٹی البتہ گزرنے والا بہت گنہگار ہوتا ہے۔ اگر نمازی کے سامنے سے جانے والا جانتا کہ اس میں کیا گناہ ہے تو سو برس کھڑا رہنے بلکہ زمین میں دھنس جانے کو اچھا سمجھتا اور نمازی کے آگے سے نہ گزرتا۔

**مسئلہ ۳۰** اگر میدان میں نمازی کے سامنے سے تین گز<sup>(۲)</sup> چھوڑ کر آگے سے گزرے تو حرج نہیں لیکن گھر اور مسجد میں ایسا نہیں کر سکتا۔

**مسئلہ ۳۱** نمازی کے آگے اگر سترہ ہو تو سترہ کے پیچھے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔

- ①..... وہ مسنون تکبیریں جو نماز کے ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف جاتے ہوئے کہی جاتی ہیں۔
- ②..... تین گز جگہ یہ اصل میں اندازہ ہے موضع قدم مصلیٰ سے لے کر اس کے موضع سجود تک کا اور موضع سجود سے یہاں مراد وہاں تک کی جگہ ہے جہاں تک حالت قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر کرنے سے نگاہ پھیلتی ہے، اتنی جگہ میدان میں چھوڑ کر اس کے بعد سے گزر سکتا ہے جیسا کہ عالمگیری کی اس عبارت سے ظاہر ہے: والاصح انه موضع صلاته من قدمه الى موضع سجوده. قال مشايخنا اذا صلى راميا بصره الى موضع سجوده فلم يقره بصره عليه لم يكره وهو الصحيح.

۱۲ (منہ) (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، باب السابع، الفصل الاول، ۱۰۴/۱)

## سُترہ کے معنی

ایسی کوئی چیز جس سے آڑ آ جائے۔

**مسئلہ ۳۲** سُترہ ایک ہاتھ اُونچا اور ایک انگل موٹا ہو کافی ہے اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ

اُونچا ہو۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار، درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۳** سُترہ داہنی بھوں<sup>(۲)</sup> کے سامنے گاڑنا افضل ہے۔

## سُترہ کس چیز کا ہو سکتا ہے؟

**مسئلہ ۳۴** درخت، جانور، آدمی وغیرہ کا بھی سُترہ ہو سکتا ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ ۳۵** امام کا سُترہ مقتدی کے لیے بھی سُترہ ہے۔ مقتدیوں کے لیے علیحدہ سُترے

کی ضرورت نہیں لہذا اگر مسجد میں بھی مقتدی کے آگے سے گزر جائے جب کہ امام کے آگے

سے نہ گزرے تو حرج نہیں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۶** نمازی اپنے آگے سے گزرنے والے کو اگر روکنا چاہے تو سُبْحَنَ اللّٰہ کہے

یا زور سے قرأت کرنے لگے یا ہاتھ سے اشارہ کر دے لیکن بار بار ایسا نہ کرے کہ عمل کثیر ہونے

کی صورت میں نماز جاتی رہے گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

①..... یہاں کتابت میں کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے۔ ”ردالمحتار“ میں ہے: سنت یہ ہے کہ نمازی اور سُترہ کے

درمیان فاصلہ زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

(ردالمحتار معہ درالمختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ۲/ ۴۸۴)

②..... یعنی سیدھی طرف کی اُبرو

## نماز کے مکروہات کا بیان

**مسئلہ ۱** - کپڑے یا بدن یا داڑھی کے ساتھ کھیلنا مکروہ تحریمی<sup>(۱)</sup> ہے۔ کپڑا سمیٹنا جیسے سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے ہو مکروہ تحریمی ہے اور بلاوجہ ہو تو اور زیادہ مکروہ ہے۔ کپڑا الٹکانا جیسے سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ ۲** - اگر گرتے وغیرہ کی آستین میں ہاتھ نہ ڈالے بلکہ پیٹھ کی طرف پھینک دے تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

## نماز میں کپڑا الٹکانے کا حکم

**مسئلہ ۳** - کاندھے پر اس طرح رومال ڈالنا کہ ایک کنارہ پیٹ پر لٹکتا ہو اور دوسرا پیٹھ پر یہ مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ ۴** - رضائی یا چادر یا شال<sup>(۲)</sup> کے کنارے دونوں مونڈھوں سے لٹکتے ہوں یہ ممنوع و مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر ایک کنارہ دوسرے مونڈھے پر ہو اور دوسرا الٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۵** - کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے چاہے پہلے سے چڑھی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ (درمختار)

**مسئلہ ۶** - مرد کو جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر نماز میں جوڑا

①..... مکروہ تحریمی: وہ ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے لیکن حرام سے کم۔ (۱۲ منہ)

②..... اُون کی چادر

باندھے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۷** کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر سنت کے طور پر سجدہ نہ ادا ہوتا ہو تو ایک بار ہٹا سکتا ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب نہ ادا ہوتا ہو تو ہٹانا واجب ہے، چاہے کئی بار ہٹانا پڑے۔  
(درمختار و ردالمحتار)

## نماز میں انگلی چٹکانے کا حکم

**مسئلہ ۸** انگلیاں چٹکانا<sup>(۱)</sup>، انگلیوں کی تینچی باندھنا یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۹** نماز کے لیے جاتے وقت اور نماز کے انتظار میں بھی یہ دونوں چیزیں مکروہ ہیں۔

## کمر پر ہاتھ رکھنے کا حکم

کمر پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی کمر پر ہاتھ رکھنا نہ چاہیے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۰** ادھر ادھر منہ پھیر کر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے، چاہے تھوڑا ہی منہ پھیرا ہو۔ اگر منہ نہ پھیرے صرف کٹکتھیوں سے<sup>(۲)</sup> ادھر ادھر بلا حاجت دیکھے تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو تو اصلاً حرج نہیں، آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

**مسئلہ ۱۱** تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا (یعنی دونوں گھٹنوں کو سینے سے ملا کر ہاتھ کو زمین پر رکھ کر چوڑے کے بل بیٹھنا)، مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا، کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

②..... آنکھوں کے کناروں سے۔

①..... انگلیاں چٹکانا، انگلیوں کی آواز پے در پے نکالنا۔

**مسئلہ ۱۲** کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہ تحریمی ہے یوں بھی بے ضرورت اس طرح لپٹنا نہ چاہیے اور خطرہ کی جگہ تو سخت ممنوع ہے، یوں ہی ناک، منہ چھپانا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

## مکروہ تحریمی کسے کہتے ہیں

**مسئلہ ۱۳** بے ضرورت کھکھارنا (۱)، قصداً جما ہی لینا مکروہ تحریمی ہے۔ اگر جما ہی خود

آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اگر روکے سے نہ رُکے تو ہونٹ دانتوں میں دبائے اور اس پر بھی نہ رُکے تو ہاتھ منہ پر رکھ لے قیام میں داہنا ہاتھ رکھے اور باقی حالتوں میں بائیں۔

**مسئلہ ۱۴** صرف پانچامہ یا تہبند پہن کر نماز پڑھی اور کرتا یا چادر موجود ہے تو نماز مکروہ تحریمی ہے اور جو دوسرا کپڑا نہیں تو معاف ہے۔

**مسئلہ ۱۵** کسی آنے والے کی خاطر نماز کو طول دینا مکروہ تحریمی ہے اور اگر جماعت پا جانے کے خیال سے ایک دو تسبیح کے برابر طول دیا تو کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶** قبر کا سامنے ہونا جب کہ کوئی چیز بیچ میں حاصل نہ ہو تو مکروہ تحریمی ہے۔

(درمختار، عالمگیری)

## غیر کی زمین میں نماز پڑھنے کا حکم

**مسئلہ ۱۷** زمینِ مغضوب (۲) یا پرائے کھیت میں، جس میں زراعت موجود ہے یا جتے

①..... کھانسی کی طرح کی وہ آواز نکالنا جو بلغم بنانے یا گلا صاف کرنے کے لیے نکالی جاتی ہے۔

②..... ناجائز قبضہ کی گئی زمین۔

کھیت<sup>(۱)</sup> میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸** مقبرہ<sup>(۲)</sup> میں جو جگہ نماز کے لیے مقرر ہو اور اُس جگہ میں قبر نہ ہو تو وہاں نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ کراہت اس وقت ہے کہ قبر سامنے ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز بقدر سترہ حائل نہ ہو، ورنہ اگر قبر داہنے یا بائیں یا پیچھے ہو یا سترہ کے برابر کوئی چیز حائل ہو تو کچھ کراہت نہیں۔ (عالمگیری، غنیہ، قاضی خان)

## کفار کے عبادت خانوں میں جانے کا حکم

**مسئلہ ۱۹** کُفار کے عبادت خانوں میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے کہ وہ شیاطین کی جگہ ہے بلکہ ان میں جانا بھی منع ہے۔

## اُلٹا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کا حکم

**مسئلہ ۲۰** اُلٹا کپڑا پہن کر یا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے یوں ہی انگرکھے<sup>(۳)</sup> کے بندہ باندھنا اور اچکن شیروانی<sup>(۴)</sup> وغیرہ کے بٹن نہ لگانا اگر اس کے نیچے کرتا وغیرہ نہیں اور سینہ کھلا رہا تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر نیچے کرتہ وغیرہ ہے تو مکروہ تنزیہی۔

## تصویر کے احکام

**مسئلہ ۲۱** جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ نماز

- ① ..... وہ زمین جس کو بل چلا کر کھیتی کے لیے تیار کر لیا ہو۔
- ② ..... وہ عمارت جو قبر پر بنائی جائے، مزار۔
- ③ ..... ایک لمبا مردانہ لباس۔
- ④ ..... کوٹ کی طرح کا ایک مردانہ لباس۔

کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا ناجائز ہے۔

**مسئلہ ۲۲** اگر تصویر نمازی کے سر پر ہو یعنی چھت میں بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ میں ہو کہ اس پر سجدہ واقع ہوتا ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوہیں نمازی کے آگے یاد اہنے یا بائیں تصویر کا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور پیچھے ہونا بھی مکروہ ہے۔ اگرچہ آگے اور دائیں بائیں ہونے سے کم۔

**مسئلہ ۲۳** اگر تصویر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔ (ہدایہ، فتح القدیر)

**مسئلہ ۲۴** اگر تصویر غیر جاندار کی ہے جیسے پہاڑ، دریا، درخت، پھول، پتی وغیرہ تو کچھ حرج نہیں۔ (فتح القدیر)

**مسئلہ ۲۵** تھیلی یا جیب میں تصویر چھپی ہوئی ہو تو نماز میں کراہت نہیں۔ (درمختار)

**مسئلہ ۲۶** تصویر والا کپڑا پہنے ہوئے ہے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا اور پہن لیا کہ تصویر چھپ گئی تو اب نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۷** اگر تصویر ذلت کی جگہ میں ہو جیسے جوتا اُتارنے کی جگہ میں ہو یا ایسے فرش میں ہو جس کو پاؤں سے روندتے ہوں تو نماز میں کراہت نہیں جب کہ اس پر سجدہ نہ ہو اور گھر میں ہونے میں بھی کراہت نہیں۔ (درمختار)

**مسئلہ ۲۸** اگر تصویر اتنی چھوٹی ہو کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں اس کے بدن کے حصہ الگ الگ نہ دکھائی دیں تو ایسی تصویر کے نمازی کے آگے پیچھے یادائیں بائیں ہونے میں نماز مکروہ نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۲۹** اگر تصویر کا پورا چہرہ مٹا دیا تو کراہت جاتی رہی۔ (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۳۰** تصویر کے یہ احکام تو نماز کے ہیں رہا تصویر کا رکھنا تو اس کے بارے میں حدیث میں ہے کہ جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو اُس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ یعنی جب کہ توہین کے ساتھ نہ ہوں اور نہ اتنی چھوٹی ہوں کہ کھڑے ہو کر دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی دیں۔<sup>(۱)</sup> (فتح القدیر وغیرہ)

**مسئلہ ۳۱** تصویر کا بنانا بنوانا دونوں حرام ہیں چاہے دستی ہو یا عکسی<sup>(۲)</sup> دونوں کا ایک حکم ہے۔

### مکروہ تنزیہی<sup>(۳)</sup>

**مسئلہ ۳۲** سجدہ یا رکوع میں بلا ضرورت تین تسبیح سے کم کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہاں اگر وقت تنگ ہو یا ریل چلے جانے کے خوف سے ہو تو حرج نہیں۔

**مسئلہ ۳۳** کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جب کہ اور کپڑے ہوں ورنہ کراہت نہیں۔

### ننگے سر نماز پڑھنے کے احکام

**مسئلہ ۳۴** سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی سے بوجھ معلوم ہوتا ہے یا گرمی معلوم ہوتی ہے، اس وجہ سے ننگے سر پڑھتا ہے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کو حقیر خیال کر کے ننگے سر پڑھے مثلاً نماز کوئی مُہْتَمٌ بِالشَّانِ<sup>(۴)</sup> چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی، عمامہ پہنا جائے تو یہ

①..... یعنی جبکہ تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا بہت چھوٹی ہو کہ دیکھنے میں بدن کے حصے الگ الگ نہ دکھائی

دیتے ہوں تو ایسی تصویر کے گھر میں ہونے سے حرج نہیں۔ ۱۲ منہ ②..... عکسی: فوٹو۔ ۱۲ (منہ)

③..... مکروہ تنزیہی: جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں لیکن کرنے پر سزا و عذاب بھی نہیں۔ ۱۲ (منہ)

④..... مُہْتَمٌ بِالشَّانِ: اہم، بڑا۔ ۱۲ (منہ)

کفر ہے اور اگر خشوع و خضوع<sup>(۱)</sup> کے لیے ننگے سر پڑھے تو مستحب ہے۔

(درمختار و ردالمحتار و بہار)

**مسئلہ ۳۵** نماز میں ٹوپی گر پڑی ٹوپی اٹھالینا افضل ہے جب کہ عمل کثیر<sup>(۲)</sup> سے نہ ہو ورنہ

نماز فاسد ہو جائے گی اور بار بار اٹھانی پڑے تو چھوڑ دے اور نہ اٹھالینے سے خضوع مقصود

ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۶** ماتھے سے خاک یا گھاس چھڑانا مکروہ ہے جب کہ نماز میں تشویش<sup>(۳)</sup> نہ ہو اور

تکبر کی وجہ سے چھڑا رہا ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور اگر تکلیف دہ ہوں یا خیال بٹتا ہو تو حرج نہیں

اور نماز کے بعد چھڑانے میں تو مطلقاً مضائقہ نہیں<sup>(۴)</sup> بلکہ چھڑا دینا چاہیے تاکہ ریاء<sup>(۵)</sup> نہ آنے

پائے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷** یوہیں حاجت کے وقت پیشانی<sup>(۶)</sup> سے پسینہ پونچھنا بلکہ ہر وہ عمل قلیل<sup>(۷)</sup> کہ

نمازی کے لیے مفید ہو جائز ہے اور جو مفید نہ ہو وہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸** نماز میں ناک سے پانی بہا تو اس کو پونچھ لینا زمین پر گرنے سے اچھا ہے اور

اگر مسجد میں ہو تو پونچھنا ضروری ہے مسجد میں نہ گرنے دے۔ (عالمگیری)

①..... خضوع و خضوع: عاجزی و انکساری۔ (۱۲ منہ)

②..... عمل کثیر: زیادہ کام۔ (۱۲ منہ)

③..... تشویش: بے اطمینانی، پریشانی۔ (۱۲ منہ)

④..... مطلقاً مضائقہ نہیں: کچھ حرج نہیں۔ (۱۲ منہ)

⑤..... ریاء: معنی نمائش، دکھاوا، جو کام دوسروں کو دکھاوے کے لیے کیا جائے اس کو ریاء کہتے ہیں، ریاء حرام و گناہ

ہے۔ حدیث شریف میں ریاء کو شرک اصغر فرمایا گیا جو عمل ریاء سے کیا جائے اس پر ثواب کے بدلے

⑥..... پیشانی: ماتھا۔ (۱۲ منہ)

عذاب ہوگا۔ (۱۲ منہ)

⑦..... عمل قلیل: تھوڑا کام۔ (۱۲ منہ)

**مسئلہ ۳۹** - نماز میں بغیر عذر چارزانو بیٹھنا مکروہ ہے اور عذر ہو تو حرج نہیں اور علاوہ نماز کے اس طرح بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (درمختار)

**مسئلہ ۴۰** - سجدہ کو جاتے وقت گھٹنے سے پہلے ہاتھ رکھنا اور اٹھتے وقت ہاتھ سے پہلے گھٹنے اٹھانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (غنیۃ)

**مسئلہ ۴۱** - رکوع میں سر کو پیٹھ سے اونچا یا نیچا رکھنا مکروہ ہے۔ (منیہ)

**مسئلہ ۴۲** - اٹھتے وقت آگے پیچھے پاؤں اٹھانا مکروہ ہے۔

**مسئلہ ۴۳** - جوں یا چمچہ جب ایذا پہنچاتے ہوں تو پکڑ کر مار ڈالنے میں حرج نہیں، جب کہ عمل کثیر سے نہ ہو۔ (غنیۃ و بہار)

## مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے

**مسئلہ ۴۴** - مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۵** - کوئی شخص کھڑا یا بیٹھا باتیں کر رہا ہے اُس کے پیچھے نماز پڑھنے میں کراہت نہیں جب کہ باتوں سے دل بٹنے کا خوف نہ ہو، مصحف شریف اور تلوار کے پیچھے اور سونے والے کے پیچھے نماز مکروہ نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار)

## نمازی کے آگے آگ کا حکم

**مسئلہ ۴۶** - جلّتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے۔ شمع یا چراغ میں کراہت نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۷** - بغیر عذر ہاتھ سے مکھی، مچھر اڑانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸** ایسی چیز کے سامنے جو دل کو مشغول رکھے نماز مکروہ ہے۔ مثلاً زینت، لہو و لعب وغیرہ۔

## نماز کے لیے دوڑنے کا حکم

**مسئلہ ۳۹** نماز کے لیے دوڑنا مکروہ ہے۔ (ردالمحتار)

## مصیبت زدہ کے لیے نماز توڑنا

نماز توڑنے کا عذر یعنی کن کن صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے:

**مسئلہ ۵۰** کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کنوئیں میں گرا چاہتا ہے، ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہو۔ (درمختار و ردالمختار)

**مسئلہ ۵۱** پیشاب، پاخانہ معلوم ہو یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست دیکھی کہ جتنی نجاست کے ہوتے نماز جائز ہے یا نمازی کو کسی اجنبی عورت نے چھو دیا تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑ دینا مستحب ہے جب کہ جماعت کا وقت نہ جاتا رہا اور پیشاب، پاخانہ جب بہت زور کیے ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے ہاں وقت جانے کا خیال کیا جائے۔

(ردالمحتار)

## سانپ وغیرہ مارنے کے لیے نماز توڑنا

**مسئلہ ۵۲** سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کہ کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے۔

**مسئلہ ۵۳** کوئی جانور بھاگ گیا اُس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیے<sup>(۱)</sup> کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑ دینا جائز ہے۔

## نقصان سے بچنے کے لیے نماز توڑنا

**مسئلہ ۵۴** اپنے یا پرانے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو مثلاً دودھ اُبل جائے گا یا گوشت ترکاری، روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور اُچکالے بھاگا ان صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵** اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ، دادا دادی وغیرہ اُصول پکاریں اور اُن کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے۔ (درمختار و ردالمحتار)

## احکام مسجد کا بیان

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھی جگہ مسجد ہے اور سب سے بُری جگہ بازار ہے۔

## مسجد میں جاتے وقت کی دعا

جب مسجد میں جائے تو درود شریف پڑھے اور یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ<sup>(۲)</sup> اور جب نکلے تو درود شریف پڑھ کر یہ کہے: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي ابْوَابَ فَضْلِكَ<sup>(۳)</sup>

①.....کتے کی طرح کا ایک درندہ۔

②.....اے پروردگار! تو میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

③.....اے رب! تو میرے گناہ بخش دے اور اپنے فضل کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

## قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کا حکم

**مسئلہ ۱** قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے، سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ یوہیں چھوٹے بچوں کا پاؤں قبلہ کی طرف کر کے لٹا دینا مکروہ ہے اور اُس کی برائی لٹانے والے پر ہے۔

(درمختار)

## مسجد کی چھت کے آداب

**مسئلہ ۲** مسجد کی چھت پر بھی گندگی کرنی حرام ہے۔ مسجد کی چھت کا بھی مسجد کی طرح ادب ہے۔ (غنیۃ)

**مسئلہ ۳** مسجد کی چھت پر بلا ضرورت چڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

## مسجد کو راستہ بنانے کے احکام

مسجد کو راستہ بنانا یعنی اس میں سے ہو کر گزرنا ناجائز ہے، اگر اس کی عادت کرے تو فاسق ہے۔ اگر کوئی اس نیت سے مسجد میں گیا اور بیچ میں پہنچا تھا کہ پچھتا یا تو جس دروازہ سے اُس کو نکلنا ہے اُس کے سوا دوسرے دروازے سے نکلے یا وہیں نماز پڑھے پھر نکلے اور وضو نہ ہو تو جس طرف سے آیا تھا واپس جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۴** مسجد کے اندر کسی برتن میں پیشاب کرنا یا فُضد کا خون لینا بھی جائز نہیں۔

## مسجد میں بچے اور پاگل کے جانے کے احکام

**مسئلہ ۵** بچے کو اور پاگل کو جن سے گندگی کا گمان ہو مسجد میں لے جانا حرام ہے اور اگر نجاست کا ڈرنہ ہو تو مکروہ ہے۔

## مسجد یا بستر وغیرہ پر کچھ آیت وغیرہ لکھنے کے احکام

**مسئلہ ۶** مسجد کی دیواروں اور محرابوں پر قرآن لکھنا اچھا نہیں اس لیے کہ ڈر ہے کہ وہاں سے گرے اور پاؤں کے نیچے پڑے اور اسی بے ادبی کی وجہ سے تکیہ، فرش، بستر و دسترخوان، جائے نماز پر بھی آیت یا حدیث یا شعر وغیرہ کچھ لکھنا منع ہے۔ (عالمگیری و بہار)

## مسجد میں کوئی گندگی میل وغیرہ ڈالنے کے احکام

مسجد میں وضو کرنا یا مسجد کی دیواروں پر یا چٹائی پر یا چٹائی کے نیچے ناک تھوک میل وغیرہ ڈالنا منع ہے اگر ناک سنکنے یا تھوکنے کی ضرورت ہی پڑ جائے تو کپڑے میں لے لے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۷** مسجد میں نجاست لے کر جانا منع ہے۔ اگرچہ وہ نجاست مسجد میں نہ لگے اسی طرح جس کے بدن پر نجاست لگی ہو اس کو بھی مسجد میں جانا جائز نہیں۔ (ردالمحتار)

## مسجد میں ناپاک گارا لگانا منع ہے

**مسئلہ ۸** ناپاک تیل مسجد میں جلانا، یا نجس گارا مسجد میں لگانا منع ہے۔

## مسجد میں وضو کب کر سکتا ہے؟

**مسئلہ ۹** مسجد میں کوئی جگہ وضو کیلئے شروع ہی سے مسجد بنوانے والے نے قبل تمام مسجدیت بنائی ہے، جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کر سکتا ہے۔ یوہیں طشت وغیرہ کسی برتن میں وضو کر سکتا ہے بشرطیکہ پوری احتیاط سے ہو کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے۔ (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں یہ ناجائز ہے۔

(بہار)

## مسجد میں جو کوڑا وغیرہ نکلے اُسے کیا کرے

مسجد کا کوڑا جھاڑ کر کسی ایسی جگہ نہ ڈالے جہاں بے ادبی ہو۔ (درمختار)

## مسجد میں کب پیڑ لگانے کی اجازت ہے

مسئلہ ۱۱ مسجد میں پیڑ لگانے کی اجازت نہیں ہاں مسجد کو اس کی حاجت ہے کہ زمین میں تری ہے ستون قائم نہیں رہتے تو اس تری کے جذب کرنے کے لیے پیڑ لگا سکتے ہیں۔  
(عالمگیری وغیرہ)

## مسجد میں حجرہ کب اور کس لیے بنوایا جاسکتا ہے

مسئلہ ۱۲ قبل تمام مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کے لیے مسجد میں حجرہ بنوا سکتے ہیں۔  
(عالمگیری)

## مسجد میں سوال کرنے اور مسائل کو دینے کے احکام

مسئلہ ۱۳ مسجد میں سوال کرنا حرام ہے اور اس مسائل کو دینا بھی منع ہے۔

مسئلہ ۱۴ مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنا منع ہے۔ (مسلم وغیرہ)

مسئلہ ۱۵ بدبودار چیز کھا کر یا لگا کر مسجد میں جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۶ کچا لہسن، پیاز کھا کر مسجد میں جانا جائز نہیں جب کہ بوباقی ہو، یہی حکم ہر اُس چیز

کا ہے جس میں بدبو ہے اُس سے مسجد کو بچایا جائے اور اس کے بغیر دور کیے ہوئے مسجد میں نہ جائے حتیٰ کہ جو مریض کوئی بدبودار دوا مثل گندھک وغیرہ کے لگائے ہو تو وہ مسجد میں نہ جائے بلکہ کوڑھی یا کسی اور گندے مرض والے بلکہ اس بد زبان کو بھی جو لوگوں کو زبان سے ایذا دیتا ہے مسجد سے روکا جائے۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار وغیرہ)

## مسجد میں بات کرنا منع ہے

**مسئلہ ۱۷** مباح باتیں بھی کرنے کی مسجد میں اجازت نہیں نہ آواز بلند کرنا جائز ہے۔

(درمختار، صغیری)

**مسئلہ ۱۸** مسجد کی صفائی کے لیے چمگاڈ اور کبوتر کے گھونسلے نوچنے میں کوئی حرج نہیں۔

(درمختار و بہار)

## مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

**مسئلہ ۱۹** محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت تھوڑی ہو جامع مسجد سے افضل ہے

بلکہ اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھے

یہ جامع مسجد کی جماعت سے افضل ہے۔ (صغیری وغیرہ)

## وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے۔ اگر کسی وجہ سے وقت میں وتر نہیں پڑھا تو قضا واجب ہے۔

(عالمگیری، ہدایہ) وتر کی نماز کی تین رکعتیں ہیں ایک سلام سے مثل مغرب کے۔ اس میں

پہلا قعدہ واجب ہے یعنی دو رکعت پر بیٹھے اور صرف التَّحِيَّات پڑھ کر تیسری رکعت کے

لیے کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت میں بھی اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے اور اس تیسری رکعت میں سورۃ پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کانوں کی لوتک لے جائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر پھر ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے جب دعائے قنوت پڑھ چکے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر رکوع کرے اور باقی نماز پوری کرے۔

**مسئلہ ۱** دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اور اس میں کسی خاص دُعا کا پڑھنا واجب نہیں البتہ بہتر وہ دعائیں ہیں جو حدیثوں میں آئیں سب سے زیادہ مشہور دُعا قنوت یہ ہے:

### دُعائے قنوت اور اس کا حکم

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُوْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُنْسِيْ  
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ .  
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعِيْ وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا  
رَحْمَتَكَ وَ نَخْشِيْ عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ .<sup>(۱)</sup>

**مسئلہ ۲** جو دُعا قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ یہ پڑھے:

①..... الہی! ہم تجھ سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر توکل کرتے ہیں اور ہر بھلائی کے ساتھ تیری ثنا کرتے ہیں اور ہم تیرا شکر کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے اور ہم جدا ہوتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیرا گناہ کرے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (1)

اور جس سے یہ بھی نہ بن پڑے وہ تین بار: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (2) کہے۔ (عالمگیری) دعائے قنوت ہمیشہ ہر شخص آہستہ پڑھے خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دنوں میں۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳** وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے، ہاں اگر حادثہ عظیمہ واقع ہو تو فجر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اس میں بھی ظاہر یہ ہے کہ رکوع سے پہلے پڑھے جیسا کہ وتر میں۔

(درمختار و بہار وغیرہ)

**مسئلہ ۴** اگر قعدہ اولی بھول کر کھڑا ہو گیا تو پھر بیٹھنے کی اجازت نہیں بلکہ آخر میں وہ سجدہ سہو کرے۔ (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵** اگر قنوت بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ رکوع میں پڑھے، نہ قیام کی طرف لوٹ کر کھڑے ہو کر پڑھے بلکہ چھوڑ دے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

**مسئلہ ۶** وتر کی تینوں رکعتوں میں مطلقاً قرأت فرض ہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۃ ملانا واجب ہے۔

**مسئلہ ۷** بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی یا اِنَّا اَنْزَلْنٰا پڑھے اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔

- 1..... اے ہمارے پروردگار! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور ہم کو آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔
- 2..... اے اللہ! میری مغفرت فرما۔

**مسئلہ ۸** وتر کی نماز بیٹھ کر یا سواری پر بغیر عذر نہیں ہو سکتی۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۹** صاحب ترتیب کے لیے اگر یہ یاد ہے کہ نماز وتر نہیں پڑھی اور وقت میں گنجائش

بھی ہے تو فجر کی نماز فاسد ہے خواہ شروع سے پہلے یاد آئے یا بیچ میں۔ (درمختار و بہار)

## وتر کی نماز کب جماعت سے ہو سکتی ہے؟

**مسئلہ ۱۰** وتر کی نماز جماعت سے صرف رمضان شریف میں پڑھی جائے علاوہ رمضان

کے مکروہ ہے۔ (ہدایہ، وغیرہ) بلکہ اس مبارک مہینہ میں جماعت ہی سے پڑھنا مستحب ہے۔

**مسئلہ ۱۱** جس نے عشاء کی فرض جماعت کے ساتھ نہیں پڑھی وہ وتر تنہا پڑھے اگرچہ تراویح

جماعت سے پڑھی۔

## سنتوں اور نفلوں کا بیان

### سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ کی تعریف اور احکام

سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی بلا عذر ایک بار بھی ترک کرے تو ملامت کے لائق ہے اور ترک کی عادت کرے تو فاسق مردود الشہادۃ جہنم کے لائق ہے۔

اس کا ترک قریب حرام کے ہے، اس کے چھوڑنے والے کے لیے شفاعت سے محروم ہو جانے کا ڈر ہے، سنت مؤکدہ کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے، بعض سنتیں غیر مؤکدہ ہیں جن کو

سنن الرزاہد بھی کہتے ہیں۔ اس پر شریعت میں تاکید نہیں آئی، کبھی اس کو مستحب اور مندوب بھی کہتے ہیں اور نفل وہ کہ جس کا کرنا ثواب ہے اور نہ کرنے میں بھی حرج نہیں۔

## کون کون سی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

**مسئلہ ۱** سنت مؤکدہ یہ ہیں: دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے، چار رکعت ظہر کی فرض سے پہلے اور دو رکعت بعد میں، مغرب کے بعد دو رکعت، عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ سے پہلے چار رکعت اور چار رکعت جمعہ کے بعد اور بہتر یہ ہے کہ دو اور پڑھ لے یعنی جمعہ کے بعد چھ رکعت پڑھے۔ (غنیۃ، بہار)

**مسئلہ ۲** سنت فجر سب سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض علماء اس کو واجب کہتے ہیں لہذا یہ بلا عذر نہ بیٹھ کر ہو سکتی ہیں، نہ سواری پر، نہ چلتی گاڑی پر۔ (فتح القدیر وغیرہ)

## سنتوں کے چھوٹ جانے کے مسائل

**مسئلہ ۳** فجر کی نماز قضا ہوگئی اور زوال سے پہلے قضا پڑھی تو اس کی سنت کی بھی قضا پڑھے ورنہ نہیں، علاوہ فجر کے اور سنتیں قضا ہو گئیں تو ان کی قضا نہیں۔

**مسئلہ ۴** ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنت چھوٹ گئی اور فرض پڑھ لی تو اگر وقت باقی ہے تو بعد فرض کے پڑھے اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھ کے ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر و بہار)

**مسئلہ ۵** فجر کی سنت قضا ہوگئی اور فرض پڑھ لیے تو اب سنت کی قضا نہیں البتہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے تو بہتر ہے اور طلوع سے پہلے تو ممنوع ہے۔ (ردالمحتار و بہار)

**مسئلہ ۶** فجر کی سنت کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور دوسری میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھنا سنت ہے۔

## کب نفل جائز ہے؟

**مسئلہ ۷** جماعت قائم ہونے کے بعد کسی نفل یا سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ سوا فجر کی سنت کے جب کہ یہ جانے کہ سنت ختم کر کے جماعت مل جائے گی اگرچہ قعدہ ہی پا جائے گا تو سنت پڑھ لے کہیں دور کنارے آڑ میں، صف کے قریب پڑھنا منع ہے۔

**مسئلہ ۸** اگر یہ جانے کہ نفل پڑھنے میں نماز فرض یا جماعت جاتی رہے گی تو نوافل پڑھنا ایسے وقت میں ناجائز ہے۔

## کون کون سی نمازیں مستحب ہیں؟

**مسئلہ ۹** عشاء اور عصر کے پہلے اور عشاء کے بعد بھی چار چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا مستحب ہے اور یہ بھی اختیار ہے عشاء کے بعد دو ہی پڑھے مستحب ادا ہو جائے گا۔ یوہیں ظہر کے بعد چار رکعت پڑھنا مستحب ہے۔<sup>(۱)</sup> حدیث میں اس کے پڑھنے والے پر آگ کے حرام ہونے کی خبر دی گئی ہے۔

## صلوۃ الأوابین

**مسئلہ ۱۰** بعد مغرب چھ رکعتیں مستحب ہیں ان کو صلوۃ الأوابین کہتے ہیں دو دو رکعت

①..... قال صاحب فتح القدير (رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَيْرُ) : صرح جماعة من المشايخ انه يستحب اربع بعد الظهر لحديث روه وهو انه صلى الله عليه وسلم قال : من صلى اربعا قبل الظهر واربعاً بعدها حرمه الله على النار. رواه ابو داود والترمذى والنسائى ۱۲ (من). (فتح القدير، كتاب الصلاة، باب النوافل، ۳۸۶/۱، ونسائي، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب اختلاف على اسماعيل بن ابي خالد، ص ۳۱۰، حديث: ۱۸۱۳، ۱۸۱۴)

کر کے پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۱** ظہر و مغرب و عشاء کے بعد جو مستحب ہے اس میں سنت مؤکدہ داخل ہے۔ مثلاً ظہر کے بعد چار رکعتیں پڑھیں تو سنت مؤکدہ و مستحب دونوں ادا ہو گئے اور یوں بھی ہو سکتا ہے کہ مؤکدہ و مستحب دونوں کو ایک سلام کے ساتھ ادا کرے یعنی چار رکعت پر سلام پھیرے اور اس میں مطلق سنت کی نیت کافی ہے مؤکدہ یا مستحب کی تصریح نہ کرے، دونوں ادا ہو جائیں گی۔<sup>(۱)</sup> (فتح القدیر و بہار)

**مسئلہ ۱۲** نفل و سنت کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

**مسئلہ ۱۳** سنت و نفل قصد شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا تو قضا پڑھنی پڑے گی۔

**مسئلہ ۱۴** نفل بلا عذر بھی بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں دونا ثواب ہے۔

(ہدایہ)

**مسئلہ ۱۵** نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے قعدہ میں بیٹھتے ہیں مگر قرأت کی حالت میں ہاتھ باندھے رہے جیسے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں باندھا جاتا ہے۔

(درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶** وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس میں اَلْحَمْدُ کے بعد پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ اَلْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھنا بہتر ہے۔

①..... قال ابن الھمام (رَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَام): وحينئذ تقع الاوليان سنة لوجود تمام علتھا والاخریان

نفلا مندوبا فهذا القسم من النية مما يحصل به كلا الامرین. (فتح القدیر، کتاب الصلاة،

باب النوافل، ۱/۳۸۷)

## سنت و نفل کہاں پڑھنا بہتر ہے؟

**مسئلہ ۱۷** سنت و نفل گھر میں پڑھنا بہتر ہے۔ (ہدایہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸** سنت و فرض کے درمیان بات نہ کرے کہ ثواب کم ہو جاتا ہے۔ (فتح القدیر)

یہی حکم ہر اس کام کا ہے جو منافی تحریمہ<sup>(۱)</sup> ہے۔ (تنویر و بہار)

## تہجد کی نماز

عشاء پڑھ کر سو رہنے کے بعد جس وقت جاگے وہ تہجد کا وقت ہے مگر رات کے پچھلے تہائی حصہ میں پڑھنا افضل ہے۔ تہجد سنت ہے اور بہ نیت سنت پڑھی جاتی ہے کم سے کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں۔ (فتح القدیر و عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹** دن کے نفل میں ایک سلام سے چار رکعت سے زیادہ اور رات کے نفل میں ایک سلام سے آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ کہ دن ہو یا رات ہو چار رکعت پر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۲۰** جب دو رکعت سے زیادہ نفل کی نیت ہو تو ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا ہوگا۔

**مشبیہ** ایک ساتھ دو رکعت سے زائد نفل میں شرائط دشوار ہیں، اس لیے آسانی دو دو رکعت کر کے پڑھنے میں ہے۔

## اشراق کی نماز

یہ بھی سنت ہے فجر پڑھ کر دو شریف وغیرہ پڑھتا رہے جب سورج ذرا اونچا ہو جائے

یعنی کم از کم نکلنے کے بعد بیس منٹ گزر جائیں تو دو رکعت پڑھے۔

## چاشت کی نماز

یہ بھی سنت ہے کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور بارہ ہی افضل ہیں۔ اس کا وقت سورج کے اچھی طرح اونچے ہونے کے بعد سے ضحوة کبریٰ کے شروع ہونے تک ہے لیکن بہتر وقت چوتھائی دن چڑھے ہے۔

## نمازِ استخارہ

حدیثوں میں آیا ہے کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے، جس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے بعد قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰہ پڑھے پھر یہ دعا پڑھ کر با وضو قبلہ رُوسور ہے، دعا کے اوّل و آخر میں سورہ فاتحہ اور درود شریف بھی پڑھے۔ دُعا یہ ہے:

## استخارہ کی دعا

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ۔ اللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجَلِہِ فَاَقْدِرْ لِّیْ وَ یَسِّرْ لِّیْ ثُمَّ بَارِکْ لِّیْ فِیْہِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اَجَلِہِ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ

عَنْهُ وَأَقْدَرُ لِي الْخَيْرِ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِينِي بِهِ. (غنیہ) (۱)

دونوں الامر کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے جیسے پہلے میں کہے: هَذَا السَّفَرُ خَيْرٌ

لِي (۲) اور دوسرے میں کہے کہ هَذَا السَّفَرُ شَرٌّ لِي. (۳) (غنیہ)

## کب استخارہ کیا جائے؟

**مسئلہ ۲۱** نیک کاموں جیسے حج، جہاد وغیرہ کے لیے استخارہ نہیں، ہاں ان کا وقت مقرر کرنے کے لیے ہو سکتا ہے۔ (غنیہ)

**مسئلہ ۲۲** بہتر یہ ہے کہ کم سے کم سات بار استخارہ کرے اور پھر دیکھے جس بات پر دل جمے اسی میں خیر ہے۔ بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر خواب میں سپیدی دیکھے یا سبزی دیکھے اچھا ہے اور اگر سیاہی، سرخی دیکھے تو بُرا ہے، اس سے بچے۔ (ردالمحتار)

## نمازِ حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو یا کوئی کام کسی بندے سے ہو یا مشکل پیش

- ①..... ترجمہ: اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور تیری قدرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کو مانگتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت والا ہے اور مجھ میں قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبیوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے میرے دین و معیشت اور انجامِ کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو میرے لیے مقدر فرما دے اور آسانی کر پھر میرے لیے اس میں برکت دے اور اگر تو جانتا ہے کہ میرے لیے یہ کام بُرا ہے میرے دین و معیشت و انجامِ کار میں اس وقت اور آئندہ تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھ کو اس سے پھیر اور میرے لیے خیر کو جہاں بھی ہو مقدر فرما پھر مجھے اس سے راضی کر۔ ۱۲۰۸
- ②..... میرا یہ سفر بُرا ہوگا۔
- ③..... میرا یہ سفر اچھا ہوگا۔

آئے تو خوب احتیاط سے اچھی طرح وضو کر کے دو یا چار رکعت نفل پڑھے، اس کی پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد تین بار آیت الکرسی پڑھے دوسری میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ هُوَ اللهُ پڑھے تیسری میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی میں اَلْحَمْدُ کے بعد ایک بار قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے، سلام کے بعد تین بار: هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ. <sup>(1)</sup> پھر تین بار: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. <sup>(2)</sup> پھر تین بار کوئی درود شریف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ  
 مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدْعُ  
 لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا  
 إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. <sup>(3)</sup>

- ①..... وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر نہاں وعیاں کا جاننے والا، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا۔
- ②..... پاک ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اور حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی توفیق سے۔
- ③..... اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظیم و کریم ہے پاک ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) مالک ہے عرش عظیم کا، حمد ہے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا ہوں اور طلب کرتا ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو میرے لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کر دے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

## تراویح کی نماز کا بیان

تراویح وہ بیس رکعت سنت مؤکدہ نماز ہیں جو رمضان شریف میں پڑھی جاتی ہیں، عشاء کی فرض کے بعد ہر رات میں۔

**مسئلہ ۲۳** تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے لے کر صبح صادق کے نکلنے تک ہے۔ (ہدایہ)

**مسئلہ ۲۴** تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے کہ اگر مسجد کے سب لوگوں نے چھوڑ دی تو سب گنہگار ہوئے اور اگر کسی نے گھر میں تنہا پڑھ لی تو گنہگار نہیں۔ (ہدایہ و قاضی خان)

**مسئلہ ۲۵** مستحب یہ ہے کہ تہائی رات تک تاخیر کریں اور اگر آدھی رات کے بعد پڑھیں تو بھی کراہت نہیں۔ (درمختار و بہار شریعت)

**مسئلہ ۲۶** تراویح جس طرح مردوں کے لیے سنت مؤکدہ ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی سنت مؤکدہ ہے، اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (قاضی خان)

**مسئلہ ۲۷** تراویح کی بیس رکعتیں دو دو رکعت کر کے دس سلام پھیرے، اس میں ہر چار رکعت پڑھ لینے کے بعد اتنی دیر تک آرام لینے کے لیے بیٹھنا مستحب ہے جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں، اس آرام کرنے کے لیے بیٹھنے کو ترویجہ کہتے ہیں۔ (عالمگیری و قاضی خان)

**مسئلہ ۲۸** تراویح کے ختم پر پانچواں ترویجہ بھی مستحب ہے اگر لوگوں پر پانچواں ترویجہ گراں ہو تو نہ کیا جائے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۹** ترویجہ میں اختیار ہے کہ چپ بیٹھا رہے یا کچھ کلمہ و تسبیح و قرآن شریف، درود شریف پڑھتا رہے اور تہا تہا نفل بھی پڑھ سکتا ہے، جماعت سے مکروہ ہے۔ (قاضی خان)

**مسئلہ ۳۰** جس نے عشاء کی فرض نماز نہیں پڑھی وہ نہ تراویح پڑھ سکتا ہے، نہ وتر جب تک فرض ادا نہ کر لے۔

**مسئلہ ۳۱** جس نے عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھی اور تراویح جماعت سے تو وہ وتر تنہا پڑھے۔

(درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۲** اگر عشاء کی فرض نماز جماعت سے پڑھی اور تراویح تنہا پڑھی تو وتر کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۳** جس کی کچھ رکعتیں تراویح کی باقی رہ گئیں کہ امام وتر کے لیے کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کرے، جب کہ فرض جماعت سے پڑھ چکا ہو تب اور یہ افضل ہے اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۴** لوگوں نے تراویح پڑھ لی اب دوبارہ پڑھنا چاہتے ہیں تو تنہا تنہا پڑھ سکتے ہیں جماعت کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۵** ایک امام دو مسجدوں میں تراویح پڑھاتا ہے اگر دونوں میں پوری پوری پڑھائے تو ناجائز ہے اور اگر مقتدی نے دونوں مسجدوں میں پوری پڑھی تو حرج نہیں مگر دوسری میں وتر پڑھنا جائز نہیں جب کہ پہلی میں پڑھ چکا ہو۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۶** تراویح مسجد میں جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔ اگر گھر میں جماعت سے پڑھی تو جماعت چھوڑنے کا گناہ نہ ہو مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو مسجد میں پڑھنے کا تھا۔

(عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷** نابالغ کے پیچھے بالغوں کی تراویح نہ ہوگی۔ صاحب ”ہدایہ“ نے اسی کو مختار بنایا

”فتح القدير“ نے اسے ہی ہُوَ الْمُخْتَار کہا۔ عالمگیری میں اسی کی صحت پر زور دیا کہ الْمُخْتَارُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ وَهُوَ الْأَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ الْعَامَّةِ هُوَ ظَاهِرُ الرَّوَايَةِ. کہا اور ہدایہ، محیط، بحر سے اپنی تائید لائے وَمَشَى عَلَيْهِ أُسْتَاذِي صَدْرُ الشَّرِيعَةِ فِي ”بَهَارِ شَرِيعَتِ“ وَقَالَ: یہی صحیح ہے۔

**مسئلہ ۳۲۸** مہینہ بھر کی کل تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو مرتبہ فضیلت اور تین ختم افضل، لوگوں کی سستی کی وجہ سے ختم کونہ چھوڑے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۳۲۹** حافظ کو اجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے، دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار ہیں۔ اجرت صرف یہی نہیں کہ پیشتر مقرر کر لیں کہ یہ لیں گے، یہ دیں گے بلکہ اگر معلوم ہے کہ یہاں کچھ ملتا ہے اگرچہ اس سے طے نہ ہو، وہ یہ بھی ناجائز ہے کہ ”الْمَعْرُوفُ كَالْمَشْرُوطِ“ ہاں اگر کہہ دے کہ کچھ نہیں دوں گا یا نہیں لوں گا پھر پڑھے اور لوگ حافظ کو کچھ بطور خدمت و مدد کے دیں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ ”الْصَّرِيحُ يَفُوقُ الدَّلَالََةَ.“ (بہار شریعت)

## شبیہ

یعنی ایک رات میں پورا قرآن مجید تراویح میں ختم کرنا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں رواج ہے کہ حافظ اس قدر جلد پڑھتے ہیں کہ الفاظ تک سمجھ میں نہیں آتے حروف کو مخارج سے ادا کرنے کا تو ذکر ہی کیا سننے والوں کی بھی یہ حالت کہ کوئی بیٹھا ہے تو کوئی لیٹا کوئی سوتا ہے تو کوئی اُونگھتا جہاں امام نے رکوع کی تکبیر کہی جھٹ نیت باندھی رکوع میں جا ملے ایسا شبیہ

ناجائز ہے اگر حافظ اپنی تیزی و روانی کی نام آوری<sup>(۱)</sup> کے لیے ایسا کرے تو ریا کا گناہ الگ۔

## بیماری نماز

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑا نہ ہو سکتا ہو، وہ بیٹھ کر نماز پڑھے بیٹھے بیٹھے رکوع کرے یعنی آگے کو خوب جھک کر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے اور پھر سیدھا ہو جائے اور پھر جیسے سجدہ کیا جاتا ہے ویسے سجدہ کرے اور اگر بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو چت لیٹ کر پڑھے اس طرح لیٹے کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور گھٹنے کھڑے رہیں اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ کچھ رکھ لے تاکہ سر اُونچا ہو کہ منہ قبلہ کے سامنے ہو جائے اور رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے۔ یعنی سر کو جتنا جھکا سکتا ہے، اتنا تو سجدہ کے لیے جھکائے اور اس سے کچھ کم رکوع کے لیے جھکائے، اسی طرح داہنی یا بائیں کروٹ پر بھی قبلہ کو منہ کر کے پڑھ سکتا ہے۔

## بیمار کب نماز چھوڑ سکتا ہے؟

بیمار جب سر سے بھی اشارہ نہ کر سکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھوں<sup>(۲)</sup> یا دل کے اشارے سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط ہے، فدیہ کی بھی حاجت نہیں اور اگر ایسی حالت کہ چھ وقت سے کم گزرے تو صحت کے بعد قضا فرض ہے چاہے اتنی ہی صحت ہوئی کہ سر کے اشارے سے پڑھ سکے۔

(درمختار و بہار وغیرہ)

مسئلہ ۱ جس بیمار کا یہ حال ہو گیا ہو کہ رکعتوں اور سجدوں کی گنتی یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر نماز

کا ادا کرنا ضروری نہیں۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲** سب فرض نمازوں میں اور وتر اور دونوں عید کی نماز میں اور فجر کی سنت میں قیام

فرض ہے اگر بلا عذر کے یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہ ہوں گی۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳** قیام چونکہ فرض ہے اس لیے بلا صحیح شرعی عذر کے ترک نہ کیا جائے ورنہ نماز نہ

ہوگی، یہاں تک کہ اگر عَصَا یا خادم یا دیوار پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ اسی طرح

کھڑا ہو کر پڑھے بلکہ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے کہ اللہ اکبر کہہ لے تو فرض ہے نماز

کھڑے ہو کر شروع کرے پھر بیٹھ کر پوری کرے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔ ذرا سا بخار در و سر،

زُکام یا اس طرح کی معمولی خفیف تکلیفیں جن میں لوگ چلتے پھرتے رہتے ہیں ہرگز عذر نہیں

ایسی معمولی تکلیفوں میں جو نمازیں بیٹھ کر پڑھی گئیں وہ نہ ہوئیں اُن کی قضا لازم ہے۔

(غنیۃ و بہار شریعت وغیرہ)

**مسئلہ ۴** جس شخص کو کھڑے ہونے سے قطرہ آتا ہے یا زخم بہتا ہے اور بیٹھنے سے نہیں تو

اُسے فرض ہے کہ بیٹھ کر پڑھے جب کہ اور طریقہ سے اس کی روک نہ کر سکے۔

**مسئلہ ۵** اتنا کمزور ہے کہ مسجد میں جماعت کے لیے جانے کے بعد کھڑے ہو کر نہ پڑھ

سکے اور گھر میں پڑھے تو کھڑا ہو کر پڑھ سکتا ہے تو گھر ہی میں پڑھے جماعت گھر میں کر سکے

تو جماعت سے ورنہ تنہا۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۶** بیمار اگر کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو قرأت بالکل نہ کر سکے گا تو بیٹھ کر پڑھے لیکن اگر

کھڑے ہو کر کچھ بھی پڑھ سکتا ہے تو فرض ہے کہ جتنی دیر کھڑے کھڑے پڑھ سکتا ہے اتنی

دیر کھڑے کھڑے پڑھے باقی بیٹھ کر۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۷** مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہے کہ بدلا بھی جائے تو پڑھتے پڑھتے بقدر مانع ناپاک ہو جائے گا تو اسی پر نماز پڑھے یونہی اگر بدلا جائے تو اس قدر جلدی نجس تو نہ ہوگا مگر بدلنے میں مریض کو سخت تکلیف ہوگی تو اسی نجس ہی پر پڑھ لے۔

(عالمگیری، درمختار و ردالمحتار و بہار)

**مسئلہ ۸** پانی میں ڈوب رہا ہے اگر اس وقت بھی بغیر عمل کثیرا اشارہ سے پڑھ سکتا ہے مثلاً تیراک ہے یا لکڑی وغیرہ کا سہارا پا جائے تو پڑھنا فرض ہے ورنہ معذور ہے بچ جائے تو قضا پڑھے۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار)

## قضا نماز کا بیان

بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہو جائے گا۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱** ”توبہ“ جب ہی صحیح ہے کہ قضا پڑھ لے۔ جو ذمہ میں باقی ہیں اُس کو تو ادا نہ کرے، توبہ کیے جائے یہ توبہ نہیں۔ اس لیے کہ جو اس کے ذمہ تھی اس کا پڑھنا تو آب بھی ہے اور جب گناہ سے باز نہ آیا تو توبہ کہاں ہوئی۔ (ردالمحتار) حدیث میں فرمایا کہ گناہ پر قائم رہ کر استغفار کرنے والا اس کے مثل ہے جو اپنے رب سے ٹھٹھا کرتا ہے۔

## قضا کی تعریف

**مسئلہ ۲** جس بات کا بندے کو حکم ہے اُسے وقت میں کرنے کو ادا کہتے ہیں اور وقت نکل جانے کے بعد کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

**مسئلہ ۳** وقت میں تحریرہ باندھ لیا (۱) تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے مگر فجر اور جمعہ و عیدین کی نماز میں سلام سے پہلے اگر وقت نکل گیا تو نماز جاتی رہی۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۴** سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں لیکن جاگتے ہی اور یاد آنے پر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے دیر کرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۵** فرض کی قضا فرض ہے اور واجب کی قضا واجب ہے اور سنت کی قضا سنت یعنی وہ سنتیں جن کی قضا ہے جیسے فجر کی سنت جب کہ فرض بھی فوت ہو گیا ہو اور جیسے ظہر کی پہلی سنت جب کہ ظہر کا وقت باقی ہو۔ (عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

## قضا کا وقت

**مسئلہ ۶** قضا کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا (۲) لیکن اگر طلوع و غروب و زوال کے وقت پڑھی تو نہیں اس لیے کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۷** جو نماز جیسی فوت ہوئی اس کی قضا ویسی ہی پڑھی جائے گی۔ مثلاً سفر میں نماز قضا ہوئی تو چار رکعت والی دو ہی پڑھی جائے گی اگرچہ اقامت کی حالت میں پڑھے اور جو اقامت کی حالت میں فوت ہوئی تو چار رکعت والی کی قضا چار رکعت ہے اگرچہ سفر میں پڑھے البتہ قضا پڑھنے کے وقت کوئی عذر ہے تو اُس کا اعتبار کیا جائے گا۔ مثلاً جس وقت فوت ہوئی اُس

①..... یعنی تکبیر تحریرہ کہتے ہوئے نماز شروع کر دی۔

②..... بری الذمہ ہو جائے گا: یعنی سر سے بوجھ اتر جائے گا، اس کے سراس کا پڑھنا باقی نہ رہے گا۔ (۱۲ منہ)

وقت کھڑا ہو کر پڑھ سکتا تھا اور اب کھڑا ہو کر نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر پڑھے یا اُس وقت اشارہ ہی سے پڑھ سکتا ہے تو اشارے سے پڑھے اور صحت کے بعد اس کا اعادہ نہیں۔<sup>(۱)</sup>

(عالمگیری، درمختار)

## کس نماز کی قضا معاف ہے؟

**مسئلہ ۸** ایسا مریض<sup>(۲)</sup> کہ اشارے سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۹** مجنون کی حالت جنون میں جو نمازیں فوت ہوئیں اچھے ہونے کے بعد ان کی قضا واجب نہیں جب کہ جنون نماز کے چھ وقت کامل تک برابر رہا ہو۔ (عالمگیری)

## قضا نمازوں میں ترتیب واجب ہونے کا بیان

**مسئلہ ۱۰** صاحب ترتیب یعنی جس کے ذمہ قضا نمازیں چھ سے کم ہیں اگر وہ قضا نماز کے یاد ہوتے ہوئے اور وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پڑھے گا تو اس کی وقتی نماز نہ ہوگی۔ نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز موقوف رہے گی اگر وقتی پڑھتا گیا اور قضا رہنے دی تو جب دونوں مل کر چھ ہو جائیں گی یعنی چھٹی کا وقت ختم ہو جائے گا تو سب صحیح ہو جائیں گی اور اگر اس درمیان میں قضا پڑھ لی تو سب گئیں، سب کو پھر سے پڑھے۔

**مسئلہ ۱۱** فوت نمازوں اور وقتی نماز میں ترتیب ضروری ہے جب کہ فوت نمازیں چھ سے کم ہوں یعنی پہلے قضا نمازیں پڑھ لے پھر وقتی پڑھے، جیسے آج کسی کی فجر و ظہر و عصر و مغرب قضا ہو گئیں تو وہ عشاء کی نماز نہیں پڑھ سکتا جب تک کہ ترتیب وار ان چاروں کی قضا نہ پڑھ لے۔

①..... اعادہ: پھر سے ٹھیک ٹھیک پڑھنا جیسا کہ ہونا چاہیے۔ (۱۲ منہ) ②..... مریض: بیمار۔ (۱۲ منہ)

**مسئلہ ۱۲** اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں کہ وقتی اور سب قضا میں پڑھ لے تو وقتی نماز اور

قضا نمازوں میں جس کی گنجائش ہو پڑھے، باقی میں ترتیب ساقط ہے۔ جیسے نماز عشاء اور وتر دونوں قضا ہو گئیں اور فجر کے وقت میں پانچ رکعت کی گنجائش ہے تو وتر کی قضا پڑھ کے فجر کی پڑھ لے اور اگر چھ رکعت کی گنجائش ہے تو عشاء کی قضا پڑھ کر فجر پڑھے۔ (شرح وقایہ)

**مسئلہ ۱۳** اگر وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ مختصر طور پر پڑھے تو دونوں پڑھ سکتا ہے اور عمدہ طریقے سے پڑھے تو دونوں نمازوں کی گنجائش نہیں تو اس صورت میں بھی ترتیب فرض ہے اور بمقدار جواز جہاں تک اختصار کر سکتا ہے کر لے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴** چھ نمازیں جس کی قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت ختم ہو گیا اس پر ترتیب فرض نہیں اب اگر چہ باوجود وقت کی گنجائش اور قضا کی یاد کے وقتی پڑھے گا وقتی ہو جائے گی چاہے قضا نمازیں جو اس کے ذمہ ہیں سب ایک ساتھ قضا ہوئیں جیسے ایک دم سے چھ وقتوں کی نہ پڑھی یا سب ایک دم سے نہ ہوں بلکہ متفرق طور پر قضا ہوئیں جیسے چھ دن فجر نہ پڑھی اور باقی نمازیں پڑھتا رہا لیکن ان کے پڑھتے وقت وہ فجر کی قضا میں بھولا رہا۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۵** جب چھ نمازیں قضا ہو گئیں کہ چھٹی کا وقت بھی جاتا رہا تو ترتیب فرض نہ رہی چاہے وہ سب پرانی ہوں یا بعض نئی بعض پرانی جیسے ایک مہینہ کی نماز نہ پڑھی پھر پڑھنی شروع کی پھر ایک وقت کی قضا ہو گئی تو اس کے بعد کی نماز ہو جائے گی۔ اس لیے کہ اُس کے ذمہ

①..... قانون شریعت کے دیگر نسخوں میں یہ مسئلہ ”کس نماز کی قضا معاف ہے“ کے تحت لکھا ہوا ہے جبکہ یہ مسئلہ قضا اور وقتی نمازوں میں ترتیب سے متعلق ہے جسے اسی عنوان کے تحت آنا چاہیے اور بہار شریعت میں بھی وقتی اور قضا نمازوں کے تحت ہی مذکور ہے لہذا ہم نے عنوان کی مناسبت اور بہار شریعت کی مطابقت میں یہ مسئلہ یہاں لکھا ہے۔ المدینة العلمیة

چھ نمازوں سے زیادہ ہیں جن کی وجہ سے ترتیب جانی رہتی ہے۔ (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶** جب چھ نمازوں کے قضا ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی تو اب اگر ان قضاؤں میں سے بعض پڑھ لیں کہ قضا چھ سے کم رہ گئیں تو ابھی ترتیب والا نہ ہوگا، جب تک چھٹیوں کی قضا نہ پڑھ لے جب سب کی قضا پڑھ لے گا تب پھر صاحب ترتیب ہو جائے گا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری، درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۷** چھ یا اس سے زیادہ قضا نمازیں جس طرح اس قضا و ادا میں ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں اسی طرح قضاؤں میں بھی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہیں قضاؤں میں بھی آپس میں ترتیب نہیں رہتی آگے پیچھے پڑھی جاسکتی ہیں، جیسے کسی نے ایک مہینہ تک نماز نہ پڑھی پھر اس مہینہ کی نمازوں کی قضا اس طرح پڑھی کہ پہلے تیس فجر کی قضا پڑھی پھر اس کے بعد تیس ظہر کی قضا پڑھی اسی طرح پانچوں وقت کی قضا پڑھی تو اس طرح قضا پڑھنا بھی صحیح ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸** جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ اُن کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کے حقوق اور اپنی ضروریات کی وجہ سے تاخیر کر سکتا ہے لہذا کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے، یہاں تک کہ سب پوری ہو جائیں۔

(درمختار)

**مسئلہ ۱۹** قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر اُن کے بدلے قضا نہیں پڑھے تاکہ برئ الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ کی نہ چھوڑے۔

**مسئلہ ۲۰** جس کے ذمہ برسوں کی نمازیں قضا ہوں اور ٹھیک یا دنہ ہو کہ کتنے دن سے کون

کون سی قضا ہوئی تو وہ یوں نیت کر کے پڑھے کہ سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی اس کو ادا کرتا ہوں یا سب میں پہلی ظہر، عصر جس کی قضا پڑھنا چاہے اس کی نیت کرے اور اسی طرح سب نمازوں کی قضا پڑھ ڈالے یہاں تک کہ یقین ہو جائے کہ سب ادا ہو گئیں۔

## بالغ ہونے کی عمر

آدمی چاہے عورت ہو یا مرد جب سے بالغ ہوتا ہے اسی وقت سے اُس پر نماز، روزہ وغیرہ فرض ہو جاتا ہے۔ عورت کم سے کم نو برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتی ہے اور مرد کم سے کم بارہ برس میں اور زیادہ سے زیادہ پندرہ برس میں بالغ ہو جاتا ہے۔ پندرہ برس کی عمر والے کو چاہے مرد ہو یا عورت شرع میں بالغ مانا جاتا ہے چاہے بالغ ہونے کی نشانیاں پائی جاتی ہوں یا نہ پائی جاتی ہوں۔

## جاہل گنوار ہونا عذر نہیں

**مسئلہ ۲۱** اُن پڑھ یا گنوار ہونا یا عورت ہونا کوئی عذر نہیں سب پر شرع کی ضروری باتیں سیکھنا فرض ہے۔ اگر اپنے فرائض و واجبات کو نہ جانے گا تو گنہگار اور عذاب میں گرفتار ہوگا۔

## نماز کا فذیہ <sup>(۱)</sup>

جس کی نمازیں قضا ہو گئیں اور وہ مر گیا تو اگر فذیہ دینے کی وصیت کر گیا اور مال بھی

①..... عبادت میں کوتاہی کا کفارہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے دیا جائے، اُسے فذیہ کہتے ہیں اور نماز کا فذیہ، یہ ہے کہ ہر نماز کے عوض ایک صدقہ فطر شرعی فقیر کو خیرات کرے۔

چھوڑا تو تہائی مال سے ہر فرض اور وتر کے بدلے آدھا صاع<sup>(۱)</sup> گیہوں یا ایک صاع جو صدقہ کریں اور اگر مال نہ چھوڑا اور وارث فدیہ دینا چاہیں تو کچھ مال اپنے پاس سے یا قرض لے کر مسکین<sup>(۲)</sup> کو صدقہ دے دیں۔ جب مسکین مال پر قبضہ کر لے تو اپنی طرف سے وارث کو ہبہ کر دے اور وارث بھی اُس پر قبضہ کر لے پھر یہ وارث مسکین کو دے دے۔ یوہیں لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ سب نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے اور اگر مال چھوڑا لیکن کافی نہیں ہے جب بھی یہی کریں اور اگر مرنے والے نے فدیہ دینے کی وصیت نہ کی اور ولی اپنی طرف سے بطور احسان فدیہ دینا چاہے تو دے۔

**مسئلہ ۲۲** جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھیرے تو اچھا ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہیے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری رکعت کے بعد قعدہ کرے اور ایک رکعت اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (عالمگیری)

## قضاے عمری کچھ نہیں

**مسئلہ ۲۳** بعض لوگ شب قدر یا آخر رمضان میں جو نماز قضاے عمری کے نام سے پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضاؤں کے لیے یہ کافی ہے یہ بالکل غلط اور باطل محض ہے۔

①..... تقریباً ۲ کلو سے ۸۰ گرام کم (۱۹۲۰ گرام)

②..... وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ

لوگوں سے سوال کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱، ۵/۹۲۳)

## مسافر کی نماز کا بیان

شرع میں مسافر وہ ہے جو تین دن کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہو۔

**مسئلہ ۱** دن سے مراد سال کا سب سے چھوٹا دن ہے اور تین دن کی راہ سے یہ مطلب نہیں کہ صبح سے شام تک چلے بلکہ دن کا اکثر حصہ مراد ہے مثلاً شروع صبح صادق سے دوپہر ڈھلنے تک چلا پھر ٹھہر گیا پھر دوسرے اور تیسرے دن یوں کیا تو اتنی دور تک کی راہ کو مسافت سفر کہیں گے، دوپہر کے بعد تک چلنے میں بھی برابر چلنا مراد نہیں بلکہ عادتاً جتنا آرام لینا چاہیے اتنا درمیان میں ٹھہرتا بھی جائے اور چلنے سے مراد درمیانی چال ہے، نہ تیز، نہ سست۔ خشکی میں آدمی اور اونٹ کی درمیانی چال کا اعتبار ہے اور پہاڑی راستہ میں اسی حساب سے جو اس کے لیے مناسب ہو اور دریا میں کشتی کی چال اس وقت کی جب کہ ہوانہ بالکل رُکی ہو نہ تیز ہو۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲** کوس<sup>(۱)</sup> کا اعتبار نہیں کہ کوس کہیں چھوٹے ہوتے ہیں کہیں بڑے، بلکہ اعتبار تین منزلوں کا ہے اور خشکی میں میل کے حساب سے اس کی مقدار ستاون میل تین فرلانگ (۳۸ میل)<sup>(۲)</sup> ہے۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

## قصر کی مسافت

**مسئلہ ۳** تین دن کی راہ کو تیز سواری پر دو دن یا کم میں طے کرے تو مسافر ہے اور تین دن

۱..... تقریباً دو میل کا فاصلہ۔

۲..... فتاویٰ رضویہ میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الرحمن نے ساڑھے ستاون

(۱/۵۷) میل لکھا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مجر، ۸/۲۷۰)

سے کم کے راستہ کو زیادہ دنوں میں طے کیا تو مسافر نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۴** خشکی کے صاف راستہ میں ساڑھے ستاون میل کی راہ ریل یا موٹر وغیرہ سے ایک گھنٹہ میں طے ہو جاتی ہے تو اس ریل یا موٹر وغیرہ کا سوار ایک ہی گھنٹے کے سفر میں شرعی مسافر ہو جائے گا اور قصر وغیرہ سفر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

(کما هو القیاس والظاهر المتبادر من کلام الفتح و ردالمحتار)

**مسئلہ ۵** خالی سفر کی نیت سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اس وقت سے ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے یعنی شہر میں ہو تو شہر سے باہر ہو جائے گاؤں میں ہو تو گاؤں سے باہر ہو جائے اور شہر والے کی لیے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے ملی ہے اس سے بھی باہر ہو جائے۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۶** اسٹیشن جہاں آبادی سے باہر ہوں تو اسٹیشن پر پہنچنے سے مسافر ہو جائے گا، جب کہ مسافت<sup>(۱)</sup> سفر تک جانے کا ارادہ ہو۔

**مسئلہ ۷** سفر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ کے ارادے سے نکلا اور وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ کر لیا اور یہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو اس طرح مسافر نہ ہوگا چاہے ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا، جب تک ایک جگہ سے پورے تین دن کی راہ کا ارادہ نہ کرے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۸** سفر کے لیے یہ بھی شرط ہے تین دن کا ارادہ متصل سفر کا ہو لہذا اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین

①..... مسافت: دوری۔ (۱۲ منہ)

دن کی راہ کا متصل ارادہ نہ ہو تو مسافر نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

## مسافر کے احکام

### قصر کے معنی

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔

**مسئلہ ۹** مغرب اور فجر میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں صرف ظہر، عصر، عشاء کے فرض میں قصر ہے۔

**مسئلہ ۱۰** اگر مسافر قصر نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

### سنتوں کی قصر نہیں

**مسئلہ ۱۱** سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور راز و روی<sup>(۱)</sup> کی حالت میں سنتیں چھوڑ سکتا ہے، معاف ہیں لیکن سنت کی قصر نہیں کر سکتا۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲** مسافر نے بجائے قصر، چار رکعت پڑھی تو اگر دو رکعت پر قعدہ کیا تو نماز ہوگئی اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو نماز باطل ہے۔

**مسئلہ ۱۳** مسافر اس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا کسی آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کر لے، یہ اس وقت ہے جب تین دن کی

①..... گھبراہٹ

راہ چل چکا ہو اور اگر تین منزل پہنچنے سے پیشتر واپسی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا، اگرچہ جنگل میں ہو۔ (عالمگیری و درمختار)

## نیتِ اقامت کی شرطیں

**مسئلہ ۱۲** نیتِ اقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں یعنی جب چھٹیوں باتیں ہوں گی تب مقیم ہوگا، ورنہ نہیں۔

﴿۱﴾ چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔  
 ﴿۲﴾ جہاں ٹھہرے وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق ہو جنگل یا دریا یا غیر آباد ٹاپو<sup>(۱)</sup> میں اقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں ہوا۔

﴿۳﴾ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہوگا۔  
 ﴿۴﴾ یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضوعوں<sup>(۲)</sup> میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔ مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مقیم نہ ہوگا۔ اپنا ارادہ مستقل رکھتا ہو کسی کا تابع نہ ہو اس کی حالت اس کے ارادہ کے مُنافی نہ ہو۔

**مسئلہ ۱۵** مسافر جا رہا ہے اور ابھی شہر یا گاؤں میں پہنچا نہیں اور نیتِ اقامت کر لی تو مقیم نہ ہوا اور پہنچنے کے بعد نیت کی تو ہو گیا اگرچہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔

(عالمگیری و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶** جو شخص کسی کا تابع ہو اس کی نیت کا اعتبار نہیں بلکہ جس کے تابع ہے اس کی

①..... جزیرہ یعنی زمین کا ایسا خشک حصہ جس کو ہر طرف سے سمندر یا دریا کے پانی نے گھیرا ہوا ہو۔

②..... دو جگہوں یا دو مقامات

نیت کا اعتبار ہے۔ جیسے شوہر کی نیت کا اعتبار ہے عورت کی نیت کا اعتبار نہیں، آقا کی نیت کا اعتبار ہے غلام کی نیت کا نہیں، فوج کے افسر کی نیت کا اعتبار ہے اور سپاہی کی نیت کا نہیں تو اگر مثلاً شوہر نے اقامت کی نیت کی تو اس کی عورت بھی مقیم ہے اور اگر عورت نے اقامت کی نیت کی اور شوہر نے نہ کی تو عورت مقیم نہ ہوئی، اسی طرح دوسرے تابعوں کا حکم ہے۔

## مسافر و مقیم کب ایک دوسرے کی اِقتداء کر سکتے ہیں؟

**مسئلہ ۱۷** مقیم مسافر کی اِقتداء کر سکتا ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعتیں پڑھ لے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ اتنی دیر چُپ کھڑا رہے جتنی دیر میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸** اگر مسافر ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں اور بعد میں بھی سلام پھیرتے ہی یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نماز پوری کر لو میں مسافر ہوں۔

**مسئلہ ۱۹** مسافر نے مقیم کی اِقتداء کی تو اس مسافر مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ واجب ہو گیا، فرض نہ رہا۔ تو اگر امام نے قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد نہ ہوئی اور مقیم نے مسافر کی اِقتداء کی تو اس مقیم مقتدی پر بھی قعدہ اولیٰ فرض ہو گیا۔ (درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰** مسافر جب اپنے وطن اصلی میں پہنچ گیا تو سفر ختم ہو گیا اگرچہ اقامت کی نیت نہ کی ہو۔

## وطن اصلی کی تعریف

**مسئلہ ۲۱** وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے

ہیں یا وہاں سکونت کر لی ہے اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔ وطنِ اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا۔ (عالمگیری و بہار)

**مسئلہ ۲۲** وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطنِ نہ رہی، دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ (عالمگیری و بہار)

**مسئلہ ۲۳** اگر وطنِ اقامت سے وطنِ اصلی میں پہنچ گیا یا وطنِ اقامت سے سفر کر گیا تو اب یہ وطنِ اقامت، وطنِ اقامت نہ رہا۔ یعنی اگر اس میں پھر آیا اور پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو مسافر ہی ہے۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴** مسافر نے کہیں شادی کر لی اگر چہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو مقیم ہو گیا اور دو شہروں میں اس کی دو عورتیں رہتی ہیں تو دونوں جگہ پہنچتے ہی مقیم ہو جائے گا۔

**مسئلہ ۲۵** عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکہ اس کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے اور سسرال سے میکہ آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکہ رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکہ آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔ (بہار شریعت)

## عورت کو بغیر محرم کے سفر کی اجازت نہیں

**مسئلہ ۲۶** عورت کو بغیر محرم<sup>(۱)</sup> کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا ناجائز ہے بلکہ ایک دن کی

①..... عورت کا محرم وہ مرد ہے جس سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہو چاہے نسب کی وجہ سے حرام ہو جیسے باپ، بھائی، بیٹا، پوتا، نواسا، بھتیجا، بھانجا وغیرہ۔ چاہے دودھ کی وجہ سے حرام ہو جیسے دودھ شریکی بھائی، بیٹا، وغیرہ۔ چاہے نکاح کے رشتے کی وجہ سے حرام ہو جیسے سر، شوہر کا بیٹا وغیرہ۔ (۱۲) منہ

راہ جانا بھی، نابالغ بچہ یا مَعْتُوہ<sup>(۱)</sup> کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی ساتھ میں بالغ مُحْرَم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری و بہار وغیرہ) مُحْرَم کے لیے ضروری ہے کہ سخت فاسق بے باک غیر مامون نہ ہو۔ (بہار شریعت)

## سوار یوں پر نماز پڑھنے کا بیان

چاہے شرعی مسافر ہو یا نہ ہو جب سواری پر کہیں جا رہا ہو تو شہر کی حدوں سے نکل کر سواری پر بھی نفل پڑھ سکتا ہے کہ سواری پر بیٹھے بیٹھے اشارے سے پڑھے یعنی سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے سر زین پر نہ رکھے اگر زین پر سجدہ کیا یا کوئی چیز آگے رکھ کر اس پر سجدہ کیا تو جائز نہیں اور جس طرف سواری جاتی ہو، اسی طرف منہ کر کے پڑھے۔ دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا جائز نہیں یہاں تک کہ تکبیر تحریمہ کے وقت بھی قبلہ کو منہ ہونا ضروری نہیں۔ (در مختار و رد المحتار)

**مسئلہ ۲۷** سواری پر نفل پڑھنے کی حالت میں اگر عمل قلیل سے سواری کو ہانکا مثلاً ایک پاؤں سے ایڑی لگائی یا ہاتھ میں کوڑا ہے اس سے ڈرایا تو حرج نہیں اور بلا ضرورت جائز نہیں۔ (رد المحتار)

**مسئلہ ۲۸** فرض اور واجب نمازیں اور فجر کی سنت اور جنازے کی نماز اور منّت کی نماز اور وہ سجدہ تلاوت جس کی آیت زمین پر پڑھی اور نفل جس کو زمین پر شروع کر کے توڑ دیا، یہ سب نمازیں سواری پر بلا عذر جائز نہیں اور عذر کی صورت میں بھی ان سب کی ادا کے لیے یہ شرط ہے کہ اگر ہو سکے تو سواری کو قبلہ رخ کھڑا کر کے پڑھے ورنہ جیسے بن پڑے ادا کرے۔

(در مختار)

۱..... مَعْتُوہ: کم عقل، بوکل، بورہا۔ (۱۲ منہ)

## کن عذروں سے سواری پر نماز ہو سکتی ہے؟

سواری پر جن عذروں سے، ان سب مذکورہ بالا<sup>(۱)</sup> نمازوں کا پڑھنا جائز ہو جاتا ہے وہ عذر یہ ہیں: ﴿۱﴾ پانی برس رہا ہو ﴿۲﴾ اتنی کچھڑ ہے کہ اتر کر پڑھے گا تو منہ دھنس جائے گا یا کچھڑ میں بھر جائے گا یا جو کچڑا بچھائے گا، وہ بالکل اٹھڑ جائے گا اور اس صورت میں اگر سواری نہ ہو تو کھڑے کھڑے اشارے سے پڑھے ﴿۳﴾ ساتھی چلے جائیں گے ﴿۴﴾ یا سواری کا جانور شریعہ سے سوار ہونے میں دشواری ہوگی مددگار کی ضرورت ہوگی اور مددگار موجود نہیں ﴿۵﴾ مرض میں زیادتی ہوگی ﴿۶﴾ جان ﴿۷﴾ مال یا عورت کو آبرو کا ڈر ہو۔  
(در مختار و رد المحتار)

## چلتی گاڑی پر نماز کا حکم

**مسئلہ ۲۹** چلتی ریل پر بھی فرض اور واجب اور فجر کی سنت نہیں ہو سکتی، اس لیے جب اسٹیشن پر گاڑی رُکے اُس وقت یہ نمازیں پڑھے اور اگر دیکھے کہ وقت جاتا ہے تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو اعادہ کرے کہ جہاں من جہت العباد کوئی شرط یا رکن مفقود ہو<sup>(۲)</sup> یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت)

## تحقیق و تمییز

چلتی ریل کو چلتی کشتی اور جہاز کے حکم میں تصور کرنا غلطی ہے، اس لیے کہ کشتی اگر ٹھہرائی

① ..... مذکورہ بالا: اوپر بیان کیا ہوا۔ (۱۲ منہ)

② ..... یعنی بندوں کی طرف سے کوئی شرط یا رکن چھوٹے۔

بھی جائے جب بھی زمین پر نہ ٹھہرے گی اور ریل گاڑی ایسی نہیں اور کشتی پر بھی اسی وقت نماز جائز ہے جب وہ بیچ دریا میں ہو، اگر کنارے پر ہو اور خشکی پر آسکتا ہو تو اُس پر بھی جائز نہیں۔ (کما قال شیخنا الفقیہ الاوحد والفاضل الامجد)

## کشتی یا جہاز پر نماز کے احکام

**مسئلہ ۳۰** چلتی ہوئی کشتی یا جہاز میں بلا عذر بیٹھ کر نماز صحیح نہیں جب کہ اتر کر خشکی میں پڑھ سکے۔

**مسئلہ ۳۱** اگر کشتی زمین پر بیٹھ گئی ہو تو اترنے کی ضرورت نہیں، اسی پر پڑھ سکتا ہے۔

**مسئلہ ۳۲** کشتی کنارے پر بندھی ہے اور اتر سکتا ہے تو اتر کر خشکی میں پڑھے اور اگر نہ اتر سکے تو کشتی ہی میں کھڑے ہو کر پڑھے۔

**مسئلہ ۳۳** اگر کشتی بیچ دریا میں لنگر ڈالے ہوئے ہے تو بیٹھ کر اس وقت پڑھ سکتے ہیں جب کہ ہوا کے تیز جھونکے لگتے ہوں کہ کھڑے ہونے میں چکر آنے کا ڈر ہو اور اگر ہوا سے زیادہ حرکت نہ ہو تو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے۔

**مسئلہ ۳۴** اور کشتی پر نماز پڑھنے میں قبلہ رُو ہونا لازم ہے جب کشتی گھوم جائے تو نمازی بھی گھوم جائے کہ قبلہ کو منہ رہے اور اگر اتنی تیز گردش ہے کہ قبلہ کو منہ کرنے سے عاجز ہے تو اس وقت ملتوی رکھے ہاں اگر وقت جاتا دیکھے تو پڑھ لے۔

(غنیۃ، درمختار و ردالمحتار و بہار)

## جُمُعہ کا بیان

جُمُعہ فرض عین ہے اسکی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اس کا مُکتر کافر ہے۔ (درمختار وغیرہ) حدیث میں ہے: جس نے تین جُمُعے برابر چھوڑے اُس نے اسلام کو پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا وہ منافق ہے وہ اللہ سے بے علاقہ ہے۔ (ابن خزیمہ و حبان و رزین و امام شافعی)

**مسئلہ ۱** ﴿ جمعہ پڑھنے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔

## شرائط جمعہ

- |                      |            |                 |
|----------------------|------------|-----------------|
| ﴿۱﴾ مضر یا فنائے مصر | ﴿۲﴾ بادشاہ | ﴿۳﴾ وقتِ ظہر    |
| ﴿۴﴾ خطبہ             | ﴿۵﴾ جماعت  | ﴿۶﴾ اذن عام (۱) |

## پہلی شرط: مضر و فنائے مصر کا بیان

مضر سے وہ جگہ مراد ہے جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا پرگنہ (۲) ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنتے جاتے ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو کہ اپنے ذبذبہ و سطوت (۳) کے سبب مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے یعنی انصاف پر پوری قوت و قدرت ہو، اگرچہ نا انصافی کرتا اور بدلہ نہ لیتا ہو۔ فنائے مضر سے وہ جگہ مراد ہے جو مصر کے آس پاس مصر کی

②..... ضلع کا حصہ

①..... اذن عام: عام اجازت۔ (۱۲ منہ)

③..... رعب

مصلحتوں کے لیے ہو، جیسے قبرستان، گھڑ دوڑ کا میدان، فوج کے رہنے کی جگہ، کچہری، اسٹیشن کہ یہ چیزیں شہر سے باہر ہوں تو فنائے مصر میں ان کا شمار ہے اور وہاں جمعہ جائز ہے لہذا جمعہ یا شہر میں پڑھا جائے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں۔  
(غنیہ و بہار شریعت وغیرہ)

**مسئلہ ۲** مصر کے لیے وہاں کا حاکم رہنا ضرور ہے اگر بطور دورہ وہاں آ گیا تو وہ جگہ مصر نہ ہوگی، نہ وہاں جمعہ قائم کیا جائے گا۔ (ردالمحتار و بہار شریعت)

**مسئلہ ۳** گاؤں کا رہنے والا شہر میں آیا اور جمعہ کے دن یہیں رہنے کا ارادہ ہے تو جمعہ فرض ہے۔

## کیا شہر میں کئی جگہ جمعہ ہو سکتا ہے؟

**مسئلہ ۴** شہر میں کئی جگہ جمعہ ہو سکتا ہے۔ چاہے شہر چھوٹا ہو یا بڑا اور جمعہ دو مسجدوں میں ہو یا زیادہ میں۔ (درمختار وغیرہ) مگر بلا ضرورت بہت سی جگہ جمعہ قائم نہ کیا جائے کہ جمعہ شعائر اسلام سے ہے اور جامع جماعت ہے اور بہت سی مسجدوں میں ہونے سے وہ شوکت اسلامی باقی نہیں رہتی جو اجتماع میں ہوتی ہے نیز دفع حرج کے لیے تعدد جائز رکھا گیا ہے تو خواجواہ جماعت پراگندہ کرنا<sup>(۱)</sup> اور محلہ محلہ جمعہ قائم کرنا نہ چاہیے۔

## جمعہ کون قائم کر سکتا ہے؟

اور ایک بہت ضروری بات جس کی طرف لوگوں کو بالکل توجہ نہیں یہ ہے کہ جمعہ کو اور

نمازوں کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ جس نے چاہا نیا جمعہ قائم کر لیا اور جس نے چاہا پڑھا دیا، یہ ناجائز ہے۔ اس لیے کہ جمعہ قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے اور جہاں سلطنت اسلامی نہ ہو وہاں جو سب سے بڑا عالم، فقیہ، سنی، صحیح العقیدہ ہو۔ وہ احکام شرعیہ جاری کرنے میں سلطان اسلام کے قائم مقام ہے۔ لہذا وہی جمعہ قائم کرے بغیر اس کی اجازت کے نہیں ہو سکتا اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں لیکن عالم کے ہوتے ہوئے عوام بطور خود کسی کو امام نہیں بنا سکتے، نہ یہ ہو سکتا ہے کہ دو چار شخص کسی کو امام مقرر کر لیں ایسا جمعہ کہیں سے ثابت نہیں۔ (بہار شریعت)

## دوسری شرط: بادشاہ کا بیان

بادشاہ اس سے مراد سلطان اسلام یا اس کا نائب ہے جس کو سلطان نے جمعہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔ سلطان عادل ہو یا ظالم جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ یوہیں اگرزبردستی بادشاہ بن بیٹھا یعنی شرعاً اس کو حق امامت نہ ہو۔ مثلاً قریشی نہ ہو یا اور کوئی شرط نہ ہو تو یہ بھی جمعہ قائم کر سکتا ہے۔ (در مختار و رد المحتار وغیرہ)

## تیسری شرط: وقت کا بیان

جمعہ کا وقت، وقتِ ظہر ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے، اُس وقت کے اندر جمعہ ہونا چاہیے تو اگر جمعہ کی نماز میں، اگرچہ تشہد کے بعد عصر کا وقت آ گیا تو جمعہ باطل ہو گیا، ظہر کی قضا پڑھیں۔ (عامہ کتب)

## چوتھی شرط: خطبہ کا بیان

جمعہ کے خطبہ میں شرط یہ ہے کہ وقت میں ہو اور نماز سے پہلے ہو اور ایسی جماعت کے سامنے ہو جو جمعہ کے لیے ضروری ہے یعنی کم سے کم خطیب کے سوا تین مرد ہوں اور اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سن سکیں اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو اگر زوال سے پہلے خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھایا تنہا پڑھایا عورتوں اور بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا۔

**مسئلہ ۵** خطبہ اور نماز میں اگر زیادہ فاصلہ ہو جائے تو وہ خطبہ کافی نہیں۔

(در مختار و بہار شریعت)

## خطبہ کس کو کہتے ہیں؟

**مسئلہ ۶** خطبہ ذکر الہی کا نام ہے لہذا اگر صرف ایک بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَا سُبْحٰنَ اللّٰہِ یَا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو فرض ادا ہو گیا لیکن خطبہ کو اتنا مختصر کرنا مکروہ ہے۔ (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۷** سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ اگر دونوں مل

کر طویل مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے خصوصاً جاڑے میں۔ (غنیۃ و در مختار و بہار)

## خطبہ میں کیا چیزیں سنت ہیں؟

**مسئلہ ۸** خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں: خطیب کا پاک ہونا، کھڑا ہونا، خطبہ سے پہلے

خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کیے رہنا،

حاضرین کا امام کی طرف متوجہ رہنا، خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا، اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی ثناء کرنا، اللّٰهُ تَعَالٰی کی وحدانیت اور رسول اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی رسالت کی شہادت دینا، حضور پر دُرُود بھیجنا، کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت کا ہونا، دوسرے میں حمد و ثناء و شہادت و دُرُود کا اعادہ کرنا اور دوسرے مسلمانوں کے لیے دعا کرنا، دونوں خطبے ہلکے ہونا، دونوں خطبوں کے درمیان بقدر تین آیت پڑھنے کے بیٹھنا، مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبہ میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور خلفائے راشدین و عمین مکرّمین حضرت حمزہ و عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کا ذکر ہو۔ بہتر یہ ہے کہ دوسرا خطبہ اس سے شروع کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. (1)

مرد اگر امام کے سامنے ہو تو امام کی طرف منہ کرے اور داہنے بائیں ہو تو امام کی طرف مڑ جائے اور امام سے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لیے..... 1..... حمد ہے اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کے لیے، ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور مغفرت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں اور اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفسوں کی برائی سے اور اپنے اعمال کی بدی سے جس کو اللّٰهُ (عَزَّوَجَلَّ) ہدایت کرے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو گمراہ کرے اُسے ہدایت کرنے والا کوئی نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللّٰهُ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ کیلتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سردار اور ہمارے مددگار محمد اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

لوگوں کی گردنیں پھلانگے البتہ اگر امام ابھی خطبہ کو نہیں گیا ہے اور آگے جگہ باقی ہے تو آگے جاسکتا ہے اور اگر خطبہ شروع ہونے کے بعد مسجد میں آیا تو مسجد کے کنارے ہی بیٹھ جائے، خطبہ سننے کی حالت میں دوزانو بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔

(عالمگیری، درمختار، غنیة و بہار وغیرہ)

**مسئلہ ۹** بادشاہ اسلام کی ایسی تعریف جو اس میں نہ ہو حرام ہے مثلاً **مَالِكُ رِقَابِ الْأَمَمِ** (1) کہ یہ محض جھوٹ اور حرام ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۰** خطبہ میں آیت نہ پڑھنا یا دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ نہ کرنا یا خطبہ پڑھنے میں بات کرنا مکروہ ہے البتہ اگر خطیب نے نیک بات کا حکم دیا یا بُری بات سے منع کیا تو اس میں حرج نہیں۔ (عالمگیری و بہار)

**مسئلہ ۱۱** عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ دوسری زبان خطبہ میں ملانا خلاف سنت متواتر ہے۔ یوہیں خطبہ میں اشعار پڑھنا بھی نہ چاہیے اگرچہ عربی زبان ہی کے ہوں ہاں دو ایک شعر پند و نصائح (2) کے اگر کبھی پڑھ لے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

## پانچویں شرط: جماعت

یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد ہونے چاہئیں ورنہ جمعہ نہ ہوگا۔

(ہدایہ، شرح وقایہ، عالمگیری، قاضی خان)

**مسئلہ ۱۲** اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا اُن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا اور

②..... نصیحتیں

①..... لوگوں کی گردنوں کا مالک

اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔ (عالمگیری، ردالمحتار)

## چھٹی شرط: اذنِ عام

اس کا یہ مطلب ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو، اگر جامع مسجد میں جب لوگ جمع ہو گئے دروازہ بند کر کے جمعہ پڑھا جمعہ نہ ہوا۔ (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳** عورتوں کو اگر مسجد جامع سے روکا جائے تو اذنِ عام کے خلاف نہ ہوگا کہ اُن کے آنے میں خوفِ فتنہ ہے۔ (ردالمحتار)

## جمعہ واجب ہونے کے لیے شرطیں

جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں، اُن میں سے اگر ایک بھی نہ پائی گئی تو فرض نہیں پھر بھی اگر پڑھے گا تو ہو جائے گا بلکہ مرد عاقل بالغ کے لیے جمعہ پڑھنا افضل ہے اور عورت کے لیے ظہر افضل۔

**پہلی شرط** شہر میں مقیم ہونا۔

**دوسری شرط** صحت۔ یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجد جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا۔ (غنیۃ) شیخ فانی (1) مریض کے حکم میں ہے۔ (قاضی خان، درمختار و فتح القدیر)

1..... وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا اور اس کی کمزوری زائل ہونے اور صحت بحال ہونے کی امید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۵، ۱۴۱/۱)

**مسئلہ ۱۲** جو شخص بیمار کا تیماردار<sup>(۱)</sup> ہو اور جانتا ہے کہ جمعہ کو جائے گا تو مریض وقتوں میں پڑ جائے گا اور اس کا کوئی پُرسانِ حال<sup>(۲)</sup> نہ ہوگا تو اس تیماردار پر جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار و بہار)

**تیسری شرط** آزاد ہونا۔ غلام پر فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے۔

(عالمگیری و قاضی خان)

**مسئلہ ۱۵** نوکر اور مزدور کو جمعہ پڑھنے سے نہیں روک سکتا البتہ اگر جامع مسجد دور ہے تو جتنا حرج ہوا ہے، اُس کی مزدوری میں کم کر سکتا ہے اور مزدور اس کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتا۔

(عالمگیری)

**چوتھی شرط** مرد ہونا۔ عورت پر جمعہ فرض نہیں۔

**پانچویں شرط** بالغ ہونا۔

**چھٹی شرط** عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے واجب ہونے کے لیے عقل و بلوغ شرط ہے۔

**ساتھویں شرط** اٹھیا رہنا۔ اندھے پر جمعہ فرض نہیں مگر اس اندھے پر فرض ہے جو شہر کی تمام گلی کو چوں میں بلا تکلف پھرتا ہے اور بلا پوچھے اور بلا مددگار کے جس مسجد میں چاہے پہنچ جاتا ہے۔ (درمختار و بہار)

**آٹھویں شرط** چلنے پر قادر ہونا۔ یعنی: آپا بچ پر جمعہ فرض نہیں لیکن ایسا لنگڑا جو مسجد تک جا سکتا ہے اُس پر جمعہ فرض ہے۔ (درمختار و غیرہ)

**نویں شرط** قید میں نہ ہونا۔ یعنی قیدی پر جمعہ فرض نہیں لیکن اگر کسی دین کی وجہ سے قید

②..... حال پوچھنے والا، مددگار

①..... بیمار کی دیکھ بھال کرنے والا

کیا گیا اور مالدار ہے یعنی ادا کر سکتا ہے تو اس پر فرض ہے۔

**دسویں شرط** خوف نہ ہونا۔ اگر بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا ڈر ہے یا مفلس قرضدار کو

قید ہونے کا ڈر ہے تو اس پر فرض نہیں۔ (ردالمحتار)

**گیارہویں شرط** آندھی یا پانی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا۔ یعنی یہ چیز اگر اتنی سخت ہیں

کہ ان سے نقصان کا خوف ہو تو جمعہ فرض نہیں۔

**مسئلہ ۱۶** جمعہ کی امامت ہر وہ مرد کر سکتا ہے جو اور نمازوں میں امام ہو سکتا ہے اگرچہ اس

پر جمعہ فرض نہ ہو۔ جیسے مریض، مسافر، غلام (درمختار، ہدایہ، قاضی خان، فتح القدیر) یعنی

جب کہ سلطان اسلام یا اُس کا نائب یا جس کو اُس نے اجازت دی بیمار ہو یا مسافر تو یہ سب

نماز جمعہ پڑھا سکتے ہیں یا انہیں تینوں نے کسی مریض یا مسافر یا غلام یا کسی لائق امامت کو

اجازت دی ہو، یا بضرورت عام لوگوں نے کسی ایسے کو امام مقرر کیا ہو جو امامت کر سکتا ہو تو

وہ پڑھا سکتا ہے چاہے مریض و مسافر و غلام ہی کیوں نہ ہو۔ یہ نہیں کہ بطور خود جس کا جی چاہے

جمعہ پڑھا دے کہ یوں جمعہ نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۱۷** جس پر جمعہ فرض ہے اُسے شہر میں جمعہ ہو جانے سے پہلے ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی

ہے۔

**مسئلہ ۱۸** مریض یا مسافر یا قیدی یا کوئی اور جس پر جمعہ فرض نہیں ان لوگوں کو بھی جمعہ کے

دن شہر میں جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا مکروہ تحریمی ہے خواہ جمعہ ہونے سے پہلے جماعت

کریں یا بعد میں یوں جنہیں جمعہ نہ ملا وہ بھی بغیر اذان و اقامت ظہر کی نماز تنہا تنہا پڑھیں،

جماعت اُن کے لیے بھی منع ہے۔ (درمختار)

**مسئلہ ۱۹** علماء فرماتے ہیں: جن مسجدوں میں جمعہ نہیں ہوتا انہیں جمعہ کے دن ظہر کے وقت بند رکھیں۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۲۰** گاؤں میں جمعہ کے دن بھی ظہر کی نماز اذان و اقامت کے ساتھ باجماعت پڑھیں۔ (عالمگیری و بہار) نماز جمعہ کے لیے پہلے سے جانا اور مسواک کرنا اور اچھے اور سفید کپڑے پہننا اور تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے اور غسل سنت ہے۔ (عالمگیری، غنیۃ وغیرہ)

## خطبے کے کچھ اور مسائل

جب امام خطبے کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے ختم نماز تک نماز و اذکار اور ہر قسم کا کلام منع ہے البتہ صاحب ترتیب اپنی قضا نماز پڑھ لے۔ یو ہیں جو شخص سنت یا نفل پڑھ رہا ہے جلدی جلدی پوری کرے۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۲۱** جو چیزیں نماز میں حرام ہیں جیسے کھانا پینا سلام و جواب سلام وغیرہ یہ سب خطبے کی حالت میں بھی حرام ہیں یہاں تک کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ<sup>(۱)</sup> ہاں خطیب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ کر سکتا ہے، جب خطبے پڑھے تو تمام حاضرین پر سننا اور چپ رہنا فرض ہے جو لوگ امام سے دُور ہوں کہ خطبے کی آواز ان تک نہیں پہنچتی انہیں بھی چپ رہنا واجب ہے اگر کسی کو بُری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں، زبان سے ناجائز ہے۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۲۲** خطبے سننے کی حالت میں دیکھا کہ اندھا کنوئیں میں گرا چاہتا ہے یا کسی کو بچھو وغیرہ

۱..... بھلائی کا حکم دینا

کا ثنا چاہتا ہے تو زبان سے کہہ سکتے ہیں اگر اشارہ یا دبانے سے بتا سکیں تو اس صورت میں بھی زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار)

**مسئلہ ۲۳** خطیب نے مسلمانوں کے لیے دعا کی تو سامعین کو ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ اگر ایسا کریں گے تو گنہگار ہوں گے، خطبہ میں دُرود شریف پڑھتے وقت خطیب کا دائیں بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔

**مسئلہ ۲۴** حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نام پاک خطیب نے لیا تو حاضرین دل میں دُرود شریف پڑھیں زبان سے پڑھنے کی اس وقت اجازت نہیں۔ یوہیں صحابہ کرام کے ذکر پر اس وقت رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ زبان سے کہنے کی اجازت نہیں۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

## جمعہ کے علاوہ دیگر خطبوں کا حکم

خطبہ جمعہ کے علاوہ اور خطبوں کا سننا بھی واجب ہے۔ جیسے عیدین و نکاح وغیرہ کا خطبہ (درمختار و بہار)

## سعی کب واجب ہے؟

**مسئلہ ۲۵** پہلی اذان کے ہوتے ہی سعی واجب ہے اور بیچ وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب ہے۔ یہاں تک کہ راستہ چلتے ہوئے اگر خرید و فروخت کی تو یہ بھی ناجائز ہے اور مسجد میں خرید و فروخت تو سخت گناہ ہے۔ کھانا کھا رہا تھا کہ اذان جمعہ کی آواز آئی اگر یہ ڈر ہو کہ کھائے گا تو جمعہ جاتا رہے گا تو کھانا چھوڑ دے اور جمعہ کو جائے۔ جمعہ کے لیے اطمینان و وقار کے ساتھ جائے۔ (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۶** خطیب جب منبر پر بیٹھے تو اُس کے سامنے دوبارہ اذان دی جائے سامنے سے یہ مراد نہیں کہ مسجد کے اندر منبر کے پاس ہو، اس لیے کہ مسجد کے اندر اذان کہنے کو فُتہائے کرام مکروہ فرماتے ہیں۔ (خلاصہ وعالمگیری وقاضی خان)

**مسئلہ ۲۷** اذانِ ثانی بھی بلند آواز سے کہیں کہ اس سے بھی اعلان مقصود ہے اور جس نے پہلی نہ سنی اُسے سن کر حاضر ہو۔ (بحر وغیرہ)

**مسئلہ ۲۸** خطبہ ختم ہو جائے تو فوراً اقامت کہی جائے خطبہ و اقامت کے درمیان دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۲۹** جس نے خطبہ پڑھا وہی نماز پڑھائے۔ دوسرا نہ پڑھائے اور اگر دوسرے نے پڑھا دی جب بھی ہو جائے گی جب کہ وہ ماذون<sup>(۱)</sup> ہو۔

**مسئلہ ۳۰** نماز جمعہ میں بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۃ جمعہ اور دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَّكَّ پڑھے مگر ہمیشہ اسی کو نہ پڑھے کبھی کبھی اور سورتیں بھی پڑھے۔

**مسئلہ ۳۱** جمعہ کے دن اگر سفر کیا اور زوال سے پہلے آبادی شہر سے باہر ہو گیا تو حَرَج نہیں ورنہ ممنوع ہے۔ (درمختار و بہار وغیرہ)

## فائدہ

جمعہ کے دن روحمیں جمع ہوتی ہیں لہذا زیارت قبور کرنی چاہیے۔ (درمختار و بہار)

①..... ماذون: جس کو اجازت دی گئی۔ (۱۲ منہ)

## عیدین کا بیان

عیدین (یعنی عید و بقر عید) کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت ہے۔ اگر جمعہ میں خطبہ نہ پڑھا تو جمعہ نہ ہو اور عیدین میں نہ پڑھا تو نماز ہوگئی مگر بُرا کیا۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا نماز کے بعد اگر عیدین کا خطبہ نماز سے پہلے پڑھا تو بُرا کیا مگر نماز ہوگئی، لوٹائی نہیں جائے گی اور خطبہ کا بھی اعادہ نہیں اور عیدین میں نہ اذان ہے نہ اقامت۔ صرف دو بار اتنا کہنے کی اجازت ہے: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ۔<sup>(۱)</sup>

(قاضی، عالمگیری، درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱** بلا وجہ عید کی نماز چھوڑنا گمراہی و بدعت ہے۔ (جوہرہ نیرہ و بہار)

**مسئلہ ۲** گاؤں میں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۳** عید کے دن یہ باتیں مستحب ہیں حجامت بنوانا، ناخن کٹوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، نیا ہوتو نیا ورنہ دُھلا، انگوٹھی<sup>(۲)</sup> پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلّہ کی مسجد میں پڑھنا، عید گاہ جلد چلا جانا، نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا، عید گاہ کو پیدل جانا، دوسرے راستے سے واپس آنا، نماز کو جانے سے پہلے چند کھجوریں کھالینا، تین پانچ سات یا

①..... نمازِ باجماعت تیار ہے۔ ②..... کس چیز کی اور کیسی انگوٹھی جائز ہے؟ مسئلہ: مرد کے لیے صرف

چاندی کی وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ایک نگ کی ایک انگوٹھی پہننی جائز ہے اس کے سوا کسی قسم

کی کوئی انگوٹھی جائز نہیں۔ لوہا، پیتل اور دھاتوں کی انگوٹھی مردوں اور عورتوں سب کو ناجائز ہے بلکہ

عورتوں کو سونے چاندی کے سوالو ہے، تانبے، پیتل وغیرہ کا ہر زور ناجائز ہے۔ ۱۲ منہ

کم و بیش مگر طاق ہوں، کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھالے نماز سے پہلے کچھ نہ کھایا تو گنہگار نہ ہوا۔ لیکن اگر عشاء تک نہ کھایا تو عتاب<sup>(۱)</sup> کیا جائے گا۔ (ردالمحتار وغیرہ) خوشی طاہر کرنا، کثرت سے صدقہ دینا، عید گاہ کو اطمینان اور وقار سے اور نیچی نگاہ کیے جانا، آپس میں مبارک باد دینا، یہ سب باتیں مستحب ہیں۔

**مسئلہ ۴** راستہ میں بلند آواز سے تکبیر نہ کہے۔ (درمختار و ردالمحتار و بہار)

**مسئلہ ۵** عید گاہ سواری پر جانے میں حرج نہیں مگر جس کو پیدل جانے پر قدرت ہو، اُس کے لیے پیدل جانا افضل ہے اور واپسی میں سواری پر آنے میں حرج نہیں۔

(جوہرہ، عالمگیری، بہار)

**مسئلہ ۶** عیدین کی نماز کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ سورج ایک نیزہ کے برابر اونچا ہو جائے اور ضحوة کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی تک رہتا ہے لیکن عید الفطر میں دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلد پڑھ لینا مستحب ہے اور سلام پھیرنے کے پہلے زوال ہو گیا تو نماز جاتی رہی۔ (هدایہ، قاضی خان، درمختار) زوال سے مراد نصف النہار شرعی ہے جس کا بیان وقت کے بیان میں گزرا۔ (بہار)

## نماز عید کا طریقہ

یہ ہے کہ دو رکعت واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نیت کر کے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے پھر ثناء پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے، پھر ہاتھ

۱..... سرزائش و ملامت

اُٹھائے اور اللہ اُکْبَر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ یعنی پہلی تکبیر میں ہاتھ باندھے اس کے بعد دو تکبیروں میں ہاتھ لٹکائے پھر چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے اس کو یوں یاد رکھے کہ جہاں تکبیر کے بعد کچھ پڑھنا ہے وہاں ہاتھ باندھ لیے جائیں اور جہاں پڑھنا نہیں وہاں ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں جب چوتھی تکبیر میں ہاتھ باندھ لے تو امام اَعُوذُ بِاللّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ آہستہ پڑھ کر زور سے اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے پھر رکوع کر کے ایک رکعت پوری کرے جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے اَلْحَمْدُ اور سورۃ پڑھے پھر تین بار کان تک ہاتھ لے جا کر اللہ اُکْبَر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اُٹھائے اللہ اُکْبَر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اس سے معلوم ہو گیا کہ عید میں زائد تکبیر چھ ہوں تین تکبیریں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اور تکبیر تحریمہ کے بعد اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع کی تکبیر سے پہلے ان چھ بیویوں تکبیروں میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان تین تسبیح پڑھنے کے برابر سکتے کرے اور عیدین میں مستحب یہ ہے کہ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے بعد سورۃ جمعہ پڑھے اور دوسری میں سورۃ منافقون یا پہلی میں سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں هَلْ اَتَاكَ (درمختار و بہار)

نماز کے بعد امام دو خطبے پڑھے اور جمعہ کے خطبے میں جو چیزیں سنت ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی سنت ہیں اور جو باتیں جمعہ کے خطبہ میں مکروہ ہیں وہ عیدین کے خطبے میں بھی مکروہ ہیں۔ صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ جمعہ کے پہلے خطبہ سے قبل خطیب کا بیٹھنا سنت تھا اور اس میں نہ بیٹھنا سنت ہے دوسرے یہ کہ اس میں پہلے خطبہ سے قبل نو بار اور دوسرے خطبہ سے قبل سات بار اور منبر سے اترنے کے پہلے چودہ بار اللہ اُکْبَر کہنا سنت ہے اور جمعہ میں نہیں۔ (عالمگیری، درمختار و بہار)

**مسئلہ ۷** پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد کوئی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں

کہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو۔ (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۸** امام کو رکوع میں پایا تو پہلے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر دیکھے کہ اگر عید کی

تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو عید کی تکبیریں بھی کہے اور تب رکوع میں شامل

ہو اور اگر یہ سمجھے کہ عید کی تکبیریں کہتے کہتے امام رکوع سے سر اٹھالے گا تو اللہ اکبر کہہ کر

رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع میں بلا ہاتھ اٹھائے عید کی تکبیریں کہے پھر اگر اس نے

رکوع میں تکبیریں پوری نہ کی تھیں کہ امام نے سر اٹھالیا تو امام کے ساتھ سر اٹھائے اور باقی

تکبیریں چھوڑ دے کہ یہ ساقط ہو گئیں۔ اب ان کو نہ کہے گا۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۹** دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اس وقت کہے جب اپنی

چھٹی ہوئی رکعت پورا کرنے کھڑا ہوا۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۰** امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی

چھٹی ہوئی رکعت پڑھے اس وقت کہے۔ (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۱** آخر رکعت میں سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہوا تو اپنی دونوں رکعتیں تکبیروں

کے ساتھ پوری کرے۔ (عالمگیری وغیرہ)

## عید، بقر عید کی نماز کا وقت اور مدت

**مسئلہ ۱۲** کسی عذر کی وجہ سے عید کے دن نماز نہ ہو سکی (مثلاً سخت بارش ہوئی یا ابر<sup>(۱)</sup> کے

سبب چاند نہیں دیکھا گیا اور گواہی ایسے وقت گزری کہ نماز نہ ہو سکی یا ابر تھا اور نماز ایسے وقت ختم ہوئی کہ زوال ہو چکا تھا) تو دوسرے دن پڑھی جائے اور دوسرے دن بھی نہ ہوئی تو عید الفطر کی نماز تیسرے دن نہیں ہو سکتی اور دوسرے دن بھی نماز کا وہی وقت ہے، جو پہلے دن تھا یعنی ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے نصف النہار شرعی تک اور اگر بلا عذر عید الفطر کی نماز پہلے دن نہ پڑھی تو دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔ (قاضی خان، عالمگیری، درمختار و بہار)

**مسئلہ ۱۳** عید الاضحیٰ تمام احکام میں عید الفطر کی طرح ہے صرف بعض باتوں میں فرق ہے اس میں مستحب یہ ہے کہ نماز سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرے اور کھالیا تو کراہت نہیں اور راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا جائے اور عید الاضحیٰ کی نماز عذر کی وجہ سے بارہویں تک بلا کراہت مؤخر کر سکتے ہیں، بارہویں کے بعد پھر نہیں ہو سکتی اور بلا عذر دسویں کے بعد مکروہ ہے۔ (قاضی خان، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۴** قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ جامت بنوائے نہ ناخن کٹوائے (ردالمحتار و بہار) بعد نماز عید مصافحہ<sup>(۱)</sup> و معانقہ<sup>(۲)</sup> کرنا جیسا کہ عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے۔ (وشاح الحید و بہار شریعت)

## تکبیر تشریق کیا ہے؟

تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو، ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب

②..... معانقہ: گلے ملنا۔ (۱۲ منہ)

①..... مصافحہ: ہاتھ ملانا۔ (۱۲ منہ)

ہے اور تین بار کہنا افضل ہے، اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں: **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ**  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ** وَلِلَّهِ الْحَمْدُ. (تنویر الابصار و بہار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۵** تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے یعنی جب تک کوئی ایسا فعل نہ کیا ہو کہ اس نماز پر بنا نہ کر سکے اگر مسجد سے باہر ہو گیا یا قصد وضو توڑ دیا یا کلام کیا اگرچہ سہواً تو تکبیر ساقط ہوگئی اور بلا قصد وضو ٹوٹ گیا، کہہ لے۔ (ردالمحتار و درمختار و بہار)

**تکبیر تشریق کس پر واجب ہے اور کب واجب ہے؟**

**مسئلہ ۱۶** تکبیر تشریق اس پر واجب ہے جو شہر میں مقیم ہو یا جس نے مقیم کی اقتداء کی اگرچہ وہ اقتداء کرنے والا عورت یا مسافر یا گاؤں کا رہنے والا ہو اور یہ لوگ اگر مقیم کی اقتداء نہ کریں تو ان پر واجب نہیں۔ (درمختار و بہار)

**مسئلہ ۱۷** تکبیر تشریق ان ایام میں جمعہ کے بعد بھی واجب ہے اور نفل و سنت و وتر کے بعد نہیں البتہ نماز عید کے بعد بھی کہہ لے۔ (درمختار)

**گہن کی نماز**

**سورج گہن**

سورج گہن کی نماز سنت مؤکدہ ہے اور چاند گہن کی نماز مستحب ہے۔ سورج گہن کی نماز جماعت سے پڑھنی مستحب ہے اور تنہا تنہا بھی ہو سکتی ہے۔ اگر جماعت سے پڑھی جائے تو خطبہ کے سوا جمعہ کی تمام شرطیں اس کے لیے شرط ہیں۔ وہی شخص اس کی جماعت قائم کر

سکتا ہے جو جمعہ کی کر سکتا ہے وہ نہ ہو تو تنہا تنہا پڑھیں گھر میں یا مسجد میں۔

(درمختار و ردالمحتار)

**مسئلہ ۱** گہن کی نماز اس وقت پڑھیں جب سورج میں گہن لگا ہو، گہن چھوٹنے کے بعد

نہیں اور گہن چھوٹنا شروع ہو گیا مگر ابھی باقی ہے اس وقت بھی شروع کر سکتے ہیں اور گہن کی

حالت میں اس پر ابر آ جائے جب بھی نماز پڑھیں۔ (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۲** ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے تو نماز نہ پڑھیں بلکہ دعا میں

مشغول رہیں اور اسی حالت میں ڈوب جائے تو دعا ختم کر دیں اور مغرب کی نماز پڑھیں۔

(جوہرہ و ردالمحتار)

**مسئلہ ۳** گہن کی نماز نفل کی طرح دو رکعت پڑھیں یعنی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو

سجدے کریں جیسے اور نمازوں میں کرتے ہیں۔

**مسئلہ ۴** گہن کی نماز میں نہ اذان ہے، نہ اقامت، نہ بلند آواز سے قرأت اور نماز کے

بعد دعا کریں۔ یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں

خواہ دو دو رکعت پر سلام پھیریں یا چار رکعت پر۔ (ردالمحتار و درمختار و فتح القدیر)

**مسئلہ ۵** اگر لوگ جمع نہ ہوئے تو ان لفظوں سے پکاریں الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ<sup>(۱)</sup>۔

(د درمختار و فتح القدیر)

**مسئلہ ۶** افضل یہ ہے کہ عید گاہ یا جامع مسجد میں اس کی جماعت قائم کی جائے اور اگر

دوسری جگہ قائم کرے جب بھی حرج نہیں۔ (عالمگیری)

①..... نماز باجماعت تیار ہے۔

**مسئلہ ۷** اگر یاد ہو تو سورہ بقرہ اور آل عمران کی برابر بڑی سورتیں پڑھیں اور رکوع و سجود میں بھی طول دیں اور بعد نماز دعائیں مشغول رہیں، یہاں تک کہ پورا آفتاب کھل جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ نماز میں تخفیف کریں اور دعائیں طول دیں۔ خواہ امام قبلہ رو دعا کرے یا مقتدیوں کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہ بہتر ہے اور سب مقتدی آمین کہیں اگر دُعا کے وقت عصا یا کمان پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو تو یہ بھی اچھا ہے، دُعا کے لیے منبر پر نہ جائے۔

(درمختار و بہار و فتح القدیر)

**مسئلہ ۸** سورج گہن اور جنازہ دونوں کا اجتماع ہو تو پہلے جنازہ پڑھے۔ (جوہرہ و بہار)

**مسئلہ ۹** چاند گہن کی نماز میں جماعت نہیں امام موجود ہو یا نہ ہو، بہر حال تنہا تنہا پڑھیں۔ (درمختار ہدایہ، عالمگیری فتح القدیر) امام کے علاوہ دو، تین آدمی جماعت کر سکتے ہیں۔

(بہار شریعت)

## خوف و مصیبت کے وقت نماز مستحب ہے

**مسئلہ ۱۰** تیز آندھی آئے یا دن میں سخت اندھیری چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینہ<sup>(۱)</sup> برسے یا اولے<sup>(۲)</sup> پڑیں یا آسمان سرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ و باپھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک بات پائی جائے ان سب کے لیے دو رکعت نماز مستحب ہے۔

(عالمگیری و درمختار وغیرہ)

۱..... بارش

۲..... بخارات کے جسے ہوئے قطرے جو بارش کے ساتھ برف کی شکل میں آسمان سے گرتے ہیں۔

## مآخذ و مراجع

کتاب	مطبوعه	کتاب	مطبوعه
تفسیر بیضاوی	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ	حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
تفسیر عزیزی	کوئٹہ	الشفاء	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
حاشیۃ الجمل علی الجلالین	باب المدینہ کراچی	احیاء العلوم	دارصادر بیروت ۲۰۰۰ھ
مصنف عبد الرزاق	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ	مجموعۃ رسائل امام غزالی	مکتبۃ توفیقیۃ قاہرہ مصر
بخاری	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ	تاریخ بغداد	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۷ھ
ابن ماجہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ	فتاویٰ بزازیہ	کوئٹہ ۱۴۰۳ھ
ترمذی	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۲ھ	فتح القدر	کوئٹہ ۱۳۱۹ھ
نسائی	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ	تکمیل الایمان	باب المدینہ کراچی
دار قطنی	مدینۃ الاولیاء ملتان	شرح المقاصد	نوریہ رضویہ پشاور لاہور
معجم کبیر للطبرانی	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ	الصواعق المحرقة	مدینۃ الاولیاء ملتان
مرقاۃ المفاتیح	دارالفکر بیروت	المیزان الکبریٰ الشعرانیۃ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۷۱ھ
نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری	فرید بک اسٹال لاہور ۱۴۲۱ھ	شرح العقائد النسفیۃ	باب المدینہ کراچی
اشعۃ اللمعات	کوئٹہ	شرح المواقف	دارالکتب العلمیۃ بیروت

مکتبہ المدینہ کراچی	جد الممتار	مطبعت عثمانیہ مصر ۱۳۱۶ھ	الدوانی علی العقائد العصديّة
رضا فاؤنڈیشن لاہور	فتاویٰ رضویہ	کتب خانہ اشاعت اسلام دہلی	تحفة اثنا عشریہ
مکتبہ المدینہ کراچی	بہار شریعت	باب المدینہ کراچی	شرح فقہ الاکبر
شبیر برادرز لاہور	فتاویٰ فیض رسول	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ	نور الایضاح
سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ۱۳۱۳ھ	تذکرہ علمائے اہلسنت	پشاور	فتاویٰ قاضی خان
ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۱۳۱۳ھ	تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت	دارالمعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ	در مختار
رضا اکیڈمی ممبئی ہند ۱۰۲۰ھ	مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء	دارالمعرفہ بیروت ۱۳۲۰ھ	رد المحتار
دارالفکر بیروت	تہذیب الاسماء واللغات	کوئٹہ	حاشیة الطحطاوی علی الرد
ترقی اردو بورڈ کراچی	اردو لغت	دارالفکر بیروت ۱۳۱۱ھ	عالمگیری

### جنت کی دعا

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سلطان، سرور و بیشان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے تین مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جنت کا سوال کیا تو جنت دُعا کرتی ہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو جنت میں داخل کر دے اور جس شخص نے تین مرتبہ دوزخ سے پناہ مانگی تو دوزخ دعا کرتی ہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوزخ سے پناہ میں رکھ۔

(ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة الجنة ونعيمها، ۴/۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۱)

## شعبہ تخریج مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ کُتب و رسائل

- 01..... صحابہ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ کا عشق رسول..... (کل صفحات: 274)
- 02..... بہار شریعت، جلد اول (حصہ 6 تا 1)..... (کل صفحات: 1360)
- 03..... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 13 تا 7)..... (کل صفحات: 1304)
- 04..... اُمہات المؤمنین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ..... (کل صفحات: 59)
- 05..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن..... (کل صفحات: 422)
- 06..... گلستہ عقائد و اعمال..... (کل صفحات: 244)
- 07..... بہار شریعت (سولہواں حصہ)..... (کل صفحات: 312)
- 08..... تحقیقات..... (کل صفحات: 142)
- 09..... اچھے ماحول کی برکتیں..... (کل صفحات: 56)
- 10..... جنتی زیور..... (کل صفحات: 679)
- 11..... علم القرآن..... (کل صفحات: 244)
- 12..... سوانح کربلا..... (کل صفحات: 192)
- 13..... اربعین حقیقہ..... (کل صفحات: 112)
- 14..... کتاب العقائد..... (کل صفحات: 64)
- 15..... منتخب حدیثیں..... (کل صفحات: 246)
- 16..... اسلامی زندگی..... (کل صفحات: 170)
- 17..... آئینہ قیامت..... (کل صفحات: 108)
- 18 تا 24..... فتاوی اہل سنت..... (سات حصے)
- 25..... حق و باطل کا فرق..... (کل صفحات: 50)

- 26..... بہشت کی کنجیاں..... (کل صفحات 249)
- 27..... جہنم کے خطرات..... (کل صفحات 207)
- 28..... کرامات صحابہ..... (کل صفحات 346)
- 29..... اخلاق الصالحین..... (کل صفحات 78)
- 30..... سیرت مصطفیٰ..... (کل صفحات 875)
- 31..... آئینہ عبرت..... (کل صفحات 133)
- 32..... بہار شریعت جلد سوم..... (کل صفحات 1332)
- 33..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ..... (کل صفحات 470)
- 34..... فیضانِ نماز..... (کل صفحات 49)
- 35..... 19 دُرُود و سلام..... (کل صفحات 16)
- 36..... فیضانِ یسّٰں شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم..... (کل صفحات 20)
- 37..... سرمایہ آخرت..... (کل صفحات 195)
- 38..... مکاشفۃ القلوب..... (کل صفحات 692)
- 39..... سیرت رسول عربی..... (کل صفحات 758)
- 40..... قانون شریعت..... (کل صفحات 274)

## ”بِسْمِ اللّٰهِ“ لکھنے کی فضیلت

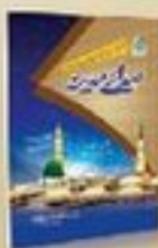
حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے  
غیوب، مُنَزَّرَةٌ عَنِ الْعُيُوبِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس  
نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“  
تحریر کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔“

(فیضان سنت، ج ۱، ص ۸۶، بحوالہ الدرالمشور، ج ۱، ص ۲۷، دارالفکر بیروت)

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مطرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رمضانِ اہمی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿سنتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سزاور ﴿روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی اِعمات کا ہر سال پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنائیے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاءَ اللہ منجمل۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی اِعمات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ منجمل۔



ISBN 978-999-631-918-4



0126266



MC 1266

فیضانِ مدینہ، محمد سواد گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: [www.maktabatulmadinah.com](http://www.maktabatulmadinah.com) / [www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

Email: [feedback@maktabatulmadinah.com](mailto:feedback@maktabatulmadinah.com) / [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)